ایکو برہمہ دویتیو ناستی

کتاب

ہر دل عزیز بہاگ بہری

ترجمہ و خلاصہ

اخلاق ناصری یعنے اصول حکمت عملی

تصنیف

منشی کنہیا لعل الکہہ دہاری صاحب

دوسری دفعہ ہزار کاپی ہفت تقسیم کو

بموجب حکم سردار جگجوت سنگہ صاحب بہادر نبیرہ مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب بہادر

معرفت

لالہ دوارکا داس صاحب مہتمم کارخانہ الکہہ دہاری

طبع ہوئی

مطبع مفید عام لالہ گلاب سنگہ نین بمقام لاہور

۱۸۶۸ء

در علم حکمت عملی

فہرست مضامین بہاگ بھری یعنی اصول حکمت علمی

نمبر شمار	نمبر حصہ	خلاصہ مضمون	صفحہ
۱	تمہید	طبع ہونے ہزار کاپی بہاگ بہری اسکی ۲ دفعہ ہین	۱
۲	دیباچہ	دیباچہ بہاگ بہری یعنی اصول حکمت علمی	۱
	پہلا حصہ	اصول اور مقدمہ علم اخلاق کے بیان مین اسکی ۱۲ ضمن ہین	۴
۳		۱ ضمن تہذیب اخلاق کے بیان مین	۴
۴		۲ ضمن مخلوق کی تعریف	۴
۵		۳ ضمن مزاج کی تعریف	۴
۶		۴ ضمن صنعت کی تعریف	۵
۷		۵ ضمن بدخلقی کی تعریف	۵
۸		۶ ضمن کلام کی تعریف	۵
۹		۷ ضمن کلام کی تعریف حسب قول حکماء ہند	۵
۱۰		۸ ضمن علم وعمل کی تعریف	۶
۱۱		۹ ضمن فضیلت و رزیلت کی تعریف	۶
۱۲		۱۰ ضمن نفس ناطقہ کی تعریف	۷
۱۳		۱۱ ضمن نفس ناطقہ کی احوال	۹
۱۴		۱۲ ضمن فعل کی تعریف	۹
	۲	دوسرا حصہ قانون تہذیب اخلاق اسکی ۶ دفعہ ہین	۹
۱۵		۱ دفعہ قوت افعال کی تعریف	۹
۱۶		۲ دفعہ تمیز کی تعریف	۱۰
۱۷		۳ دفعہ شہوت کی تعریف	۱۵
۱۸		۴ دفعہ غضب کی تعریف	۱۸
۱۹		۵ دفعہ عدالت کی تعریف	۲۲
۲۰		۶ دفعہ فضایل رزایل کی تعریف	۲۴

نمبر دفعہ	حصہ	خلاصہ مضمون	صفحہ
۴۱	دوسرا	۷ دفعہ صحت نفسانی کی حفاظت	۲۵
	۳	تیسرا حصہ ترکیب منزلی کے بیان مین اسکی ۱۲ دفعہ ہین	۲۷
۴۲		۱ دفعہ تمہید	۲۷
۴۳		۲ دفعہ تعمیر مکان	۲۷
۴۴		۳ دفعہ معاش کا بندوبست	۲۸
۴۵		۴ دفعہ خرچ کا انتظام	۲۹
۴۶		۵ دفعہ نکاح	۳۰
۴۷		۶ دفعہ اولاد کی پرورش و تربیت	۳۲
۴۸		۷ دفعہ گفتگو کا ادب	۳۴
۴۹		۸ دفعہ چلنے اور بیٹھنے کا ادب	۳۵
۵۰		۹ دفعہ طعام اور شراب کی بیان مین	۳۷
۵۱		۱۰ دفعہ والدین کے حقوق	۳۹
۵۲		۱۱ دفعہ ملازمان	۴۰
۵۳		۱۲ دفعہ غلام اور لونڈی	۴۱
	۴	چوتھا حصہ سیاست مدنی اسکی ۹ دفعہ ہین	۴۲
۵۴		۱ دفعہ تمہید	۴۲
۵۵		۲ دفعہ موجودات کا حال	۴۳
۵۶		۳ دفعہ محبت کی تعریف	۴۵
۵۷		۴ دفعہ طبائع کی تعریف	۴۶
۵۸		۵ دفعہ مدینہ فاضلہ	۴۸
۵۹		۶ دفعہ بنوع دیگر صفت کے آدمی	۴۹
۶۰		۷ دفعہ شہرون کا بندوبست	۴۹
۶۱		۸ دفعہ راجون کی صفت	۵۰

نمبر سلسلہ	نمبر باب	خلاصہ مضمون	صفحہ
۴۲	۴	۹ دفعہ تجربہ	۵۱
۴۳		۱۰ دفعہ اعتدال تمدن	۵۱
۴۴		۱۱ دفعہ دوسری ولایت کو حکما کی راہ سی سلطنت کرکن	۵۱
۴۵		۱۲ دفعہ پانچ قسم کے آدمی	۵۲
۴۶		۱۳ دفعہ خیرات	۵۲
۴۷		۱۴ دفعہ راجون کو قرض	۵۳
۴۸		۱۵ دفعہ عدالت کی مضبوطی	۵۳
۴۹		۱۶ دفعہ جنگ کے بیان مین	۵۴
۵۰		۱۷ دفعہ پادشاہون کی خدمت کا ادب	۵۶
۵۱		۱۸ دفعہ دوستی کی فضیلت	۵۸
۵۲		۱۹ دفعہ عوام سے گذران	۶۰
۵۳	۵	حکما کے قول اسمین ۶۰ نمبر ہین	۶۳
۵۴	خاتمہ	خاتمہ	۶۸
		بعض دفعہ کی متعدد ضمن اور فقرہ ہین ✦	

اکو برہم دو تیو ناستی

ہر دل عزیز

بموجب حکم سردار جگجوت سنگہ صاحب بہادر والی ریاست کپورتھلہ نہر رکابی چھاپی گئی بہاگ بہری

تمہید

دفعہ ۱ - خیر اندیش خلایق دوارکاداس معتمد و مختار کارخانہ منشی کنہیا لعل صاحب الکہدہاری بہت ادب سے عرض پرداز ہے کہ جو صاحب علم و دانش ہین اونپر ظاہر اور عیان ہے کہ تمام علوم دینی اور دنیوی کا علم اخلاق سرتاج ہے کہ رہبر حکمت عقلی اور نتیجہ حکمت نظری کا ہے - اور جتنے علوم اور فنون دنیا کی ہر ایک زبان اور عبارت مین مروج ہوے ہین سبکی بنیاد علم اخلاق ہے - کوئی مذہب اور ملت پہلے نہ تہا اور نہ ہے جو اس علم پر نکتہ چینی اور حرف گیری کر سکے - بلکہ ہر ایک کتاب سلطنت اور مذہب و دنیاداری مین بہ تغیر ترکیب مختلف پایا جاتا ہے - حق یہہ ہے کہ یہہ علم تعصب اور نفسانیت سے پاک ہے - اپنے عالم کو شرف انسانیت کا دیتا ہے ٭

دفعہ ۲ - اس علم مین ہر ایک ولایت کی زبان مین متعدد کتاب ہین جیسے شاستری مین نیم اور ریم کی تعریف ہے اور فارسی مین اخلاق جلالی اور اخلاق محسنی اور کیمیاء سعادت وغیرہ لیکن ہر ایک کتاب مذکورہ مین کسیقدر مصنف کے مذہب کی بو آتی ہے - اخلاق ناصری سراپا حکمت اور تعصب مذہب سے پاک اور تہذیب اخلاق اور خلق و ادب سے مالامال ہے - بہاگ بہری اسکا ترجمہ اختصار کے ساتھہ ہے کہ نو آموز طالب علمون کے دلون پہ زیادہ بار نہو ٭

دفعہ ۳ یہ کتاب بہاگ بہری شروع ۱۸۶۸ء مین مرتب ہوئی اور مرتبہ نخستین

بہال بہری اصول علم اخلاق تصنیف ... دہاری (۲) ... [illegible]

اکبرآباد کے ایک مطبع مین تین سو کاپی چہپی اوسی سال مین دوسری دفعہ مطبع
گیان پرکاس لکہہ دہاری مین پانسو کاپی طبع ہوئین - تیسرے مرتبہ پانسو کاپی
مالیرکوٹلہ مین کہ مصنف وہان کی ریاست کا منتظم ہوا تہا اور مطبع ہمراہ رکہتا
تہا طبع کین - دفعہ چہارم لودہانہ مین کہ مصنف مع مطبع یہان مقیم ہوا
پانسو کاپی طبع کین اور ۱۸۸۰ء مین مصنف نے اپنی کل تصنیفات کو سات
مقالون کے ۹۸ باب مین تقسیم کیا - پہلے مقالہ کی پانسو کاپی طبع ہوئین
یہ کتاب اوس کی دوسری فصل مین شامل ہوی اس حساب سے اتبک
دوہزار تین سو کاپی بزبان اردو طبع ہوئین - اور دوسو پچاس کاپی
ناگری طبع ہوئین گورمکہی مین بہی ترجمہ کر چہاپنے کا فکر ہو مگر اوس کا
انصرام ہنوز نہین ہوا - بہ سبب اس کے کہ یہ کتاب سراپا انصاف اور
خلق ادب سے مملو ہے نوآموزون نے اسکو اپنا دستور العمل کیا اور
عالمون اور عاقلون نے پسند فرمایا +

دفعہ ۴ - سردار جگجوت سنگہہ صاحب بہادر خلف کنور پشوراسنگہہ
صاحب بہادر بیکنٹہہ باشی نبیرہ سری مہاراج رنجیت سنگہہ صاحب بہادر
سرگ باشی والی پنجاب کہ ان کے گذارے کو ملک اودہ ضلع بہرائچ
مین دس ہزار روپیہ کی جاگیر ہے - یہ صاحب علم ہین ثبوت اون کی
فضیلت کا عیان ہے اور اسکی ۱۲ ضمن ہین +
ضمن اول ان صاحب نے جناب مولوی میر حسن صاحب متوطن
سیالکوٹ سے کہ وہ اب اوس شہر کے کنک مدرسہ مین عربی
فارسی کے مدرس ہین اخلاق ناصری کا درس پایا ہے اس
وجہہ سے انکو اخلاقی کتب سے ازحد انس ہے اور انہون نے سردارنی
صاحبہ مکرمہ اور اپنی دختران نیک اختر کو اردو اور گورمکہی مین خود تعلیم
کر کے اب لائق کیا ہے کہ بے تکلف عبارت کو لکہہ پڑہہ سکتی ہین
اور حساب کو سمجہہ سکتی ہین اور صاحبزادے بلند اقبال سردار امر سنگہہ

صاحب بہادر طول عمرہ کو کہ ہنوز اون کی عمر مکتب اور مدرسون کی تعلیم کے لائق
نہین ہوئی مثل صاحبان انگریز اونکو اکثر الفاظ اور اسمار جمادات نباتات حیوانات
اور علوم اور فنون سے آگاہ کرتے ہین اور اون کے مقصود خاطر ہے
کہ جہان تک ممکن ہو۔ اوس نور دیدہ کو ہر ایک علم اور ہنر سے عالم
بنادین +

ضمن دویم سردار صاحب موصوف کا عام وقت مطالع کتب
اور مباحثہ علمی مین صرف ہوتا ہے ۔ اور اون کے علم اور ادب اور
عقل نے اون کو دیگر اذکار جو مثل شکار اور سیر اور ناچ و رنگ وغیرہ
کے ہین اور اس زمانہ کے امیرون کو مرغوب خاطر ہوے ہین اون
سے دور رکہا ہے +

ضمن سویم سردار صاحب فیاض ہین کہ اون کے علاقہ کی کل آمدنی
سے خفیف حصہ اون کے ذاتی کامون مین خرچ ہوتا ہے ۔ باقی مفید
عام کامون مین ۔ وجہ ظاہر ہے کہ پارس بہاگ ایک گورمکہی کتاب
جو علم اخلاق کی ہے اوسکو اڈن شاہ صاحب کمال نے کیمیا سعادت سے
گورمکہی مین ترجمہ کیا تہا اوس کی پانسو کاپی اور اکاوش بہاگوت جو تصوف
یعنے بیدانت کی ہے اور ایک جپ جی جو گرو نانک صاحب کے طریق
سے مقدس ہے اون کی صدہا جلد طبع کر کے خاص اور عام کے
دلون کی گمراہی کے دور کرنے کو خواستگار کو مفت عطا کین اور مثل
اسکے بہت فیاضی پوشیدہ کین جسکا علم مجہہ نہین ہوا اور خاص اونکا
ارادہ ہے کہ جہانتک ممکن ہو قلم سے قدم سے درم سے خاص و عام
کی معاونت کی جاوے اور علم اخلاق کی کتب طبع کرا مفت دین خدا انکی ارادہ کو پورا
کرے اور اورون کو بھی ہمت دے +

ضمن چہارم سردار صاحب قدردان ہین کہ منشی صاحب کی جملہ تصنیفات سے اس کتاب
بہاگ بہری کو واسطے خاص و عام کے مفید اخذ کر کے مجہہ واسطے طبع کرا دینے ہزار کاپی کے
حکم نافذ کیا جب تیار ہونگی اونکی خدمت مین بہیجی جاوینگی وہ مفت شائقین کو بخشینگے +

ضمن پنجم سردار صاحب نہایت خلیق ہین باوجود اسکے کہ وہ ایسے عالی خاندان ہین کہ اون کے خاندان کے ادنے ملازمون سے ہمارا مرتبہ کم ہے ہمپر مہربانی کرتے ہین کہ اسپر ہمکو فخر و ناز ہے +

ضمن ششم سردار صاحب نکتہ اور اشارہ اور کنایہ کو خوب سمجھتے ہین کہ الکھہ دہاری صاحب نے جس مضمون کو بدانست خود واسطے اخفاء کے پیچیدہ عبارت مین لکھا سردار صاحب نے اوسکو اسطرح ظاہر کیا گویا اون کے دل سے اٹھا لیا +

ضمن ہفتم علم موسیقی مین سردار صاحب کو یہہ کمال حاصل ہے کہ مطرب کی اندک خطا کو بے تکلف ظاہر کرتے ہین مگر اسپر زیادہ التفات نہین رکھتے ہین ؎

ضمن ہشتم علم طبعی سے بھی آگاہ ہین شعبدہ باز ساحر کراماتی کی اون کے آگے پیشرفت نہین ہوتی ہے +

ضمن نہم اونکی سرکار مین متعدد اہل کار ہین مگر کسی کام کے سرانجام کو کسی کے محتاج نہین ہین یعنے مہمات دریشی کو اپنے علم اور عقل سے سرانجام کرتے ہین +

ضمن دہم سردار صاحب کے دل مین رحم اس غایت کو ہے کہ جو کاشتکار زمیندار وغیرہ قحط سالی اور سقیم حالی سے مال گذاری کو عاجز ہوتا ہے اوسکو مجبور نہین کرتے ہین بلکہ تقاوی اور معافی وغیرہ سے اوسکی امداد کرتے ہین +

ضمن یازدہم سردار صاحب اگرچہ توہمات رسمی کو پسند نہین کرتے ہین باانہمہ جنکا پیشہ دریوزہ گری کا ہوا ہے اونکو اپنے جود و سخا سے کامیاب کرتے ہین اور جو درحقیقت عاجز اور محتاج ہین اونکی احتیاج کو جہانتک سکتے ہین رفع کرتے ہین +

ضمن دوازدہم تفنگ رانی - چابک سواری - دلاوری مین مشہور اور منتخب ہین +

دفعہ ۵ - سردار صاحب کا ایسا عالی خاندان ہے کہ صفات مذکورہ کا اونمین ہونا عجب نہین ہے مگر یہہ کہ اسوقت مین جو امیر اور رئیس ہین اون کا خیال

ایسی باتون کیطرف کم ہے۔ اگر سردار صاحب کسی بڑے علاقہ کے سرپرست ہوتے
یقین ہے کہ حکام انگریزی انکے انتظام کو نہایت پسند کرتے اور گرد نواح کے جو علم
اور عقل رکھتے انکے مقلد ہوتے اور توابع انکے عہد کو غنیمت سمجھتے۔ میرا قصد تہا کہ
سردار صاحب کی سوانح عمری کا حال لکہتا لیکن ارشاد ہوا کہ اور کتاب مین رقم ہوگا اور جو کچہہ
مین نے لکہا اوسکو بہی ناپسند فرمایا ✦

دفعہ ٦۔ نامہ نگار کو اس بیان سے یہ غرض ہے کہ اگر صاحب ملک اور صاحب دولت
متقدمین اور متاخرین مصنفون کی کتب سے جس کتاب کو واسطے خاص و عام کے مفید
سمجہین اوسکو طبع کرا دین یا ترجمہ کراکے طبع کرا دین اور اپنی رعایا اور وابستگان
کو مفت بخشین اور سمجہین کہ از قسم زر و زمین جسکو عطا کرتے ہین وہ اوس انعام سے
بدراہی اور سرکشی بھی کرتا ہے اور جو پاتا ہے زمان قلیل مین اوسکو صرف کر
پہر محتاج ہوتا ہے۔ اور بدمستی مین اپنا وقت خراب کرتا ہے۔ جو شخص کوئی کتاب
متعلق اصول دینی یا دنیوی علم معقول یا منقول کی پاوے گا کسیقدر اوسکی جہل
دور ہوگی اور جو اوس کا دوست یا قرابت دار اوس کتاب کو اوسکے پاس
دیکہیگا۔ وہ بہی کچہہ علم و ادب سیکہیگا اور یہ سلسلہ جاری رہیگا پس ہر قسم کی فیاضی سے
علم کی فیاضی اشرف ہے اور یہ سردار صاحب موصوف سے سیکہنے چاہیئے۔ اور جو
نقد و جنس وغیرہ کوئی کسیکو دیتا ہے وہ شخص واحد سے خصوصیت رکہتا ہے اور
خاص ایک غرض اوس سے ہوتی ہے۔ جیسے سرا دہ وگیا واسطے نجات کسی ایک
بزرگ کے۔ تلادان واسطے رہائی کسی آفت کے۔ جو شخص تالاب چاہ و سڑک و مسافرخانہ
پل بناتا ہے یا کسی علم کو پہیلاتا ہے وہ خصوصیت پر نگاہ نہین کرتا ہے اوسکی نگاہ خدا پر
یا خدا کی مخلوق کی بہلائی پر رہتی ہے پس وہ محمود ہے جو عام کے ہمراہ ہو۔ تالاب چاہ وغیرہ
سے بہی بہت کو فایدہ نہین پہونچتا ہے کہ ہر ایک کا گذر اوس راہ سے نہین ہوتا ہے علم
و ہنر کی اشاعت سے خاص و عام کو فیض پہونچتا ہے ہر متنفس کو چاہیئے جہون شاستر
اٹہارہ سمرتی چار بید سے جس کتاب کو چاہین اور جسکو مستحق اوسکا پاوین اوسکو
دان کرین تاکہ وہ اور اوسکی اولاد لائق ہو جاوے آیندہ اختیار بدست مختار ✦✦

الراقم بندہ درکا داس ۱۰ - دسمبر ۱۸۸۰ء مقام لودہانہ

ایکو بر ہمہ دو تیو ناسی

ہر دل عزیز

[illegible] سنگہ صاحب بہادر نبیرہ مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب بہادر [illegible]

[illegible] خلاصہ اخلاق ناصری تصنیف منشی کنہیا لعل صاحب الکہہ دہاری [illegible]

اصول حکمت علی

دیباچہ

مسافر فقیر آواز دیتاہے کہ ہند کے سردار پہلے اپنی اولاد کی تربیت کو دو اوستاد مقرر کرتے تہے +

ایک[1] ادیب کہ خلق اور ادب سکہاوے دوسرا[2] معلم کہ علم طبعی اور ریاضی اور الٰہی پڑہاوے +

کیا ہوا کہ وے غائب ہوئے اور قائم مقام اُن کے پڑہانیوالے بہار دانش اور طوطا کہانی کے حاضر آئے +

بالکون پر ایک ظلم مدت سے تہا کہ مان اور دائی سکہانے والیوں نام اور لفظ کی ہی علم ہوتی تہین +

اب اوستادون نے افضل متقرر ہوئے گویا ہمزنگ کی دون ہوئی جبتک معقولات کا علم نہو تبتک قصہ اور کہانی اور انشا پردازی اور شاعری نے سوائے شیخی مارنے اور جہوٹ

بولنے کی کیا عادت ہو +

جنکو افعال ادب سے نہین اور جنکو تہذیب اخلاق اور ترکیب منزلی اور سیاست مدنی سے واقفیت نہین وسے حکمت اور شجاعت اور عفت اور عدالت سے بے نصیب ہین گو کہ صورت انسان کی ہو مگر سیرت مین حیوان ہین کیونکہ وسے لوگ دغا اور فریب کو حکمت عملی جانتے ہین اور جنگ اور جہالت کو شجاعت بتلاتے ہین -

علم اخلاق واسطے علاج بیماریون روح کے طبیب ہی اور واسطے انتظام اور بند و بست معاملات دنیا اور عقبیٰ کے فقہ اور دہرم شاستر اور آئین ہے +

جو حکم اسمین ہی کسی کتاب سے منع نہین اور جس فعل کو اسمین منع ہی کسی کے قول سے وہ امر نہین حقیقت مین یہہ فقہ حکماکی اور اصل اصول ہر مذہب اور ملت کا ہی کہ اس علم سے حیرت باقی ہے اور کشف ہوتا ہی اور ظلم کی جگہہ عدل پاتا ہے - اسکے طفیل وہ عادت ہوتی ہے کہ دغا اور فریب اور بہتان سے نفرت اور عفت اور عدالت سے الفت ہوتی ہے اور جاننے والا اسکا ہر آفت سے دور رہتا ہے اور ہر دل کا عزیز ہوتا ہے جس طرح ہرن اپنے ناف کی مشک سے مست ہوتا ہی صاحب خلق اپنے قلب کی صفائی سے تماشا عالم قدس کا کرتا ہے اور غیر کا محتاج نہین رہتا ہے +

اس علم مین اچھی مہارت سے فارسی زبان مین - اخلاق ناصری - اخلاق جلالی اخلاق محسنی - سلطان الاخلاق - اور کئی کتاب مانند اصول اور گلستان - بوستان کریما مثنوی مولوی روم - پندنامہ فریدالدین عطار اور بہت کتاب مثل فروع کے ہین خدا جانے کون مانع ہوا کہ پڑہنا اور پڑہانا اصول کا ترک ہوگیا اور مبتدی سے منتہی تک اس سے دور رہی اور فروعات پر ہر ایک مائل ہوگیا +

جو کوئی دلیل کو دیکہہ نظیر کو نہ دیکہے دونون پر قادر ہاوے ورنہ ہر قول کو فسانہ جانے صرف اور نحو کا عالم فقہ اور حدیث کو تہوڑی محنت سے پڑہ سکتا ہے اور بہاکرن کی پنڈت کو پران اور شاستر کا مطلب معلوم ہو سکتا ہی لیکن فقہ اور پران کے عالم سے وہی بیان ہو سکتا ہے جو اوستاد سے پڑہا ہے +

فقیر کو یہ حال دیکہنے سے معلوم ہوا کہ سبب نہ پڑہنے علم اخلاق کا رنگینی عبارت اور باریکی معانی اون کتابون کا ہے +

لہذا اُن کتابون سے اردو عبارت مین خلاصہ کیا اور بحث اور دلیل کو وہین چھوڑ دیا تاکہ وے کتابین بیکار نہو جاوین بلکہ ہر ایک طالب علم کچھہ لذت اس علم کی پاکر شوق پڑہنے اون کتابونکا کرے تب امید ہیکہ کمال کو پہونچین -

ابجد اور ہوز کو پڑہنے والے پہلے کریما خالق باری سے اسکو پڑہ سکینگے کہ مشکل لفظ اور اصطلاحات کے معنی ہمراہ پاوینگے اور کمال کو بہی وہی پہونچینگے جو ابتدا مین علم اخلاق پڑہینگے +

جب آدمی بدخلقی کا عادی ہو جاتا ہے مانند پکّو گہڑے کمہار کی ہوجاتا ہے - جو برتن کمہار نے آگ مین پکایا توڑ ڈالنا اوسکا ممکن ہی مگر بدلنا صورت اور سیرت کا محال ہے +

یہ مختصر رسالہ منتخب علم اخلاق کا ہے محتاج نام اور نشان کا نہین ہے لیکن جبکی شکل اور صورت پیدا ہوئی اور لایق انگشت نمائی کے ہوا اوسکا ایک نام سے موسوم ہونا ضرور ہوا - اسواسطے اس کتابکا نام بہاگ بہری رکہا +

یہہ نام مونث اسواسطے رکہا تاکہ اطفال کو مثل مادر اور دایہ کے بہ محبت تعلیم کرے اور مبارک ہی کہ جو اسکی گود مین آوے بخت بلند ہووے اور موسوم اس نام کی فقیر کی گردن پر واجبی بہت حق رکہتی ہے کہ ادا ہونا اوسکا ناداری اور فقیری سے نہوا پس جسقدر اس کتاب سے اوسکے نام کو قیام اور قرار ہوگا میری گردن سے اوسکا بار سبک ہوگا +

جب ہر طفل کی زبان پر اسکا نام جاری ہوگا اوسکو اولاد کا غم نہ رہیگا اور اوسکا ترکہ برباد نہ جاویگا - اور جہان کے اطفال پر منت پاویگا +

صدق دل سے دعا کرتا ہون کہ پڑہنے اور سننے والے اس کتاب کو سعادت دارین نصیب ہووے اور اونکا دل آئینہ سے زیادہ صاف رہے اور بیم و رجا سے آزاد ہووین اور نعمت لازوال سے حصہ پاوین +

جسطرح ایک چراغ سے گہر گہر کے چراغ روشن ہوتے ہین اسکے عالم تاریکی قلوب عوام کو نور معرفت سے تبدیل کرین اور شاد و آباد رہین +

اس کتاب کے پانچ حصے ہین اور ہر حصے کی چند حصے اجورت مختلف ہین +

۱ - حصہ بیان مین اُن مقدمات کی ہے جنکا علم پہلے تہذیب اخلاق سے درکار ہے -

۲ - حصہ قانون مین تہذیب اخلاق اور فرہنگ کے ہے +

۳ - حصہ مین قانون ترکیب منزلی یعنی (آداب خانہ داری کے ہین) +

۴ - حصہ مین قانون سیاست مدنی یعنی (امورات سلطنت اور جہانداری کے ہین) -

۵ - حصہ مین ہر قسم کی نصیحت حکمائے قدیم کی ہین +

پہلا حصہ اصول اور مقدمہ علم اخلاق کے بیان مین

۱ - دفعہ - تہذیب اخلاق کے بیان مین - خلق کے معنی ہین خوئی عادت مروت اور اخلاق اسکی جمع ہے اور تہذیب کے معنے پاک کرنا اور اصلاح دینا ہے - پس چال اور چلن پسندیدہ کرنیکو تہذیب اخلاق کہتے ہین +

۲ - دفعہ - مخلوق کی تعریف - تمام خلقت تین صفت کی ہے

۱ فرشتے یہہ عقل رکہتے ہین اور خواہش اور غضب نہین رکہتے +

۲ - حیوان - یہہ خواہش اور غضب رکہتے ہین اور عقل نہین رکہتے +

۳ - انسان - کہ خواہش اور غضب اور عقل تینون رکہتا ہے +

اگر انسان خواہش اور غضب کو تابع عقل کے کردے تو فرشتے سے اعلے رتبہ پاوے اور جو عقل کو مطیع خواہش اور غضب کی کر ڈالے - حیوان سے حقیر ہو جاوے کیونکہ اونکی عادت ہے اور اسکا کسب +

۳ - دفعہ - مزاج کی تعریف

آدمی اربع عناصر سے بنا ہے ۱ عنصر کا نام ہوا اسکا مزاج گرم و تر ہے - ۲ - عنصر کا نام آگ اسکا مزاج گرم و خشک ہے ۳ - عنصر کا نام پانی اسکا مزاج سرد اور تر ہے - ۴ - عنصر کا نام خاک اسکا مزاج سرد اور خشک ہے +

خلق تابع مزاج کے رہتا ہے - جسکا مزاج گرم اور تر ہوگا اوسکو خواہش زیادہ ہوگی جسکا مزاج گرم اور خشک ہوگا اوسکو غضب زیادہ ہوگا - جسکا مزاج سرد

اور تر ہوگا اوسپر نسیان یعنے بھول کا غلبہ ہوگا جسکا مزاج سرد اور خشک ہوگا گند ذہن ہوگا بمعنی بلادت۔ جسکا مزاج معتدل ہوگا یعنے افراط (جسکے معنے ہین بیشی) اور تفریط (جسکے معنے ہین کمی) کو اوس کے مزاج مین مداخلت نہوگی اوس کا خلق عدل سے ہوگا

۴ دفعہ۔ صنعت کی تعریف

صنعت طبیعت کی برابری کر سکتی ہے یعنے سعی اور کوشش سے مزاج کی اصلاح ممکن ہے۔ جیسے مرغی کے انڈے سے اکیس روز مین بچہ پیدا ہوتا ہے۔ ترکیب کے ساتھہ تنور مین رہنے سے اکیس گھنٹہ مین بچہ نکل سکتا ہے سبب یہہ ہے کہ جسقدر گرمی مرغی کے پیٹ سے اکیس دن مین ملتی ہے اوسیقدر تنور سے اکیس گھنٹہ مین دیجاتی ہے اسیطرح ہر کام مین صنعت ہو سکتی ہے

۵ - دفعہ - بدخلقی کی تعریف

بدخلق مثل بیمار کے ہوتا ہے - بیمار کو اگر غذا قوت کی ملے بیماری زور پکڑے اسیطرح بدخلق کو بہتر علم حاصل ہونے سے شر اور فساد زیادہ ہووے اوسکو نیکی کی راہ نہ پاوے

۶ - دفعہ - کلام کی تعریف

تمام حرف اور لفظ اور کلام ہر ایک زبان کے دو قسم کے ہین +

۱ - طبعی - یعنی جو صاحب عقل اور حکمت نے وضع کئے +

۲ - وضعی - یعنی جو آداب اور رسوم جماعت کی راے کی اتفاق سے قرار پاوے اگر کسی صاحب کشف اور اشراق کی رائے ہووے اوسکو تو اوس الہی کہتے ہین

اگر ایک فرد سے اوسکا تعلق ہو اوس کا نام عبادت ہے۔

اگر ایک گھر کے بندوبست سے تعلق ہو اوسکا نام معاملہ ہے + اگر ایک شہر یا ملک یا جماعت سے علاقہ رکھے اوسکا نام فقہ ہے +

۷ - دفعہ - موافق راے حکماے ہند کی کلام کی تعریف کلام مین قسم کی ہین

۱ - تحریص یعنے لالچ دلانا اور رو جیسے کسی کو کہدینا کہ فلانی جگہہ کہود کچھہ دفینہ ملیگا حالانکہ وہان کچھہ نہین ہے - اگر کچھہ ہے کہنے والیکو معلوم نہین ہے -

۲ - تخویف بمعنے ڈرانا اور دہمکانا یعنے کسیکو ڈرایا کہ فلانے مقام مین بھوت

یا جین رہتا ہے باوجودیکہ اوسکی کچھہ اصل نہین ہے +

۳ - تصدیق جسکے معنے ہین سچ اور جتھار تھہ یعنے جو حقیقت مین ہو سو کہنا -

۸ - دفعہ - علم اور عمل کی تعریف

جہانتک قوت نظری کی رسائی ممکن ہے احوال موجوات عالم کا معلوم کرے تب
عالم ہووے +

جب سوای سچ کے جھوٹھہ نہ بولے اور سواے نیک کام کے بدکاری نکرے اور جو
اسکان بشری مین ہو یعنے جہانتک ہو سکے اورون کو منفعت پونہچا دے تب
عالم و عامل ہووے +

بعضے گمان کرتے ہین کہ کئی کتاب کے مضمون کی آگاہی سے عالم اور پنڈت ہوتا ہے
مگر یہہ گمان غلط ہے

علم مراد ہے تفتیش کرنے سے یعنی دریافت کرنا جو نظر ظاہری اور دلایل عقلی اور تصفیہ
باطنی اور انکشاف روحی سے ممکن ہو پس جب کوئی تمام حواس ظاہری اور باطنی
کو واسطے تلاش علم کے متوجہ کرے تب علم حاصل ہو +

جب تک صاحب علم سے دوسرے کو فایدہ نہ پہونچے لایق تعریف کی نہین ہے - جسکو
علم ہو اور عمل نہو وہ مثل اندہے مشعلچی کے ہے کہ روشنی اوسکے ہاتھہ مین ہے - مگر
اوسکو کچھہ نفع نہین پس وبال ہے اگر عمل ہو اور علم نہو مانند گھر آراستہ اور
مکلف بے چراغ کے ہے کہ اسباب گھر کا نظر نہین آتا پس ضلال ہے - جب علم اور
عمل دونون ہون تب قران السعدین ہو یعنی جمع ہونا دو نیک نظر کوکب کا ایک
برج مین پس یہہ کمال ہے +

۹ - دفعہ فضیلت اور رذیلت کی تعریف

اعتدال سے جو فعل ہو کمی اور بیشی کو اوسمین مداخلت نہو جیسی ترازو کے دونون
پلے برابر ہون اور ٹھیک میتی سے ہو وہ داخل فضیلت کی ہے جسکی معنی ہین بزرگی جس
کام مین افراط کی طرف رجوع کرے یا تفریط کی طرف متوجہ ہو یعنی کمی اور بیشی کو اوسمین
دخل ہووے رذیلت مین داخل ہے جسکی معنی ہین کمینگی اور نالایقی +

١٠ - دفعہ - نفس ناطقہ کی تعریف

انسان کے وجود یعنے جسم مین تین نفس قرار دیئے گئے اور فرض ہوئے ہین -
١ - نفس نباتی ہے اسکا مقام جگر قرار پایا ہے اسکی تحت مین آٹھہ قوتین ہین
مثل نامیہ - جاذبہ - ماسکہ - ہاضمہ - وغیرہ غرض کہ نشو و نما کا تعلق انسے رہا
جیسے درخت کا ہرا ہونا اور بڑہنا اور پھولنا اور پھلنا اور ہوا اور پانی وغیرہ کا کشش
کرنا انکا ذمہ ہوا

٢ - نفس حیوانی ہے اسکا مقام دل ہے اور اسکی دو قوت ہین ١ - ادراک
بمعنے دریافت کرنے کے ٢ تحریک بمعنے ہلانے اور حرکت دینے کی قوت ادراک
سے دس حواس نبہے پانچ باطنی اور پانچ ظاہری +

١ حواس خمسہ باطنی مین سے پہلا حواس حس مشترک ہے اسکا یہہ کام ہے کہ جو حواس
ظاہری سے پاوی حواس باطنی کو سپرد کرے اور باطنی سے ظاہری کو پہونچاوے

٢ دوسرے حواس کا نام خیال ہے اسکا ذمہ ہے کہ جو حس مشترک سے پاوے نگاہ
رکھے جیسے کسی مکان کو کبھی دیکھا پہر جب خیال کیا اوسکا نقشہ بنالیا

٣ تیسری کا نام وہم ہے کہ دیکھے اور ان دیکھی تامعلوم پیچ اور جہوٹہہ پر دوڑے اگر چاہے
ایک آفتاب کو ہزار قیاس کرے اور سو درخت کو ایک - اور یہی سبب الفت
اور نفرت اور دوستی اور دشمنی اور بیم اور رجا کا ہے اور وہم سے بے وجود وجود
پاتا ہے اور موجود معدوم ہو جاتا ہے +

٤ چوتہی کا نام فکر ہے اور اوسکو ذاکرہ اور متفکرہ بھی کہتے مین اسکا کام یہہ ہے جو حافظہ
مین ہے اوسکو دیکھے اگر عقل کے قریب ہو متفکرہ کہلا دے اور جو جہل سے قرین ہو
متواہمہ کہلا دے +

٥ پانچوین کا نام حافظہ ہے اور اوسکا کام ہے امانت رکھنا جو پاوی اوسکو یاد رکھے
اور وقت ضرورت کے حاضر لا دے

١ حواس خمسہ ظاہری مین سے پہلا حواس باصرہ ہے اوسکی ذریعہ سے فلک الافلاک
تک دیکھہ سکتا ہے -

٢ دوسری قوت کا نام سامعہ ہے اور اوسکے ذریعہ سے آواز سنتا ہے اور جانور اور

آدمی کو بغیر دیکھی پہچان لیتا ہے
تیسرے کا نام شامہ ہے اسکو ذریعہ سے خوشبو اور بدبو کو معلوم کرتا ہے اور بدبو سے
چیز کو پہچانتا ہے +
چوتھا ذائقہ ہے اس سے حقیقت کڑوی اور میٹھی کی جانتا ہے +
پانچواں لامسہ ہے اس سے سخت اور نرم کو تمیز کرتا ہے اور بغیر دیکھی روی اور پتھر کو
پہچان لیتا ہے +
قوت تحریک سے دو قوت ہوئین - ۱- ایک جذب منفعت اسکا نام شہوت قرار پایا
۲- دفع مضرت اسکا نام غضب رکھا گیا - ۳- نفس انسانی ہے اور اوسکا مقام
دماغ مین ہے اور بسبب اسکے کہ اوسکو قوت بولنے کی ہوئی اسکا نام نفس ناطقہ
رکھا گیا اور اسمین دو قوتین پیدا ہوئین +
۱- علم اگر یہہ کمال کو پہونچے حیرت دور ہو اور علم الیقین سے عین الیقین اور اس سے
حق الیقین حاصل کرے یعنی علم سے تجربہ کرے اور تجربہ جب آنکھ سے کرے یقین
ہو جاوے +
۲- عمل اگر نفس نباتی مع حیوانی کو قابو مین کرے اعتدال حقیقی کو پہونچے -
نفس ناطقہ جوہر بسیط ہے اور ادراک معقولات اپنے آپ کرتا ہے اگرچہ اسکی جسم
نہین ہے اور نہ لائق محسوس ہے لیکن موجود ہے - جوہر اوسکو کہتے ہین کہ قائم
بالذات ہو یعنے آپ سے آپ ہوا ہو - عرض اوسکو کہتے ہین کہ قائم بالغیر ہو یعنے
دوسرے کی مدد سے پیدا ہو مثلاً جوہر کو مثل لکڑی کے تصور کرو اور عرض کو مثل
تخت کی پس نفس ناطقہ مثل چوب کے ہے کہ چوب سے تخت بنتا ہے - بسیط ہو اسلیے
کہلاتا ہے کہ منقسم نہین ہوتا ہے یعنی ٹکڑے اسکے نہین ہوتے ہین اور یکسان
رہتا ہے اگر کسی آدمی کے ہاتھ اور پاؤن کو کاٹو نفس ناطقہ کٹتا نہین ہے جیسا
کہ پہلے تھا ویسا ہی رہتا ہے پس بسیط ہے -
وجود کا ثبوت یہہ ہے کہ خواب مین اور مستی مین سب سے غافل ہو جاتا ہے مگر
خودی سے غافل نہین ہوتا ہے سوای اسکے اور دلیل ثبوت اپنے وجود کو آپ
پیش کرے یہہ محال ہے +

نفس ناطقہ اگر متوجہ افعال سریع الزوال یعنے جلد مٹنے والے کے ہو اوسکا نام حالی ہے اگر متوجہ بطی الزوال یعنے دیر کے بعد مٹنے کے ہو اوسکا نام ملکی ہے

اگر متوجہ لازوال یعنے آتمٹ کی ہو تا کمال ہے اور نام اور نشان سے پاک ہے۔

۱۱۔ دفعہ۔ نفس ناطقہ کی افعال کل نام حکمت عملی ہی اسکی دو حصہ مین

۱۔ جو ہر فرد بشر سے متعلق ہو جیسے فرہنگ بمعنے دانائی اور علم بمعنے بدیا اور ادب بمعنے مرجاد و خلق بمعنے نیک چلن +

۲۔ جسکا تعلق ایک جماعت سے ہو اوسکو پہر دو بہاگ ہین +

۱۔ وہ جسکا تعلق ایک گہر کے رہنے والون سے ہو اوسکا نام علم کدخدائی ہے۔

۲ وہ جو ایک شہر یا ایک ولایت کی باشندون سے تعلق رکہتا ہو اوس کا نام سیاست مدنی ہے یعنے شہرونکا بندوبست حکومت سے کہ مدن شہر کو کہتے ہین۔

۱۲۔ دفعہ۔ فعل کی تعریف

تمام فعل حسب قول حکماء ہند تین طرح کے ہوتے ہین +

۱۔ منسا۔ ۲۔ باچا۔ ۳۔ کرمنا۔

منسا اوسکو کہتے ہین کہ دل مین ارادہ کیا کہ فلانے کو انعام دینگے یا قتل کرینگے +

باچا کے معنے ہین کہ زبان سے کسیکی تعریف یا مذمت کرے

کرمنا اوسکو بولتے ہین کہ ہاتھ اور پانو وغیرہ اعضا سے کوئی حرکت کرے جیسے انعام دینا اور ٹہوکر مارنا اور زنا کرنا جبتک تینون صورتون سے کوئی نیک نہو آپنے کو نیک نہ جانے

دوسرا حصہ قانون تہذیب اخلاق مین

۱۔ دفعہ قوت افعال کی تعریف

تمام افعال انسان کے مین تین قوتین پائی گئی ہین۔ ۱۔ تمیز۔ ۲۔ شہوت ۳۔ غضب۔ ان تینون قوتون کے ضعیف کہنے کی تین تین علتین ہین۔

۱۔ افراط ۲۔ تفریط ۳۔ دنائت۔

اگر مبتلا کسی علت مین ہو جاوے علم سے علاج کر صحت حاصل کرے اور جب علت سے بچے پہر وہ حرکت نکرے جس سے آفت مین پڑے تب سعادت کونین یعنے نیکی دونون جہان کی پاوے اور ان تینون کی ... سے چوتہا رتبہ عدالت کا ملے اگر تہوڑا بہی افراط یا تفریط کی دلدل مین جا پہنسے ظلم سے آلودہ ہو جاوے اور رجوع سے پانو تک جہل اور شہوت اور غضب سے دب جاوے وہ ظالم کہلاوے

۲ — دفعہ — تمیز کی تعریف

تمیز کے معنے ہین تحقیق کے ساتھہ سمجہنا — حقیقت حال جہان کا جہانتک آدمی کی نظر کی رسائی ہے اور دسون حواس سے دریافت کرنا ممکن ہے — اسکی تہذیب سے حکمت نظری پیدا ہوتی ہے اور خرابی سے جہالت کئی قسم کی نکلتی ہے چنانچہ ہر ایک کی کیفیت مختصر اپنے موقع پر لکہی جاوے گی +

افراط تمیز جو باعتبار شق نظری کے ہو یعنے حد سے زیادہ فکر کرے یا باعتبار عملی کے ہو کہ مناظرہ اور مباحثہ مین مبالغہ کرے یا خاموش ہو رہے سبب اسکا بیمحل بیجا اور بے موقع ہے کہ یقین کی لذت سے محروم رہتا ہے +

اگر جزوی مین ہو اوسکا نام کہ (گہری) ہے اگر کلی مین ہو اوسکا نام (زہا) ہے تفریط تمیز قوت نظری کی خمود یعنے سستی فکر سے ہوتی ہے اور اوسکو بلادت کہتے ہین اور جو عملی کے نقصان سے ہو اوسکو بلاہت کہتے ہین یعنے بے وقوفی رذالت تمیز مراد اون مواہشون سے ہے جو کمال کو انسانیت کے نہین پہونچاتا ہے منمن پہلی تمیز کے نقصان یا زوال سے جہل پیدا ہوتی ہے جسکی معنے نادانی اور بے وقوفی ہے — افعال افراط جہل سے حیرت پیدا ہوتی ہے یعنے حیرانی اور عاجزی دریافت کرنے حقیقت کو — جب دو دلیل ایک مطلب کو متعارض ہووین یعنے ایک دوسرے کے خلاف ہووین اور نفس انسانی یعنے نفس ناطقہ حاصل کرنے یقین سے عاجز آوے بدیہی یعنے ظاہری کیطرف سوچ کرے اور تصور کرے کہ نقیض کا جاننا محال ہے +

تفریط جہل سے جہل بسیط پیدا ہوتی ہے اور اسکا مبتلا جانتا ہے کہ مین بے علم اور نادان ہون پس امید ہے کہ توجہ تحصیل علم اور کمال کو کرنے اگر جان بوجہہ کے

اسی مرتبہ مین رہجاوے تو بجاہے کیونکہ حیوان سے انسان کو بڑائی باعتبار علم کے ہے جو بے علم ہے مثل حیوان بے زبان کے عالمون کے حضور مین چپ چاپ رہی حکما ہر ولائیت کی فرماتے ہین کہ آدمی وہ ہے جو بدیادان ہو جسکو علم نہو وہ مثل گوبر کے کیڑے کے ہے کیونکہ جانور اگر عقل نہین رکہتا بوجہہ زیادہ اوٹہاتا ہے اور انسان جاہل سے اوتنا کام نہین نکلتا ہے +

روایت جہل سے جہل مرکب پیدا ہوتی ہے یعنی دو جہل ملی ہوئین موصوف اس صفت کا اپنے حق مین گمان دانائی - فضیلت - کشف - کمال - کرامات کا رکہتا ہے یعنی جانتا ہے کہ بیسطرح ہر ایک سے اچہا ہون پس ایک نادانی دوسری غلط گمانی سے جہل مرکب کہلاتی ہے +

جو اس مرض مہلک یعنے مارڈالنے والی کا بیمار ہو مشکل ہے کہ اچھا ہووے کیونکہ یہہ مرض شبیہہ مرض دائمی یعنے (راج روگ) کی ہے اور ظاہر ہے کہ ادر نادا اندہا اچہا نہین ہوتا ہے +

اگر وہ بہی بینائی پاوے ممکن ہے یہہ علم پا نہیں سکتا ہے تو بہی کوشش کرنی ضرور ہے اور چاہیئے کہ ایسے شخص کو علم ہندسہ یعنی حساب اور علم مدد یعنے مثلث پڑہاوی شاید کہ حق اور باطل کو اوسکے سبب سے پہچانے اور جہل مرکب کو چہوڑ جہل بسیط کے ذیل مین آجاوے اور علاج سہل ہو جاوے +

ضمن - ۲ - تمیز کی صفائی سے حکمت پیدا ہوتی ہے جسکے معنی مین احوال موجودات کا جاننا اور سچ بولنا اور اچہا کام کرنا اسکی دو حصہ ہین

۱ - حکمت بالغہ یعنے کمال کو علم کے پونہچنا +

۲ - قدرت فاضلہ یعنے کمال پر عمل کو پہونچانا حکمت کو سات چیزین درکار ہین +

۱ - ذکا یعنے تیز فہمی اسکی مدد سے قیاسی نتیجون کو پاتا ہے +

۲ - سرعت فہم - یعنی زود فہمی اسکی سبب سے ملزومات سے لوازم کی طرف ذہن جلدی انتقال کرتا ہے

۳ - ذہن کی صفائی اسکی وسیلہ سے بغیر اوٹہانے رنج کے یعنی آسانی سے مطلب کو سمجہہ لیتا ہے +

۴۔ سہولیت تعلیم اسکو باعث ہی کلی توجہ مطلوب کی طرف ہوتی ہے

۵۔ حسن تنقل صاحب اسکا بحث اور تکرار کی وقت مطلب کو بآئین شائستہ یعنی ادب سے بیان کرتا ہے کہ سننے والا جلدی سمجھ لے

۶۔ تحفظ کہ عقلی باتین اور دیکھی اور سنی صورتین صفحہ خاطر پر بواجبی نقش کرے

۷۔ تذکر بے تکلف جلد سہی یاد کرے جو حافظہ مین ہو +

حکمت کے دو جزو مین ایک کا نام حکمت نظری یا علمی۔ دوسرے کا نام حکمت عملی۔ حکمت نظری کے تین جزو مین +

ایک کا نام مابعد الطبیعت یعنی بعد علم طبعی کے اور ماقبل الطبیعت یعنے پہلے علم طبعی کے۔

دوسریکا نام ریاضی اور علم اوسط یعنی درمیان کا علم۔

تیسرے کا نام طبعی ہے۔

مابعد الطبیعت وہ ہے جسکو خلط اور مادہ شرط نہو۔ ریاضی وہ ہے جسکو پڑہنے اور سمجھنے کو خلط اور مادہ شرط نہو لیکن اسکی وجود اور ثبوت کو خلط اور مادہ ضرور ہو۔ طبعی وہ ہے جسکی واسطے خلط اور مادہ ضرور ہو۔

مابعد الطبیعت کی دو اصل یعنی جڑ اور چار فرع یعنے ڈالی ہین۔ جملہ چھہ ہین

۱۔ علم الٰہی یعنے جس سے خداوند تعالیٰ کو پہچانے

۲۔ علم فلسفہ یعنی حکما کا علم۔

۳۔ علم نبوت یعنی نبیون اور اوتارون کی واقفیت۔

۴۔ علم امامت یعنی دیوتا اور کہیشران اور حواری اور امامون کی معرفت۔

۵۔ علم احوال معاد یعنے آخرت کا علم۔

۶۔ علم متفرقات۔ یعنی جس سے معرفت اون علمون کی ہوسکے اور جو ضرور ہو اوسکی کچھ حد نہین ہے

ریاضی کے چار جڑ اور بارہ ڈالیان ہین جملہ ۱۶

۱۔ علم معرفت مقادیر یعنے ہندسہ اوسکو حساب بہی کہتے ہین۔

۲۔ علم عدد یعنی وہ علم جسمین طول اور عرض اور عمق ہو۔ یعنی علم ثلث اس علم مین تحریر اقلیدس مشہور اور معروف کتاب ہے۔

۳ - علم معرفت اوضاع اجرام فلکی یعنی جس سے ستارونکی حقیقت معلوم ہو -

۴ - تالیف قلوب و موسیقی - یعنے جس سے عوام کے دلمین محبت پیدا ہو اور گانا بجانا +

۵ - علم مناظرہ - یعنی آداب بحث اور تکرار اور مشورت کی +

۶ - علم قیافہ - یعنی صورت سے سیرت کو تمیز کرنا +

۷ - علم جہازرانی - یعنے جہازیون کا علم جونا خدا کو درکار ہے +

۸ - علم تعبیر خواب - یعنی خواب کی تعبیر دا جہی سمجہنا +

۹ - علم اشراق - یعنے صفائی قلب سے غیب کے احوال کو جاننا +

۱۰ علم کیمیا س - یہہ مشہور ہے -

۱۱ - علم جبر و مقابلہ - یعنے مجہولات کو جاننا +

۱۲ - علم جر اثقال - یعنے بہاری چیزون کو آسانی سے اوٹہانا اور جر الماء یعنے پانی کو بلندی پر چڑہانا +

۱۳ - علم طلسم یعنے عجائبات جو خلاف عادت اور طبیعت نظر آتے ہین اوسکی حقیقت کو جاننا -

۱۴ - علم نجات یعنی وہ علم جس سے نفس ناطقہ کمال کو پونچے +

۱۵ - علم افسون - یعنے منتر اور جنتر او تنتر کی حقیقت کو جاننا +

۱۶ - علم متفرقات یعنے جن سے یہہ علم حاصل ہو اور جو شل انکی اوسکی کچہہ انتہا نہین ہے +

طبعی کے اٹہہ اصول اور آٹھ فروع مین سب ۱۶

۱ - علم معرفت مبادی متغیرات زمان اور مکان اور حرکت اور سکون اور نہایت اور ہیئت اور اسکا نام سماع طبعی ہے یعنے جو خلاف عادت ہمیشہ کی واقع ہو اوسکا سبب جاننا -

۲ - معرفت اجسام بسیط اور مرکب اور احکام بسائط علوی اور سفلی اوسکا نام سماء عالم کہتے مین + -

بسیط عبارت ہے ذراتی زمین وغیرہ سے جو بمنزلہ کل کے ہے جیسے مٹی اور پانی

اور آگ اور ہوا کہ یہہ مرکب ہے ہین اور مفرد بھی ہین

۳ - معرفت اسباب عناصر اور ارکان تبدیلی صور اور مادہ جو ہلا ہے اسکا نام کون اور فساد ہے +

۴ - معرفت اسباب علت در حدوث حوادث ہوا اور بخار اور دخان کے مثل بجلی اور مینہہ اور اولہ اور برف اسکا نام آثار علوی ہے +

۵ - معرفت مرکبات اور ترکیب اوسکی اسکو علم معدن کہتے ہین یعنے کہان کی پیدا ہونے والی چیزون کی حقیقت اور سبب کو جاننا +

۶ - معرفت اجسام نامیہ یعنے جو چیز مثل درختون کے زمین سے اوگتی ہین اوسکی حقیقت کو جاننا

۷ - معرفت اجسام متحرکہ یعنے حیوانات جو چلتے اور پہرتے ہین اونکی حقیقت کو جاننا

۸ - معرفت نفس ناطقہ یعنے آدمی کی شرف اور کمال کو جاننا +

۹ - معرفت علم طب یعنی ڈاکٹری اور بیدک کو جاننا +

۱۰ - حبس نفس یعنے جوگی جو دم کو روکتے ہین اسکی حقیقت کو جاننا +

۱۱ - علم نجوم - یعنے منجم اور جوتشی جو ثوابت اور سیارہ کی گردش اور اتصال سے غیب کا احوال بتاتے ہین اوسکی حقیقت کو جاننا +

۱۲ علم رمل یعنے پانسے پہینک کے جو رمال بات بتاتی ہین اوسکی ماہیت کو جاننا -

۱۳ علم جفر یعنی حروف ابجد اور ہوز وغیرہ کی اولٹ پہیر اور عدد نکالنے سے جو سعد اور نحس بتاتی ہین اوسکی حقیقت کو جاننا +

۱۴ - علم سرودہ یعنے ناک پر ہاتہہ رکہہ کے جو سوالنس کو دیکہہ غیب کی بات بتاتی ہین اوسکی حقیقت کو جاننا +

۱۵ - علم منطق یہہ مشہور ہے +

۱۶ - علم فلاحت - یعنے کہیتی اور صنعت اور حرفہ وغیرہ جو معاش کے متعلق ہین اور متفرقات جو حفاظت جان اور مال کو درکار ہین +

حکمت علمی کے وہی تین جزو ہین جنکا ذکر مجمل حصہ اول کے گیارہوین دفعہ مین ہوا ہے اور آگے مفصل موقع پر بیان ہوگا - افراط حکمت علمی کا نام سفہ ہے یعنے فکر

اون چیزونکا کرنا جو نہو سکے اور امکان بشری سے باہر ہو۔

تفریط حکمت عملی کا نام بلہ ہے یعنی ضروری چیزونکا فکر چہوڑ دینا۔ روائیت حکمت عملی سے فکر بتانے اور ماننے اور استعمال مین لانے چہوٹی اور ناقص چیزون کا ہوتا ہے کہ احمق اور دمباز اون چیزون کو بہتر جانتے اور بتاتے ہین +

۳ دفعہ۔ شہوت کی تعریف

شہوت کے معنے جذب منفعت کے ہین کہ جسکی ضرورت انسان اور حیوان کو ہے۔ افراط شہوت سے شوق زیادہ کہانے اور بہت نکاح کرنے اور ناقص سامان بنانے کا ہوتا ہے کہ اس سے سستی اور بیماری اور خواری اور بے اعتباری پیدا ہوتے ہین +

تفریط شہوت سے فاقہ کرنا اور مجرد بغیر نکاح کے رہنا اور ہر قسم کی نعمت دنیا سے اپنے تئین محروم کرنا خیال ہوتا ہے کہ جسکا بدلہ کہین کچہہ نہین ملتا ہے۔ روائیت شہوت سے کوئلہ اور مٹی کہانا اور برہنہ پہرنا اور خلاف عقل حرکتین کرنا سیکہاتا ہے جسکو کوئی عقلمند پسند نہین کرتا اور سواے آفت اور نقصان کے کچہہ نتیجہ نہین ملتا ہے +

ضمن پہلی۔ شہوت کے نقصان اور کدورت سے شوق پیدا کرنے اون چیزونکا ہوتا ہے کہ جنکو ہزار اون خرابی سے حاصل کرتا ہے اور نہایت افسوس سے چہوڑتا ہے اور تمام عمر اون کی رکہہ والی اور درستی مین صرف کرتا ہے پہر بہی دل نہین بہرتا۔

افراط شہوت سے بطالت یعنی عشق بہائمی پیدا ہوتا ہے۔ مراد یہہ ہے کہ کسی شے ناپایدار کے حاصل کرنے کو اپنی حرمت اور آرام اور انجام پر نگاہ نہین کرتا۔ اگر مطلوب کو پاتا ہے نفرت سے خواہش کو بدل کرتا ہے اور جو محروم رہتا ہے ذلت اور خرابی سے جان کو کہوتا ہے +

تفریط شہوت سے اورون کا حال دیکہکر حرص کرتا ہے اور اپنی قوت فعالی پر نگاہ نہین کرتا ہے پس حزن اور ملال یعنی غم اوسکا پیشہ ہوتا ہے اگر ایسا جو اپنے سے کم مرتبہ والی پر نگاہ کرے اس بیماری سے آرام پاوے +

روایت شہوت سے حسد اور تعصب پیدا ہوتا ہے اور زندہ اور مردہ ایک ہو جاتا ہے
حسد اوسکو کہتے ہین کہ دوسرکی جاہ اور حشمت سے دل ملول ہو اور اوسکی دور ہونے
کو دل چاہتا ہو اور یہہ تین طرحکا ہوتا ہے +
۱ - منعم کے پاس جو نعمت و دولت ہی چورلیجاوے یا زبردستی چھین لے
یا اگ سے جلی غرض کسیطرح جاتی رہے +
۲ - منعم کی پاس جو نعمت ہی مجھکو ملے کہ مین اوسکا مستحق ہون +
۳ - منعم کے پاس جو نعمت ہی کسی غیر کو ملے - حکما فرماتی ہین کہ پہلی قسم کا حسد غضب
سے ہے اور دوسری قسم کا شہوت سے اور تیسری قسم کا جہل سے ہوتا ہے
لیکن کسی نوع کا ہو ظلم ہے کیونکہ خواہمخواہ دوسرے کا بدخواہ ہوتا ہے اور
انعام الہی کا بند ہونا اوسکے بندون سے چاہتا ہے یہہ محال ہے اور اوسکا علاج بہی محال
ہے سزا دینا بھی اوسکو ضرور نہین کیونکہ اوسکا حسد ہے اسکی سزا کیواسطے کافی ہی -
تعصب کے معنی پاسداری اور حمایت کی ہین کہ اپنی مذہب کی ترقی کے لئے دوسری
کو ستاوے اور خدا کو رب العلمین نہ سمجہہ کے پروردگار ایک قوم کا سمجھے ایسے شخص
کو ملہ کے سائل پڑہانا لازم ہے +
ضمن دوسری - صفائی شہوت سی عفت پیدا ہوتی ہے اسکی معنی ہین
بدکاری اور بدافعالی سے بحالت ہونی طاقت اوس فعل کی پرہیز کرے اسکے
تحت مین بارہ صفت مین ہر ایک کو اچہی سے ادا کرے تب صاحب عفت کا
ہووے +
۱ - حیا - بدافعالی سے پرہیز کرے اور بدنامی سے ڈری اور جس کام سے کسی کو
رنج پہونچے نکرے +
۲ - رفق - ہر کسی سے موافق عقل کے نرمی اور احسان کرنا ہے
۳ - حسن ہدی نفس کو طرف حاصل کرنے عادت نیکی کے متوجہ کرنا -
۴ - مسالمت - نفس متحمل ہو احوال مختلف مین اور صلح کرے ایسے وقت مین
جب صورت نفاق کی ظاہر ہو -
۵ - دعت - نفس کو وقت غلبہ شہوت کی بری کام سے روکنا

سمجھے اور خلایق کی حاجت روائی اپنی حاجت سے بہتر جانے ✤

۷ - دفعہ صحت نفسانی کی حفاظت مین

۱ - جب علم اور عمل سے تہذیب اخلاق کی ہووے اچھے مردم سے ملاقات رکھے اور بدون کی صحبت سے پرہیز کرے کیونکہ پاس بیٹھنے والون کی خو بہت جلد اثر کرتی ہے

۲ - بد کلمات کے سننے اور دیکھنے سے پرہیز کرے کیونکہ جیسے ملاقات بدون اور جاہلون کی بیہودہ ویسے اونکی بنائی بات اور لکھی کتاب بھی ناقص اور جھوٹھی ہے جو سامان شہوت اور غضب جیسے شراب اور ناچ سے کنارہ کرے کہ ان کے استعمال سے ہوا اور حرص کی طرف طبیعت متوجہ ہوتی ہے ✤

۳ - اونچے سے نیچے کو اوترنا آسان ہے لیکن نیچے سے اونچے کو چڑہنا سخت دشوار اور کٹھن ہے ✤

۴ - دوستون سے آمیزش باندازہ واجب ہے اگر اندازے سے طرف افراط کی ہو اوسکا نام جہوٹ اور تمسخر اور بے غیرتی ہے ✤
اگر تفریط کی طرف ہو اوسکا نام بے مزگی اور پشیمانی ہے -
پس کمی اور زیادتی دونوں نامناسب ہین - مرتبہ وسط مین کشادہ پیشانی اور خوش روئی سے ملتا رہے اسکا نام طبع ظریف ہے ✤

۵ - ہسنا نہایت نالایق حرکت ہے - آدمی کو چاہیے کہ قوا نظری اور عملی کو بہتر کامون مین لگا دے کیونکہ مشق کرنے سے مضبوطی ہوتی ہے اور غفلت سے سستی پیدا ہوتی ہے یہانتک کہ تمام طاقت جاتی رہتی ہے ✤

۶ - ہر چند اپنے وقت مین کوئی صاحب کمال اور لاثانی ہو مگر لازم نہین کہ غرور اور انہکار سے اپنے تئین سیکہنے اچھے علم اور ادب سے یا بڑہائی یا بیمار رہنے یا اور ایسے عذر سے باز رکھے - کسی نے حکیم سے پوچھا کہ بدیا کا سیکہنا کس وقت تک لازم ہے جواب دیا جبتک مور کہائی باقی رہے غور کرنا چاہیے کہ آدمی واسطے پیدا کرنے نعمت ناپایدار کے مثل نفع بیوپار اور نوکری بیش قرار او عورت خوبصورت یا نہت عورتون کے کہ یہہ سب تہوڑے عرصہ مین بیکار ہو جاتی ہین کب تک یعنی کس عمر تک کیسے دکھہ اور کیسی محنت کرتا ہے اور کیسی تکلیف سفر کی اوٹھاتا ہے

حیف ہی کہ نعمت باقی کی تلاش مین کوتاہی کرہی۔ نعمت فنا ہونی والی بعد مرنے کے وارثون پر قسمت ہوجاتی ہی اونمین سے بعضے بدخواہ بھی ہوتے ہین اور نعمت باقی دونون جہان مین رفیق رہتی ہے +

۷۔ جو ضروری چیزین جیسے ہر روز کا کہانا اور پینا اور کپڑا اور مکان کو محتاج نہو زیادہ طلبی سے باز رہی کہ دولت کی کچھہ انتہا مقرر نہین ہی اور ڈہونڈہنی والی کو بہت آفتین آگے آتین ہین۔ سامان دنیا سے غرض سر انجام احتیاج کی ہے جیسی طعام اور شراب سی غرض یہ ہی کہ بہوکھہ اور پیاس کی آفت سی بچے نہ یہ کہ زبان کو لذیذ کرے۔ کیونکہ اصلی لذت تندرستی روح کی ہے اور وہ میانہ روی سی ہاتہہ آتی ہے پس جب صحت حاصل ہو زیادہ لالچ بیجا ہے۔

۸۔ مالدار اور مفلس بہوکھہ اور پیاس کے وقت برابر ہین پس جتنا مال اور اسباب دولتمند کا زیادہ ہی اوسکو بیچ اور حقیر مفلسون کیطرف بہکاتا ہے +

۹۔ چاہیئے کہ شہوت اور غضب کو اپنی اوپر غالب ہونی ندی بلکہ اون کو تابع عقل مصلحت اندیش کے رکھے اور لذت کی چاہنے والون کی ریس نکری کیونکہ ایک لذت طلب گار دوسری لذت کی ہوتی ہی جیسے کہ کسیکو اتفاقاً چابک ملی وہ گہوڑی کا خواستگار ہوتا ہی اور ایسا سلسلہ ہوتا ہی کہ آخر اوسکا لکہنا مشکل ہے +

۱۰۔ پہلی نتیجہ سوچ لے پیچھی حرکت کری تا کہ حرکت لغو اور خلاف عقل کے نہو اگر اتفاق سی خطا ہوجاوی اپنی تئین ملامت کری تا کہ دوسرے مرتبہ ویسی بہول نہو +

۱۱۔ اگر غصہ بیجا کرنی کی عادت ہوجاوی ایک نادان نوکر رکھی تا کہ اوسکی قصور اوسکی نادانی پر گمان کر کے درگذر کرنیکی عادت پڑے +

۱۲۔ خصلت ناقص اگرچہ چہوٹے قصورون سی ہو لیکن اونکو بڑی قصورونسے سمجھے کیونکہ چہوٹے ہوتے ہوتے بڑے ہوجاتے ہین +

۱۳۔ ہر کوئی اپنی جسم سی الفت رکھتا ہی اور الفت کی خاصیت ہی کہ اندہا اور گونگا کر دیتی ہی اس باعث سی اپنا عیب اپنی تئین معلوم نہین ہوتا ہی پس چاہیئے کہ کسی دوست سے کہے کہ وہ عیب پر آگاہ کرے اور جو دوستون سی یہ مطلب نکلی دشمنون کی بیان سنا کری کہ دشمن ہمیشہ عیبون کے ظاہر کرنے کی عادت رکہتی ہین

پہر اونسے پرہیز کرے کہ عقلمند دشمن سے اپنی عیب پر آگاہ ہونا نفع جانتے ہین
اور بے ادبون کی حرکتون سے ادب سیکہتے ہین +

تیسرا حصہ - ترکیب منزلی کی بیانمین

۱- دفعہ - آدمی برعکس جانورکے بہت اسباب کا محتاج ہے کیونکہ حیوان دانہ اور پانی اور چہوٹے گہوسلے سے جب انڈے اور بچے ہون گذران کرسکتے ہین لیکن آدمی ہر وقت ہر کام مین دوسرون کی مدد کا محتاج ہوتا ہے - جیسے کہیتی کو بونے اور پانی سینچنے اور کاٹنے اور صاف کرنے والون کا اور اناج کو پیسنے اور پکانے اور پانی بہرنے والون کا اور گذران زندگی کو نقد اور جنس کا اور رکہوالی مکان اور اسباب کو چوکیدار اور دربان کا +
جب ہر مرد اور عورت واسطے اوقات بسری کے محتاج گہر اور کپڑا اور کہانا اور پانی اور یار اور مددگار وغیرہ کا ہو تب اون کے سرانجام کو آئین کی ضرورت ہے +

۲- دفعہ - تعمیر مکان کے بیان مین اسکی بنا مین وسط امرکا لحاظ رہنا ہے

۱- گہر ایسی جگہہ بنایا جاوے جہان بہت آدمیون سے ہر وقت مین مدد پہنچ سکے +

۲- سیلاب اور آتش زدگی وغیرہ کی آفتون سے امن مین ہووے +

۳- مضبوط ہووے تاکہ پانی اور ہوا بہونچال وغیرہ سے گمنہ پڑے +

۴- حشرات الارض مثل سانپ اور بچہو اور درندگان مثل شیر اور بہیڑیا اور بدمعاش مثل چور اور ڈکیت کی آفتون اور ہر موسم کی تکلیفون سے بچاؤ ہووے +

۵- بیٹہنے اور سونے اور کہانے اور رفع حاجات ضروری اپنے اور متعلقان اپنے اور رکہنے اسباب ذخیرہ اور باندہنے ہاتہی اور گہوڑے اور بیل وغیرہ کو کافی ہووے اور گنجایش کرے +

۶- خوب صورت اور کشادہ اور صاف اور فرحت کا زیادہ کرنیوالا اور ہر موسم مین آرام کے لائق ہو -

۷- سیدہا ہووے اور پورب اور پچہم اور دکہن اور اوتر کی سمت سے مطابق ہووے

۸- آدمی کہانی اور پینے کا دن رات مین دو یا تین وقت محتاج ہوتا ہی اور ہوا کا
ہر دم محتاج رہتا ہی پس ہوادار ہونا چاہئیے ✣
جس مکان مین ہوا کم آتی ہی وہان بیماری زیادہ ہوتی ہی اور ہوا ایک سمت کی
نہین ہوتی ہی بلکہ تہوڑی دیر بعد دوسری سمت کی ہو جاتی ہی اسیواسطے ضرور ہے
کہ مکان کی ہر چار طرف دروازہ ہووین - بلند اور چوڑے اور چہت بلند ہو
اور صحن چوڑا اور زینہ چوڑا ہو اور سیڑہی بہت اونچی نہووین ✣
۹- ایسی ترکیب سے مکان بناوے کہ پڑوسی سے تکرار اور جہگڑا نہو ✣
۱۰- ہمیشہ پاک اور صاف اور خوشنما ہی تاکہ روح کو لطافت پیدا ہو اور گل اور عود
سے معطر ہو اور نا امکان بے عیب ہو ✣

۳- دفعہ - معاش کے بندوبست مین

دولت واسطے انسان کے نگاہبان عدالت اور ناموس اصغر ہی کہ اسکی بغیر کوئی کام
درست نہین ہوتا ہی - ✣ دولت دو صورت سے ملتی ہی ✣
ایک تدبیر سے جیسے زراعت اور تجارت اور صنعت اور حرفت اور حکمت اور نوکری
اور محنت اور مزدوری سے ✣
دوسرے - تقدیر سے جیسے باپ اور ماں کا ترکہ اور دفینہ اور انعام اور تحفہ کا ملنا
اور انکا اتفاق سے ہوتا ہی ✣
ہر قسم کی تدبیر مین تین حرکت سے پرہیز کرنا چاہیے ✣
۱- ظلم - یعنی مکر اور فریب اور جبر اور چوری نکرے ✣
۲- بے غیرتی یعنی مسخرہ پن اور گداگری اور خوشامد نکرے ✣
۳- حقارت جیسے قلتبانی یعنی بہڑاوپن ور قاصی یعنی ناچنا اور ایسی پیشے نکرے ✣

حرمت کی تین قسم ہین

۱- شریف ۲- متوسط ۳- خبیث ✣
شریف وہ پیشے ہین جنکا تعلق قوت نفسانی سے ہی اسکے پہر تین جزو ہین ✣
۱- جو جوہر عقل سے متعلق ہون جیسے وزارت اور مصاحبت اور صنعت کل وغیرہ -
۲- جو علم و ادب سے وابستہ ہون جیسے طبابت اور منجمی اور معلمی اور محاسبی وغیرہ

۶ - صبر یعنی ہوا اور ہوس اور حرص اور حسد اور تعصب سی نفاق کرنا + جبکہ وے بدکاری کو فہمائیش کرین اور اسکے معنی میں حکماکی رای مین اختلاف ہی ایک کی رائے ہی کہ مقصود سے صبر کرے دوسرے کی رای ہے کہ جب مکروہات آگے آوین تب صبر کرے + مولف بکر دہات پر صبر کرنا درست ہے -

۷ - قناعت طعام اور شراب اور لباس اور اسباب بے نیاز زیادہ ضرورت سے نہ چاہنا اور جو میسر ہو اوسمین خوشی سے گذران کرنا کیونکہ ایسا نکری قارون کے گنج سے بہی قناعت نہوگی +

۸ - وقار - جلدی اور تعجیل کار سے بچنا اور خاطر جمعی سے کام کرنا +

۹ - ورع - پرہیزگاری سے نیک کام کرنا +

۱۰ - انتظام ترتیب امورات اور مہمات کی بموجب آئین اور رسم حکماو کی کرنا +

۱۱ - حریت - اچہے پیشہ سے مال کا جمع کرنا اور بیگانہ مال پیہ مکر فریب ظلم سے دل کو نہ چلانا +

۱۲ - سخاوت - بخشنا مال کا آسانی سے اور جو دے چکی اوسپر افسوس نکری اسکے تحت مین آٹھ شرطین مین

اکرم - یعنی بغیر کسی غرض کہلی اور ڈہکی کے جدائی مال کی نفس پر گوارا کرنا +

۲ - ایثار - اپنی احتیاج پر سائل کی غرض کو مقدم سمجھنا

۳ - عفو - بدی اور عوض اور مکافات سے درگذرنا +

۴ - مروت - زیادہ خواہش سائل سے دینی کی طرف نفس کا مائل ہونا +

۵ - نبیل - ہمیشہ نفس کا نیکوکاری سے خوش ہونا +

۶ - مواسات - ہر وقت امداد یاران اور معاونت محتاجان در دستگیری درماندگان پر خیال رکہنا +

۷ - سماحت - اپنی ضروری چیز بہی بخش دینا اور احسان نہ جتانا +

۸ - مسامحت - نہایت ضروری چیز کی جدائی کو گوارا کرنا +

افراط عفت کا نام شرہ ہے یعنی بدکاری اگرچہ اور رفق کو بہی حد سے زیادہ کرے وہ بہی داخل بدکاری کے ہے +

تفریط عفت کا نام سکون ہے یعنی قدر واجبی سے کم کرنا جیسے کہ مستحق کو نہ دے
یا ضروری کام مین خرچ نکرے بخیل کہلاوے +
روائیت عفت کا ہے بہیک مانگنا اور مکاری سے اپنی میلین معزز نبانا +

۴ - دفعہ - غضب کی تعریف

یہہ قوت واسطے دفعہ کرنے ضرر کے بنی ہے اگر سانپ کی غضب سے خوف ہوتا
اوس غریب جانور کو کہ جسکی ہاتہہ اور پاؤن نہین ہین کہلاری لڑکون سے جانکا
بچانا مشکل ہوتا +

افراط غضب - متوجہ انتقام کے رہنا یعنے بدلہ لینے کو کینہ رکہنا +

تفریط غضب - یعنی بے غیرتی قبول کرنا -

روائیت غضب - بے محل اور بے موقع غصہ کرنا جیسے دیوار اور نفس اور بکری وغیرہ پر
غصہ کرنا +

ضمن - ا - خرابی غضب سے جو منفعت کہ اس قوت غاضبہ سے ہے جاتی رہتی ہے
اور بر منہ اوسکے نقصان زیادہ ہوتا ہے کیونکہ صاحب غضب کو بحالت جوش
غضب کی نصیحت اور چشم نمائی سے زیادہ غضب ہوتا ہے اور غضب کی آگ کی
بخار دماغ مین اسطرح بہر جاتے ہین کہ بینائی چشم دل کی جاتی رہتی ہے

علاج دفعہ غضب کو حکما تجویز کرتے ہین کہ اوسوقت شربت یا ٹہنڈا پانی نوش
کرے - اگر بیٹہا ہو کہڑا ہووے اور کہڑا ہو بیٹہہ جاوے غرض کہ اوس حالت کو اور
دل کو دوسری طرف لگادے

جس کا مزاج صفرادی ہوتا ہے اوسکو کرودہ زیادہ ہوتا ہے اور جلد بگڑ جاتا ہے
اور تنگ مزاجی سے بہی یہہ روگ پیدا ہوتا ہے پس چاہئے کہ کرودہی سو بہاؤ نہ کرے
غضب سبکو برابر نہین ہوتا ہے بعض کو جلد ہوتا ہے اور جلد جاتا ہے بعض کو دیر سے
ہوتا ہے اور جلد جاتا ہے اور بعض کو جلد ہوتا ہے اور دیر سے جاتا ہے بعض کو دیر مین
ہوتا ہے اور دیر سے جاتا ہے سب سے بڑا سبب پیدا ہونے کرودہ کا محروم رہنے دعا
اور مقصود سے ہوتا ہے - سو رکہہ کو کرودہ زیادہ ہوتا ہے اور کرودہ سے اپنا
نقصان ہوتا ہے دوسرے کو کم نقصان دیتا ہے - مثلاً کوئی کسی کو غصہ کی حالت مین

گالی دیتا ہے تب گالی دینے والی کو حرارت پیدا ہوتی ہے اور عام ہستی ہین ادر جبکو گالی دیتا ہے اوسکو کچہہ ضرر نہین پونہچتا ہے اگر اوسکے دماغ مین بہی گرد وہ کا دہوان بہر جاوے لڑائے اور آفتونکا سبب ہو +

حکما دس سبب اور سات لواحق غضب کے لکہتے ہین

۱- عجب - یعنی اپنے حق مین اوس مرتبہ کا گمان کرنا جو نہین رکہتا ہے -

۲- افتخار - اپنی مال یا صورت یا مرتبہ یا حشمت پر ناز کرنا +

۳- مرار - یعنے جہگڑا کرنا اور ستیزہ کرنا

۴- مزاح - ظرافت یعنے پہبتی کہنا اور تمسخر یعنے ہسنا اور مونہہ چڑانا +

۵- تکبر - اپنے زور اور کمال پر غرہ کرنا

۶- غدر - خیانت اور بی وفائی اور بد عہدی اور ناانصافی اور دغا بازی کرنا +

۷- ضیم - ستم کرنا اور جبر کرنا اور ناحق ستانا +

۸- سنا قشت - اپنی طرف کہینچنا اور مانگنا کسی چیز کا جو دوسرکو دینا ناگوار ہو +

۹- لجاج - مبالغہ کرنا اور بار بار کہنا +

۱۰- استہزا - خوشامد کرنا اور تعریف ناجائز اور جہوٹی کرنا اور بنانا

۱۱- ندامت - اور ملامت اور نزیت ہے +

۱۲- دوستون سے وہ حرکت کرنا جو دشمنون کی رسم ہے +

۱۳- رذیلون کا استہزا یعنے کمینے اور نالایق کا ٹہٹہہ کرنا +

۱۴- دشمنون کی شماتت یعنی طعنہ مارنا +

۱۵- تغیر مزاج - یعنی اعتدال سے طبیعت کا منحرف ہونا یا بیمار ہونا +

۱۶- تالم - رنج اور غم اور فکر دل مین پیدا ہونا +

۱۷- خوف مکافات - یعنی اپنی بد حرکت کی بدلی کا ڈر ہونا +

افراط غضب ناجائز سے سبب برہمی امنیت اور رونکا ہوتا ہے کہ اوردن کو اپنا فرمانبردار کرنا چاہتا ہے +

تفریط غضب سی تحمل ستم اور ذلت کا ہوتا ہے اور اپنی دعوے سے باز رہتا ہی اور اپنے حق کو تلف کرتا ہے ایسی مریض کو چاہیئے کہ دریا کا سفر کرے اور میدان جنگ مین

جاوے تاکہ دلیر ہو +

رذالت غضب نالائق سے دہشت اور خوف پیدا ہوتا ہے +

خوف کی دو صورتین ہین +

۱- اپنی افعال ناشائستہ کی بدلے کا جو غیر سے نالائق حرکت کرے - اسکا علاج یہ ہے کہ پہلی حرکتون سے توبہ کرے اور معافی چاہے اور عذر پیش کرے اور آئندہ اوس حرکت سی باز رہے دوسرے کے بد ارادہ سے یا بد عادت ہی خیال اپنی برائی کا کرے + کیا عجب ہی کہ اوسکے ارادہ مین وہ نہو جو اوسکے گمان مین ہی یا عادت اوسکی عام سے بڑھ کر نہو جو اسکی گمان مین ہے یا وہ اوس حرکت کی کرنے سے اسیر عاجز ہو یا وہ اس سے حرکت نالائق کرے گر اثر نکرے - اگر یہ ضرور ہونی والی ہو اور علاج اوسکا کچھہ نہین ہے صبر کرے کہ بے صبری سے بھی کچھہ نتیجہ نہین نکلتا ہے +

علاوہ اس کے خوف مرنی کا ہے اور سب طرح کے خوف اسکی والبستہ ہین کہ جو دردمند ہونے اور گھایل ہونے اور مفلس ہونے سے ہوتا ہے خیال مرجانیکا ہوتا ہی یہہ نہایت غلط فہمی ہے کیونکہ موت سی کوئی نہین بچا اور سبکو موت آتی ہے اور وقت پر آوے گی پس اس سے ڈرنا بہول ہے

نفس ناطقہ جوہر بسیط ہی پس محیط تمام عالم مین ہے اور اوسکو زوال نہین ہوتا ہے فقط اس بدن کو ضعیف اور ناتوان اور نالائق سمجھہ کے ترک کرتا ہے اور جسم عناصر سے بنا ہے ہر ایک کا جزو اپنی کل سے مل جاتا ہے +

اگر خوف روز حساب کا ہے بے حساب فعل نکرے کہ اسیواسطی علم اخلاق وضع ہوا ہے اور تمام نیکی اس مختصر عبارت مین درج ہین - جس کام سے کسی مخلوق کو رنج ہو وہ گناہ نہین ہے +

جس فعل سے بغیر تکلیف کسی کے دوسرے کو راحت پہونچے وہ ثواب ہے - ہر کسی کو چاہیے اسپر عمل کرے اور کسی سے نہ ڈرے +

اکثر مرد و عورت ہندکی بہوت اور چڑیل اور جن اور پری سے ڈرتی ہین سبب یہ ہے کہ اونکی حقیقت سی ناواقف ہین اور جو بزرگون سے لڑکپن مین سنتے رہی اوس خیال سے ڈرتے ہین یورپ یعنی فرنگستان کے مردوم کی مان اور باپ ان

جہوٹے تو بہت سے حیوان کو اشنا نہین کرتے ہین پس وے بے تکلف جنگل مین پہرتی اور
چلتے اور کہاتے اور پیتے ہین اور کچھہ تکلیف بہی نہین پاتے ہین +
خلاصہ یہہ کہ وہم بہی خلاق ہے پس یہہ خلقت وہم سے مخلوق ہے جبن خلط اور بادی
سے خدا نے خلقت کو بنایا یعنی خاک اور پانی اور آگ اور ہوا اور بخار اور دہان
او نسے یہہ نہین بنے +
ضمن ۲ غضب کی صفائی سے شجاعت پیدا ہوتی ہے اور شجاعت مراد ہے کہ
شہوت اور غضب کو جو قوے بہائمی ہین اونکو تابع تمیز کے جو قوت انسانی ہے
کرے تاکہ ظلم نہ کرے اور مرتبہ اعلی کو پونچے +
اسکے تحت مین گیارہ صفتین ہین جب سبکو کامل کرے تب شجاع بنے +
۱- کبر- نفس بدا ہونا معقول شے کی طرف متوجہ ہو اور مشکل اور آسان سے
پروا نکرے اور تونگری سے خوش اور غریبی سے ناخوش ہووی اگر کوئی عمدہ چیز
ہاتہہ سے جاوے افسوس نکرے اور جو تمام جہان کی نعمت سے کامیاب ہووی
وہ اوسپر فخر نکرے +
۲- نجدت- ایسا ثابت قدم ہو کہ کیسی ہی سخت بلا آگے آوی دل پر ڈر اور جہجک
غلبہ نکرے اور نہ قدم پیچہے دہرے اور اوس وقت مین کوئی ایسی حرکت نکرے جو
عقل کے خلاف ہو +
۳- علو ہمت اچہی اور عمدہ چیز کے حاصل کرنے اور کمال پیدا کرنے پر متوجہ ہو اور
نعمت ناپائدار اور ناقص پر مائل نہو اور اچہی نعمت کی طلب مین موت سے بہی نڈری
اور لاہہ اور ہان کا سوچ نہ رکہے +
۴- ثبات- دشمن کی عظمت اور قوت سے نہ گہبراوی تاکہ ثبات حواس مین خلل آوی +
۵- حلم- بردبار ہو اور وقت ناموافق مین غصہ کی دہون سے دماغ کو نہ بہری +
۶- سکون- سستی اور کاہلی سے آج کا کام کل پر نہ رکہے اور سب نعمتون سے
حرمت کو بہتر جانے +
۷- شہامت- شوق بزرگ کامون اور ذکر اچہی باتون کا رکہے +
۸- تحمل- ہاتہہ اور پانو اور نفس سے حرکت لغو نکرے بلکہ نیک خصلت سیکہی

٩ - تواضع ضعیفون درعاجزون پر بڑائی نہ چاہے اور اونپر سختی بھی نکرے +

١٠ - حمیت - نفس کو غیرت ہو تاکہ حرمت کی حفاظت کرے +

١١ - رقت ہم جنس کی پریشانی اور تباہی اور غمگینی دیکھہ کے نرم دل ہووے

افراط شجاعت کا نام تہور ہے یعنی ایسی جگہون مین کھڑا ہووے جہان عقل سے منع ہے +

تفریط شجاعت کا نام جبن ہے کہ باوجود ہونے عقل اور حواس اور قوت دوسرے کے زیر حکم رہے اور عقل اور حکمت نہ سیکھے +

ردائت شجاعت کی فانی دولت کے واسطے مردانگی کرنا +

٥ - دفعہ - عدالت کی تعریف

عدل کے معنے برابر کرنا جب حکمت اور شجاعت اور عفت کانٹے کی تول سے برابر ہووین اعتدال پیدا ہووے اور جب انمین سے کوئی صفت افراط یا تفریط سے ہووے جہل اور غضب اور شہوت سے نامزد ہووے تب ظلم بن جاوے جسکے معنے مین ستم اور رکہنا کسی چیز کا غیر محل مین اور تاریکی اور ضد عدل +

عدل کو ایک نقطہ مثل جزء لایتجزا کی فرض کر یعنی ایسا چھوٹا نقطہ کہ جسکی دو حصہ ہو سکین نہ نقطہ لائق اشارہ حسی کی ہے ظلم کو مثل محیط یعنے دایرہ کی خط کی کہ بے شمار نقطون سے خط بنتا ہے - تصور کر جب نقطہ سے کسیطرف کو خط کھیچے دایرہ سے مل جاوے بلکہ اوس سے آگی کو نکل جاوے

غرض یہہ ہے کہ عدل کا مرتبہ نہایت باریک در مشکل ہے اور ظلم کرنا آسان ہے

افراط عدل کا نام ظلم ہے جو دوسرے پر کیا جاوے +

تفریط عدل کا نام انظلام ہے یعنی غیر کا ظلم اپنی اوپر گوارا کیا جاوے لیکن حقیقت یہہ ہے کہ جب اعتدال سے گذر جاوے کسیطرف ہو ظلم کہلاوے کیونکہ ظلم وہ ہی جو کسی کی روح یا بدن پر سختی اور ستم ہو جب نفس ناطقہ جہان کا ایک ہے متصور ہوا دغاوٹ سب پر ایک جیو کی پنج تت یا اربعہ عناصر سے ہوئی پس ظلم اپنے اوپر اور دوسرے اوپر برابر ہے +

—

ضمن ۱ - عدالت کی تعریف اسکی تحت مین بارہ صفتین ہین

۱ - صداقت سچی دوستی کہ دوگی بیچ مین سے جاتی رہے جیسا اپنے بدن کو چاہے ویسا ہی دوسرے کو اور قول اور فعل اور خیال سب مین راستی ہو +

۲ - وفا - جسکا جو حق ہو ادا کرے اور مدد دینے سے بال کے برابر موہنہ نہ موڑے

۳ - الفت - اتفاق رای کا مدد مین دوسرون کے ہو +

۴ - شفقت - جب کسی کو رنجیدہ یعنی دوکہہ مین دیکہو افسوس کرے اور اوسکے دفع کرنے کو ہمت اور کوشش کرے

۵ صلہ رحم - جس نعمت سے منعم ہو ہم جنس کو اوسمین شریک کرے +

۶ - مکافات - جتنا فایدہ دوسرے سے پاوے زیادہ اوس سے بدلی مین دیوے مگر بدی کا بدلہ کم کرے بلکہ بالکل چہوڑ دے اور معنی مکافات کی مین بدلہ برابر کرنا +

۷ حسن شرکت - آپسمین معاملات اسطرح سے کری کہ شریک کا دل ناراض نہو +

۸ - حسن قضا - جو حق جسکا ہو بغیر جتانی احسان اور بغیر شامل کرنے کوئی اپنی غرض کے ادا کرے +

۹ - تودد - ہر ایک کی لیاقت کی موافق اوس سے بات کری اور کام کیوی اور اوسکی خاطر اور تواضع کرے تا کہ ہر کسی کا دل الفت کرے +

۱۰ - تسلیم - مقدر پر راضی رہے اور جو زمانہ ناموافق بہی ہو تو بہی بدافعالی پر متوجہ نہو

۱۱ - توکل - جہان عقل کی رسائی نہو وہان دوڑ نکرے +

۱۲ - عبادت - دل کو صاف کرنا اور خلایق سے سلوک کرنا اور جسطرح لوہا چمک پتہر کی طرف رہتا ہے اپنی دل کو خدا کی طرف رکہنا +

ضمن ۲ - ظلم کی بیان مین اسکی دس قسمین ہین

۱ - جو کہ خلاف حکمت اور عفت اور شجاعت اور عدالت کی ہے وہ ظلم ہے

۲ - جو بادشاہ ملک اور اوسکی آئین سے منحرف ہووی وہ ظالم ہووی +

۳ - جو زر کے طمع سے چوری اور خیانت اور زبردستی اوٹہگی اور رشوت ستانی اور مثل انکی حرکت کرے وہ ظالم ہے +

۴ - جو متوفی کی مال کو اوسکی مستحقون اور قرض خواہون کو ندی وہ ظالم ہے

۵- جو سالات مین بدعہدی اور بد معاملگی اور جعل سازی کری وہ ظالم ہے +

۶- جو سیاست شہرون اور سزا گنہگارون مین فروگذاشت کری وہ ظالم ہے +

۷- جو تقسیم اموال مین اپنے حق سے زیادہ چاہے وہ ظالم ہے

۸- جو کسی کو قتل یا زخمی کرے یا عزت مین بٹہ لگا دی اور امنیت مین خلل ڈالی اور عہد کو توڑے اور زبر دستی کرے اور دہمکی دے اور ناموس مین رخنہ ڈالی اور خلاف فطرت حرکت کرے الغرض جو حرکت کسیکو تکلیف یا کراہیت ہو وہ سب داخل ظلم ہے +

۹- دولت دنیا مین پہنس کے خدا کو بہول جانا اور باقی اور جاودانی کو چہوڑ فانی لذات مین محو ہو جاوے وہ سب سی سخت ظالم ہے +

۱۰ جو حرکت جاہل اور شہوت پرست اور صاحب غضب سی ہو وہ ظلم ہے +

۶- دفعہ- فضائل اور رذائل کی پہچان مین

۱- عفت کی ثابت کرنے کو جو دولت دنیا چہوڑ کی یا تا اسکی قدر سی ناواقف ہو کی آبادی سے دور جنگل مین رہتی ہین اور عوام کو مکر کے جال مین پہنسانی کو پارسائی کی صورت بناتی ہین وی صاحب عفت نہین ہین بلکہ مغلوب شہوت کی ہین کیونکہ عفت کی کمال کو ترک کرنا شہوت کا چاہیے نہ ترک کرنا آبادی کا اور قلب کو صاف کرنا چاہئے نہ ظاہر کو درست کرنا

۲- جو لوگ میدان مین احمقون کیطرح جان کہو دین یا کم زورون پر زور آزمائی کرین یا مال اور نام کے لالچ سے اپنے تئین سختی مین ڈالین یا اپنے تئین دور کہینچین وے شجاع نہین ہین بلکہ مغلوب غضب کی ہین کیونکہ شجاعت کو استغنا یعنی بی پروائی چاہیے

۳- عادل وے نہین ہین جو دکہلانی اور سنانی کو چار مسئلی کسی کتاب سی جن کے بات بنا دین- مگر وہی ہین جو سب قولون کو برابر رکہین + حلیم وہ نہین جو حکمت نظری اور عملی پر قدرت پاوے البتہ دانا اور بینا ہوگا مگر وہ ہے جو حکمت کو پہیلاوے اور خلق خدا کو بغیر جبر راہ نیک پر لگاوے

۴ سخی وہ نہین ہے جو امید کسی آئیندہ کی یا شہرت نام کی یا شرم دنیا یا رسم ملک کے پابند ہو کی نادانی سے مال کو خراب کرے مگر وہ ہے جو دولت دنیا کو ناچیز

۳ - جو قوت اور مردانگی سے متعلق ہون جیسے سپہ سالاری اور تجارت وغیرہ

متوسط ہر قسم کا پیشہ مثل کھیتی اور بیوپار اور دستکاری اور ہر قسم کی نوکری اور مزدوری جو کہ بہلمنسی اور سچائی سے کری +

خبیث پیشون کے بھی تین جزو ہین +

۱ - وہ پیشی جو عوام کے مفاد سے خالی ہین جیسے جادوگری اور کیمیاگری اور شعبدہ بازی +

۲ - جو فضیلت نفسانی کے خلاف ہون جیسے قلتبانی اور مطربی اور بھیک مانگنا اور قصابی +

۳ - جس سے نفرت ہو جیسے نائی اور دہوبی اور مہتر +

ہر ایک پیشہ ور کو چاہیے کہ اپنے فن مین کمال حاصل کرے کیونکہ کمال سے شہرت اور شہرت سے فراخی معاش کی ہوتی ہے اور عزت اور آرام دنیا کو فراخی معاش کی جزو اعظم ہے -

جو لوگ چوری اور دغابازی اور جعلسازی اور حلف دروغی اور رشوتخواری اور جبر اور زیادتی اور صدقہ خوری اور دمبازی سے دولت پیدا کرتے ہین وہ ان سب سے بدتر ہین کیونکہ بہنگی اور نائی اور دہوبی اور قصائی اور بٹروے ہوری درکار ہین کہ اگر سب کوئی ان پیشون سے نفرت کرے خلق کو مشکل ہو وے اور یہہ لوگ فقط دکھہ دائی ہین +

۴ - دفعہ - خرچ کی انتظام مین

ہر آدمی کو چاہیے کہ فضول خرچ ہو اور بخیل ہو سلامت روی اختیار کرے اور بیلدار سے خرچ کم کرے اور شیخی جتانے کو دولت خراب نکرے کچھہ نقد رکھے اور کچھہ جنس اور کچھہ ملک تاکہ ایک طرح کا مال کسی باعث سے جاتا رہے دوسرے قسم کا بچ رہے -

جو خرچ کرے تین قسم کے بخلاف ہو +

۱ - خدا کی راہ پر خرچ کرے مثل زکوۃ +

۲ - سخاوت مین جیسے تواضع اور مہمانداری +

۳ - ضرورت مین یعنے مراد کسی طرح کی آسودگی یا امید نفع یا بچاؤ کسی آفت سے

پالنے متعلقون اور پڑھانے اولاد کے ✤ جو خدا کی راہ مین خرچ کرے اوسمین چار
طرح کا خیال رکھے ✤

۱- خوش ہو کے دے اور بعد دینے کے افسوس نکرے ✤
۲- کچھ بدلہ پانے کی غرض ظاہر یا پوشیدہ بطور دعا کے نہ رکھے ✤
۳- مشغول اور مستحق یعنے جو حقدار ہو اور سوال نکرتا ہو اوسکو دینا مقدم سمجھے -
۴- چھپا کے دے تا کہ کوئی نجانے اور وہ شرمندہ نہو ✤

سخاوت مین پانچ بات پر دہیان رکھے ✤

۱- جلدی کرے کہ مانگنے والا انتظار مین نرہے ✤
۲- چھپا کے دے کہ لینے والا نہ سکچاوے ✤
۳- جو دیوے اوسکو بہت نجانے کہ مروت اور ہمت سے بعید ہے ✤
۴- یہہ نکہے کہ پھر مت آنا ✤
۵- ایسے کو ندیوے جو جمع کرے - یا بدفعلی مین خرچ کرے یا فساد پیدا کرے

ضرورت مین دو بات کا خیال رکھے ✤

۱- اندازہ اور لیاقت اور اعتدال کا یعنی اپنے مقدور اور حیثیت کو سوچے ✤
۲- جب مال یا جان یا حرمت مین خلل ہوتا ہو تب اندازہ سے زیادہ بھی خرچ کرے
تکلفات شادی اور غمی اور رسمیات تیج اور تہوار اور توقع موہوم پر جیسے اگلے
جنم مین ملیگا - جو دولت کو خرچ کرتے ہین اور بدافعالی سے پیدا کرکے یا قرض
لیکر کھوتے ہین - سخت نادان ہین ✤

۵- دفعہ - نکاح اور شہوت رانی کے بندوبست مین

نکاح کرنے سے دو غرض رکھنی چاہئین ✤

۱- اولاد کا پیدا ہونا کہ نسل باقی اور جاری رہے ✤
۲- شہوت رانی ہو تاکہ بدفعلی سے بچا رہے ✤

عورت مین آٹھ صفت ضرور چاہئین

۱- عقل اور علم - ۲- دیانت - ۳- پارسائی - ۴- شرم - ۵- رحمدلی - ۶- خلق
اور ادب - ۷- رضاجوئی - ۸- بانجھ نہو ✤

عورت تین امر کا لحاظ رکھے

۱- ہیبت خسم کی ہمیشہ دل مین رہوی +

۲- کرامت یعنے وہ سلوک کرے کہ خسم روز بروز الفت زیادہ کرے +

۳- ستر یعنے غیر آدمی کے پاس بغیر ضرورت نہ بیٹھے +

پانچ قسم کی عورت نہ کرے

۱- وہ جو پہلے شوہر سے اولاد رکھتی ہو کہ اسکی دولت اونکی پرورش مین خرچ کرے

۲- وہ جو مالدار ہو کہ اپنی دولت کے غرور سے خسم کو حقیر جانے +

۳- وہ جو پہلے خسم کے غم مین رہے +

۴- وہ جو چھنال ہو یا کسب کرتی ہو - غرض کہ پارسا نہو -

۵- وہ جو بداصل ہو گو کہ صورت کی اچھی ہو +

مرد کو چاہیے جب تک عورت سے سخت قصور سرزد نہو دوسری عورت نکرے کیونکہ جسطرح ایک دل دو بدن کی رکھوالی کرنے نہین سکتا ہے ایک مرد دو عورت کو راضی رکھنے سے عاجز ہوتا ہے - مرد اور عورت شہوت اور غضب اور تمیز برابر رکھتی ہین اگر مرد مین تھوڑی تمیز زیادہ ہے عورت مین شہوت زیادہ ہے پس برابر ہین - اور جیسا لحاظ و خیال مرد عورت کی بہم پہونچانے مین کرے عورت مرد کے بہم پہونچانے مین کرے کہ عورت و مرد برابر ہین یہ انصاف نہین ہے کہ مرد غالب اور عورت مغلوب رہے +

جسطرح رشک اور حسد اور تعصب مرد کو بہ نسبت عورت کے باوجود ہونے کمال علم اور عقل کے ہوتا ہے - عورت کو بسبب نقصان عقل کے دونا ہوتا ہے - حیف ہے کہ باوجود موجود ہوتے ایک عورت کے دوسری عورت کرے یا تماشبینی اور عورت کی آزردگی پر خیال نرکھے اور عورت سے توقع پارسائی کی رکھے یا اوسکو قصوروار سمجھے - عورت کے واسطے کوئی شغل مقرر کرے تاکہ بیکاری سے غمگین نرہے اور بدکاری کی طرف دل نہ دہرے +

بہت محبت جورو سے ظاہر نکرے تاکہ فرمانبرداری سے انحراف کرے - بڑے کامون مین جورو سے صلاح اور مشورت نکرے کیونکہ انکی عقل اتنی رسا نہین ہوتی ہے

عشق کے قصہ اور کہانی کے پڑہنے اور سننے سے انکو منع کرے کہ اونکی پڑہنے اور سننے سے
ہند کے مرد بھی گمراہ ہو گئے ہین +

۲ - جیسا مرد واسطے عورت کے خیال رکھے ویسا ہی عورت بھی مرد کیواسطے خیال کرے
کہ خلقت مین دونو برابر ہین یہہ انصاف سے بعید ہے کہ مرد ہر طرح مختار اور عورت
ہر طرح مجبور رہے جب دوسی ایک سے اور متوفی کی موت کسی حرکت ناجائز طرف
ثانی سے نہو ہر ایک واسطے عقد ثانی کے مختار ہو اور انصاف یہہ ہے کہ مرد
عورت کو عورت مرد کو بعد پہونچنے سن تمیز کے اپنی پسند سے اور شرائط دلخواہ
قرار دیکے عقد کرین بزرگ طرفین کے اگر اونکی سمجہہ مین قصور ہو ہدایت کرین
مگر باختیار خود کسیکا عقد نکرین +

۲ - دفعہ - اولاد کی پرورش اور تربیت مین اسکی دو ضمن ہین

ایک پرورش - دوسری تربیت

ضمن اوّل - پرورش کے بیان مین

جب بچہ ماں کے پیٹ مین ہو اوسکی ماں کو اچھا کھانا اور کپڑا دے اور بلول ہونے دی
اور بے حیائی کی حرکتوں سے باز رکھے +

۲ - نیک چلن لطیف مزاج دائی پرورش کو مقرر کرے کیونکہ دایہ کی خلق اطفال مین
زیادہ اثر کرتے ہین +

۳ - اولاد کا نام بہتر رکھے جیسے لبو - کرمان اور محبوب عالم اور ناقص نام نرکھے
جیسے ٹوڈرمل یعنے اونٹ کا بچہ اور شیخ جھجو اور میر جمعہ کیونکہ بزرگون کی لیاقت
اولاد کے نام سے ظاہر ہوتی ہے اور ناقص نام سے لڑکے کو تمام عمر خجالت رہتی
ہے اور اوسکی اولاد کو اپنے باپ کا نام بتاتے شرم آتی ہے +

۴ - ننگا نہ رکھے اور میلے کچیلے کپڑے نہ پہناوے اور رسوئی محلنے کی عادت ہونے
نہ دے اور ہر وقت کھانے اور پینے کو نہ دے وقت مقرری پر کہلاوے +

۵ - زیور اور گوٹہ اور کناری کے کپڑے نہ پہناوے کہ ہر ایک جگہہ مین بہت
لڑکے اور لڑکی اسکے سبب سے لالچیون کے ہاتہہ سے مارے جاتی ہین او زیور کے
پہننے سے ہاتہہ اور پاؤن میلے رہتے ہین اور نفع کچہہ نہین ہوتا ہے +

۶- ننگی پاؤن پھرنے نہ دی کیونکہ ننگی رہنے سی پاؤن سخت ہو جاتی ہین -

۷- بہوت اور چڑیل اور جن اور پری اور دیو وغیرہ سی نہ ڈرا دی کیونکہ تمام عمر وہ ڈر دل سے دور نہین ہوتا ہی - اور اس سے اوسکی اولاد کو بطور ارث ملتا ہے

ضمن دوسری - تربیت کی بیان مین

۱- جب سی لڑکا اور لڑکی بولنا سیکہین ادب بیٹہنی اور اوٹھنی اور چلنے اور پھرنے اور کہانے اور پینے کی سکہاوے کہ لڑکپن کی عادت عمر بہر رہتی ہے *

۲- بدخلقی اور بے ادبی اور گالی دینا اور حجت کرنا اور چلانا اور مچلنا اور جو حرکت نالایق اور ناپسند ہین کرنے نہ دے *

۳- جب نیک حرکت کرتے دیکہی تب شاباشی دی اور جب وہ بد حرکت کرے تب اوسکو ملامت کری تاکہ نیک تربیت پاوی *

۴- ایسی حرکت اوسکی روبرو نکری جس سے وہ گستاخ ہووے یا بد راہی پکڑے

۵- بدچلنون کی صحبت مین بیٹہنی نہ دی اور گنجفہ اور چوسر اور پتنگ اور کبوتر وغیرہ کے کہیل سے روکے *

۶- جو علم ساری عمر کو درکار ہی - اوسکی سیکہنی کا وقت بچپن کا ہے اگر یہ وقت کہیل اور کود مین جاتا رہی علم پہر ہاتہ نہین لگتا اور دولت اور اسباب اور جورو اور ایک سے ایک بہتر جوانی اور پیری مین میسر ہو سکتی ہے *

۷- معلم باعلم اور ادیب واقف ادب راجون کا اور نیک چلن اور خوش مزاج ہو اوس کے سپرد کری کیونکہ جیسا سکہلانے والا ہوتا ہے ویسا ہی سیکہنے والا سیکہتا ہی

۸- جہانتک ہو سکی تمام علوم حکمت نظری اور عملی سے اور تمام ہنر چہوٹی اور بڑی سے صاحب کمال کری کیونکہ ماں اور باپ پر اولاد کا یہی حق ہے اور بیاہ اور نوکری کی جب ضرورت ہوگی وہ اپنی مرضی کی موافق آپ تلاش کریگا *

۹- جس علم اور فن اور ہنر اور کسب کی طرف لڑکے کی طبیعت راغب ہووے اوسی کی تربیت کری اپنی شوق کو فوق نہ دی -
جو اسکی خلاف عمل مین لاویگا اوسکی محنت بیسود جاویگی اور اکارتہ لڑکے کا وقت جاویگا اور کچہہ بہی نہ سیکہیگا *

۱۰- بہار دانش اور لیلی مجنون اور شیرین خسرو اور گل بکاولی اور مثنوی میر حسن اور جو کتابین اور پوتہین مثل اونکی جہوٹ اور فریب سی بھری ہین اور بد فعلی کی سکہانے والین ہین اونکا درس نہ دی کہ جب جوان ہوگا اور جہالت باقی ہیگی اپنی شوق سے آپ پڑہیگا +

۱۱- جب کوئی حرکت نالایق لڑکے کی نظر آوی چاہیے کہ آہستہ سے تنہائی مین اوسکو منع کرے ہر وقت اور بہت آدمیون کے روبرو اوسکو شرمندہ نکرے - مار اور پیٹ نکرے کیونکہ جو پیٹتا اور گہتا رہیگا بے غیرتی کا عادی ہو جاوے گا +

۱۲- جب لڑکا ہوشیار ہو جاوی تب کوئی سبب اوسکی معاش کا کر دین کہ علٰحدہ پیدا کرکے اپنی گذران کری اور اپنے بازو سی معاش پیدا کرنیکا عادی ہو وے اور باپ کے ترکہ کا امیدوار اور باپ کی دولت پر نازان نہو کہ تجربہ سی ثابت ہوا ہی کہ جو باپ کے مال اور مرتبہ پر غرور کرکے خرچ کرنے کو دلیر اور پیدا کرنے کو سست ہوتی ہین چند روز شان اور شوکت سی قطع کرکے ساری عمر ذلت اور خرابی اور بدنامی اور بد معاشی سے کاٹتے اور جن پیشون اور خدمتون سے نفرت رکھتے ہین پھر اونہین کو سعی اور کوشش سے نہین پاتے ہین +

۲ - دفعہ - گفتگو کی آداب مین

۱- بہت نہ بولے کیونکہ زیادہ بات کرنے سے پاگل سمجہا جاتا ہی +

۲- جبتک بات کی نیک اور بد کو سوچ نلی موہنہ سے نہ نکالے +

۳- ایک بات کو بار بار نہ کہی کیونکہ سننے والی کو نفرت ہوتی ہے +

۴- جب کوئی دوسرا بات کرتا ہو اپنا بیان شروع نکرے جب وہ تمام کری اپنا احوال ظاہر کرے +

۵- جس بات کو دوسرے سی پوچہین آپ جواب ندی +

۶- جب ایک جماعت سی کسی بات کا سوال ہو جواب دینی کو پیشوا نہ بنی +

۷- دوسرے کی کلام سے اگر اپنا کلام بہتر ہو تو بہی اوسکی بات کو نہ کاٹے اور بعد تمام ہونے اوسکی بیان کے اپنا بیان کری تاکہ اوسکا دل آزردہ نہو +

۸- جس علم مین دخل نہو اوسکی بحث مین دخل نکری +

۹ - جو بات کوئی اس سے پوشیدہ رکھی اوسکے سُننے کو ظاہرا قصد نکرے +

۱۰ - اشارہ اور کنایہ سے بات نکرے +

۱۱ - اپنی آواز کو انداز پر رکھے نہ اتنا ہولی بولے کہ دوسرا سُننے کو عاجز ہو دے اور نہ اتنا سخت بولے کہ سُننے والا ڈر جاوے +

۱۲ - جس مطلب کا بیان مشکل ہو نظیر او مثال سے ظاہر کرے +

۱۳ - لمبی بات کو مختصر کرے یہہ نہین کہ چہوٹی بات کو طول دیوے کہ ناحق سننے اور کہنے والے کا وقت اکارتہ جائے +

۱۴ - غیر محاورہ لفظون کو بیان مین شامل نکرے +

۱۵ - بے عزت اور بے شرم لفظ جیسے گالی نہ بولے اگر پوشیدہ مضمون کا بیان کرنا کسی وجہ سے ضرور ہو اشارہ اور کنایہ سے بتاوے +

۱۶ - ہنسی اور ٹہٹہہ نکرے اور ہیتی اور حکمت سے بات نہ کہے +

۱۷ - بات کرنیکے وقت گند ہا و گردن و آنکہہ او بہون اور ہاتہہ اور گال اور پیشانی کو نہ ہلاوے اور تیوری نہ چڑہاوے بلکہ کسی عضو کو حرکت نہ دیوے +

۱۸ - خوشامد نکرے اور جس مبالغہ کرنے سے نفع نہو او سے بار بار نہ کہے +

۱۹ - مناظرہ مین یعنی جہگڑے مین انصاف کو ہاتہہ سے نہ دے +

۲۰ - سُننے والے کی لیاقت کے موافق بات کہے +

۲۱ - اپنے کلام اور قول سے کسیکو ناخوش نہ کرے +

۲۲ - جس بات سے جہگڑا یا فتنہ یا کوئی آفت برپا ہو اوسکے کہنے سے پرہیز کرے +

۲۳ - غیبت یعنی کسی کے پیٹہہ پیچھے اوس کے بدی کرنا اور تہمت یعنی کسی پر جہوٹے الزام لگانا اور فضول یعنی جہوٹی تعریف جیسے شاعر کرتے ہین اور بہاٹ بکتے ہین اور بے سود بات سے پرہیز کرے +

۲۴ - عام کو معلوم ہووے کہ تمام عیبون کا سردار جہوٹ ہے اور سب ہنرون کا پیشوا سچ اور جہوٹ کسی حالت مین روا نہین ہے اور سچ سے کبہی نقصان نہین ہے

۸ - دفعہ چلنے اور بیٹہنے اور سونے وغیرہ کے آداب مین

۱ - جلد نہ چلے اور نہ آہستہ انداز سے قدم اٹہاوے اور چلنے وقت اکڑے نہین تاکہ کوئی گمان

نکرہی کہ یہہ مغرور ہی اور نہ کندہی کہ ہلاوہی کہ رنجہ سمجہا جاوی اور نہ سر نیچی کو کرکی چلی کہ مخبون سمجہا جاوی غرض کہ انداز سے بے تکلف چلی -

۲- چلنی کے وقت باربار دامین بائین اور آگی پیچہی کو نہ دیکھے اور پانو کو ہلا کے اور گہسیٹ کے نہ چلے +

۳- بزرگون کے روبرو جسطرح بیٹھے عام مین اوسطرح نہ بیٹھے +

۴- گھٹنا اور ہاتہہ پر رکھ کے نہ بیٹھے کہ غمگین معلوم ہو +

۵- چلنی اور بیٹھنی کیوقت گردن کو ٹیڑہی نکرہی +

۶- انگلی توڑنا اور ناخن کاٹنا اور اونگلی ہلانا اور دانت کریدنا اور پانو ہلانا عادت نکرے- اگر ضرورت ہو عوام کی نگاہ سے پوشیدہ کرہی کیونکہ اسقسم کی حرکتین عیب کے شامل ہین +

۷- انگڑائی اور خمیازہ یعنی جمائی اور ڈکار اور گوز سے احتیاط رکھے خاص کر جب کسی صاحب کے روبرو ہووی کیونکہ انگریز ایسے حرکت کہنے والیون سے نہایت نفرت کرتے ہین اور اونکی لطافت طبع کی تحمل دیکھنے اور سننے ان حرکتون کی نہین کرتی -

۸- تہوکنا یا ناک کو صاف کرنا یا کلی کرنا اور کان اور ناک اور آنکہہ اور ناف کا میل نکالنا کسی کے روبرو نہ چاہئے یہہ سب کام اس احتیاط سے کرہی کہ کوئی نہ دیکھے اور پیشاب کرنا اور حاجت کو رفع کرنے کے واسطے زیادہ حجاب چاہئے +

۹- وقت ضرورت آستین اور دامن اور دہوتی وغیرہ پہننے کے کپڑون سے کسی عضو کو صاف نکرہی مگر رومال یا تولیہ سے رخسار اور ہاتہہ اور پانو وغیرہ کو پونچھی +

۱۰- جو کپڑا دہوبی نے نہین دہویا یا استری اوسپر نہین ہوئی وہ کپڑا گو کہ ہر روز مثل ہندو کی دہوتی کے دہویا جاوی پاک اور صاف نہین ہی پس چاہئے کہ ایسے کپڑے کو عوام کے روبرو نہ پہنے اور جس کپڑے مین پسینہ لگا ہو یا کسیطرح سے میلا ہو گیا ہو وہ بہی پہن کے کسی کے روبرو نہ جاوی کیونکہ دیکھنے والے کو نفرت ہوگی گو کہ اوس کے کان مین موتیون کے بالے اور ہاتہون مین سونے کے کڑے یعنی کڑے ہی ہو وین

۱۱- جب کسی محفل مین جاوی اپنی رتبہ کے موافق جگہہ تلاش کرہی زیادہ یا کم مرتبہ والون کی جگہ پر نہ بیٹھے اور جنکا مرتبہ سب سے بڑا ہو وہ مختار ہے جہان چاہے بیٹھے

کیونکہ وہ جہان بیٹہہ جاویگا اوسی مقام کو بڑائی ہوجاویگی عوام کو اگر موقع کی جگہہ نہ ملے
کسی حیلہ سی پہر آوے مگر ایسی حیلے سے کہ اوسکے ارادے سے کوئی آگاہ نہو +
۱۲- کسی کے گہر ننگے پانونہ جاوے کیونکہ اوسکا فرش خراب ہوگا +
۱۳- کسی کے روبرو خواہ نوکر ہو یا بیگانہ سوای ہاتہہ اور مونہہ اور کسی عضو کو مثل
پیٹ اور ران اور پانو کہولا نہ رکھے +
۱۴- ناف سی زانو تک بغیر ضرورت کبھی نہ کھولے +
۱۵- مجلس مین اور ناواقف کی روبرو نہ سوئے +
۱۶- چت نہ لیٹے خاص کر جسکا مزاج بلغمی ہو کیونکہ اوسکی ناک آلاتی ہے +
۱۷- کسی کے روبرو نہ روے گو کہ کیسا ہی غم ہووے اور سر کو پیٹنا اور چھاتی
کو کوٹنا اور ہاے ہاے کرنا یہہ رونے سے زیادہ نالایق حرکتین ہین اور محض بےسود
کیونکہ جو عقلمند کسی کو اِس حالت سی دیکھتا ہی اوسکو نادان لکھتا ہی اور جو دشمن
دیکھتا ہے وہ ہنستا ہے غرض کہ سوائے بےعزتی نتیجہ کچہہ نہین ملتا -
۱۸- وہ حرکت نکری جس سے کوئی نفرت کری اور حقیر سمجھی یا حقیر لفظ کہی اور ہمیشہ وہ
حرکت کری جس سی ہیبت اور شوکت اور عزت زیادہ ہووی اور ہر ایک کا دل
ملنے اور پاس بیٹھنے کو چاہے +
۱۹- جس وضع کی مردم کی محفل ہو اونکی وضع کی آداب اور خلق سی اوٹہی اور بیٹھے
اور بات کری تاکہ اسکی نادانی پر کوئی نہ ہنسے +

۹- دفعہ- طعام اور شراب کی بیان مین

جاننا چاہیئے کہ کھانے اور پینے سی دو ضرورتین رفع ہوتی ہین ایک قیام زندگی کا
صحت اور توانائی سے دوسرے زیادہ ہونا نسل کا +
ہر چیز کی کھانی اور پینے مین چار لحاظ کرنے چاہیئن +
۱- ظلم سے پاک ہو +
۲- کراہیت اور عفونت سی پاک ہو +
۳- مخالف مزاج اور موسم کی نہو +
۴- ہوش ربا نہو +

ہر چیز کی آراستگی مین چار لحاظ چاہئین +

۱- نمک اور مصالحہ اندازسے ہو +

۲- صورت پاک اور صاف ہو +

۳- بال اور مکھی وغیرہ سے پاک ہو +

۴- برتن اور دسترخوان اور مکان کھانے طعام کا صاف ہو +

کھانیکے وقت ۱۶ بات پر دھیان رہے +

۱- کھانے کو شروع خدا کا نام لیکے کرے اور جب کھانے سے ہاتھہ کھینچے شکر ایشور کا کرے

۲- جماعت مین سب سے پہلے آپ کھانا شروع نکرے اگر مہمان ہو لیکن میزبان کو سبقت ضروری تاکہ اور شروع کرین +

۳- احتیاط رکھے کہ کھانے اور پانی سے دسترخوان اور زمین اور کپڑے آلودہ نہون

۴- تین انگلی سے زیادہ کھانے مین آلودہ نکرے جو چمچہ اور کانٹے سے نکھاتا ہو-

۵- لقمہ بڑا نہ اوٹھاوے +

۶- موہنہ کو زیادہ نہ کھولے +

۷- موہنہ مین کھانا جمع نکرے +

۸- جلدی سے لقمہ کو نگل نجاوے یعنے دانتون کا کام پیٹ کے ذمہ نکرے +

۹- اونگلیون اور ہتیلی کو نہ چاٹے کیونکہ یہہ علامت مفلسی کی ہے +

۱۰- رنگ اور روپ کھانے کا گھول اور ملا کے خراب نکرے +

۱۱- ناک سے لگا کے کھانے کو نہ سونگھے کہ یہہ عادت حیوانون کی ہے +

۱۲- دانت سے روٹی اور بڑی چیز نہ کاٹے ہاتھہ سے توڑے یا چاقو سے کاٹے +

۱۳- پس خوردہ کھانے پر طمع نکرے کسی غریب کو دیدے +

۱۴- ہر قسم کے کھانے کو دوسری قسم کے کھانے سے ملنے نہ دے اور جدا جدا برتن مین رکھے

۱۵- اورون کے آگے دہرے کھانے پر نگاہ نکرے +

۱۶- اورون کے آگے رکھے ہوے کھانے کو اپنے آگے نہ کھینچے +

۱۷- پوست اور گٹھلی جو چیز موہنہ سے نکلے دسترخوان پر نہ رکھے پوشیدہ جگہہ

۱۸- اوس ترکیب سے کہاوی کہ جو پس خوردہ کہاوے وہ نفرت نکرے -

۱۹- اگر مہمان ہو جب سب ہاتہہ کہینچین یہہ بھی کہینچ لے سقبت اپنی طرف سے نکرے اور جو میزبان ہے خواہ مخواہ دیر تک کہاوے تاکہ سب سیر ہو جاوین +

۲۰- کہاتے ہوئے بہت موہنہ نہ چلاوے کہ کوئی آواز موہنہ چلانے کی سُنے +

۲۱- جب لقمہ موہنہ مین ہو کسی سے بات نکرے +

۲۲- پانی پینے کے وقت موہنہ اور گردن کو آسمان کی طرف نہ اوٹہاوے اور نہ اس طرح کہ آواز گلے کی سنائی دیوے اور ایک دم بھی نہ پیئے + مگر ٹہر ٹہر کے پیئے اور برتن کو موہنہ سے لگا کے پیئے اور اونچا رکہہ کے نہ پیئے اور پانی کو موہنہ مین ہلا کے نہ پیئے +

۲۳- شراب کو یارون کی ہمراہ پیئے منافقون کے ساتہہ نہ پیئے اور اپنی طاقت کے موافق پیئے زیادہ پینے کی ہوس نکرے اور کہانا کہانے کے پیچہے یا سونے کے وقت پیئے ہر وقت نہ پیئے اور جب نشہ کا غلبہ ہو علیحدہ مکان مین جا کے سوئے +

۲۴- ہاتہہ دہونے کے وقت اونگلیان اور ناخن اور ہونٹہہ اور دانت خوب صاف کرے اور زمین اور مکان کو پانی پہیلا کے گندہ نکرے +

۲۵- ہاتہہ دہونے کے وقت اورون سے پیش دستی نکرے +

۲۶- پان اور تمباکو کو ضرورت کے وقت کہاوے ہر وقت موہنہ مین دبائے نہ رہے - اور نہ بیلون کی طرح جگالی کرتا رہے اور امیرون کے روبرو نہ کہاوے اور اوس کے لعاب سے دیوار اور زمین کو خراب نکرے کیونکہ ہر وقت کے کہانے اور موہنہ چلانے اور تہوکنے سے سب کو نفرت ہوتی ہے +

۱۰- دفعہ - والدین کے حقوق کے بیان مین اور استاد وغیرہ بزرگون کے ادب مین -

۱- خیال کرے کہ پرمیشر کے بعد بزرگ مان اور باپ ہین کیونکہ سبب تمام سامان ظاہری کے ہوئے ہین اونکا ادب اور لحاظ سچے دل سے کرے اور جہان تک ہو سکے اونکی رائے کے خلاف کوئی حرکت نکرے اور جسطرح ممکن ہو اون کی خدمت کرے اور جو خدمت اونکی کرے اوسپر احسان نہ دہرے - بلکہ شرم کرے کہ اونکا حق زیادہ ہے اور اونکی ضروریات کو اپنی ضروریات سے پہلے سرانجام دے +

۲- تمام عمر مین جو علم اور لیاقت اور عزت اور ثروت حاصل کرے - سب اون کی

سعی اور مہربانی سے سمجھی اور ہمیشہ اونکا شکر گذار رہی کبھی شکایت سی لب کو آشنا نکرے۔

۳- استاد کا حق باپ کی حق سی زیادہ ہی کیونکہ وہ سبب پیدایش جسم اور جان کے ہوئے یہہ سبب تمام عمر کی آسایش اور انجام کی بہلائی کا ہوتا ہی ✤

۴- آقا کا حق اون کی برابر ہے کیونکہ سبب رزق اور عزت کا ہوتا ہی ✤

۵- جو لوگ عمر اور عزت اور تجربہ اور علم اور عقل سے بڑی ہین وہ سب لایق تعظیم اور تکریم کے ہین ✤

۱۱- دفعہ- ملازمون کی رعایت مین ✤

نوکر کو شل ہاتہہ اور پانو اور آنکہہ اور مونہہ کی سمجہہ کے عزیز رکہنا چاہئی کیونکہ جب یہہ نہون تب جو کام ان کے ہاتہہ اور پانو سے حاصل ہوتا ہی اپنے ہاتہہ اور پانو سی کرنا پڑی پس آسایش کو خلل ہو اور سرانجام مین وقت ہو۔ جب آپ اون کامون مین متوجہ ہو جو نوکر ون سی سرانجام ہوتی تہے مثل خاک روبی تب بڑی کامون کے سرانجام مین حد سے زادہ دیر ہوگی بلکہ ہرج ہوگا اور اونچی درجہ سے نیچے درجہ مین پڑیگا اسواسطے چاہئے کہ اونپر حد سے زیادہ مہربانی رکہے اور اونکی طاقت سی زیادہ فرمایش خدمت کرنے کی نکرے اور اون کی آرام کے وقت کو خیال رکہی تاکہ اونکی ناراضی اور ناتوانی اور بے دلی کا سبب نہو خلقت مین آقا اور نوکر برابر ہین ✤

الشر کی کرپا سے اسکو اونپر بڑائی ملی پس نچاہئے کہ اون پر ظلم کری بلکہ رعایت کرنی واجب ہی پہلی نوکر رکہنی کے خوب سوچ کے جانچ لے کہ یہہ کام کی سرانجام کے لائق ہے یا ہوسکتا ہے جو بہروسا نہو ناحق تکلیف نہ اوٹہائی اور بدنامی نہ کیوی بدشکل اور بدوضع کو نوکر نرکہی کیونکہ خلق آدمی کے اکثر اوسکی صورت کی موافق ہوتی ہین علاوہ اسکے ہر طرح خوب صورت اور خوش مزاج بہتر ہے ✤

ایلچی اور وکیل اور سفیر اور رسول بدصورت اور بدوضع ہرگز نہو کیونکہ پہلی بات چیت کرنے کے خاص اور عام کی نظر صورت وضع پر پڑتی ہے اور نوکر کی حیثیت سے اوسکے مالک کی لیاقت تجویز ہوتی ہے جس لیاقت کا آدمی ہو اور جس فن مین واقف ہو اوسی نوع کی خدمت پر مقرر کری ✤

گہوڑے کی جگہہ بیل اور بیل کی جگہہ گہوڑے کو نجوتے ✤

تہوڑا قصور دیکہہ کے نوکر کو برطرف نہ کرے کیونکہ دوسرا جو اوسکی جگہہ رکہا جائیگا کیا عجب ہی کہ پہلے سے زیادہ بد ہو +

نوکر کے دل مین قائم کرنا چاہیئے کہ اوسکی جدائی کسیطرح منظور نہین ہے تاکہ دل سے خدمت کرے اور اپنے تئین شریک دکہہ اور سکہہ کا سمجہے اور جو ایسا نہ کریگا نوکر اپنے تئین مثل بیگاری سمجہہ کے کام اور خدمت سے بے پرواہ رہیگا - نوکر رکہہ کے دل مین سمجہنا چاہیئے کہ ایک رفیق پیدا کیا یہہ خیال نہ کیا چاہیئے کہ ضرورت کو رفع کیا تاکہ نوکر عاشق کی طرح دلداری کرے جو نوکر دل مین اطمینان نہ رکہیگا وہ شوق سے کام نہ کریگا اور جو ڈرتا رہیگا ضروری کاموں مین دیر کریگا - اسواسطے چاہیئے کہ اوسکو بیم و رجا مین رکہو - نوکر کی اصلاح حال پہلے اپنی اصلاح حال کے سمجہے اگر نوکر سے کوئی قصور ہووے اوسکو جتا دے تاکہ وہ توبہ کرے اور جب دوسری دفعہ قصور کرے تہوڑا ڈراوے جو پہر بہی ویسی حرکت کرے اور معلوم ہووے کہ تربیت سے کچہہ اثر نہین ہوتا ہے اور نہین ہوگا موقوف کردے تاکہ اسکی صحبت سے اور نوکر خراب نہو جاوین +

۱۲ دفعہ - غلام اور لونڈی کے حق مین

عبد اور عباد کے معنی ہین فرمانبرداری کرنا اور معبود کے معنی ہین حکم کا چلانے والا یعنی خدا اور ایشر اور گوڈ +

پس جسنے خلق کو پیدا کیا وہ معبود ہی اور جو پیدا ہوئے وے سب عبد ہین - سوائے خدا کے اور جو کوئی اپنے تئین بولے اور کسی کے تئین عبد کہے یا کہلاوے وہ دعوا خدائی کا کرتا ہی ایسا آدمی کسیطرح لائق تعریف اور تحسین اور آفرین کے نہین ہے بلکہ مثل سانپ اور بچہو وغیرہ موذیوں کے ہی +

۲ - غلام یا لونڈی اور جنم میعادی قیدی برابر کے درجہ مین ہین لیکن اتنا تفاوت ہے کہ جنم میعادی قیدی نے کوئی ایسا برا کام کیا جسکے بدلہ مین یہہ سزا ہوئی اور غلام نے بغیر کرنے کسی گناہ کے اپنے مان اور باپ یا کسی اور زبردست اور دغاباز کی جہد اور کوشش سے یہہ مصیبت پائی +

۳ - کمال الفت سے فقیر لکہتا ہی اور صلاح دیتا ہی کہ لونڈی اور غلام کے خریدنے

اور پکڑنے سے صاحب علم اور عقل اور خلق اور ادب پرہیز کرین اور اسکو سخت گناہ خیال کرین اور جنکے پاس لونڈی اور غلام ہووین وے اونکو آزاد کرین اور جہانتک ہو سکے اپنے دوستون اور ذات والون کو اس گناہ کبیرہ اور حرکت نالائق سے منع کرین اور تہوڑا سوچ کے سمجہین کہ لونڈی اور غلام کا سالانہ خرچ کہانے اور پینے وغیرہ کا نوکر کے برابر پڑتا ہے اگر تہوڑی بکفایت ہوتی ہو زیادہ گناہ ہوتا ہے اور غلام ہمیشہ بے وفا ہوتا ہے +

چوتہا حصہ سیاست مدنی یعنی امورات سلطنت کی بیان مین

۱- سلطنت کے قائم ہونیکا سبب ایزدنے ہر ایک شخص کو ارادہ جدا دل مین دیا ہے تاکہ کوئی صنعت کرے جیسے کوئی اگن گاڑی چلائے اور کوئی بیوپار کرے اور خدمت یعنی نوکری کرے یعنی ہر کوئی جدا جدا کام کرے اور ایک دوسرے کا مددگار ہووے اگر کوئی کسی کی مدد نہ کرتا اور ہر ایک اپنے کام کے پورا کرنے کو توجہ کرتا تو کہیتی کرنا اور دوسری ولایتون سے مال لانا اور دشمنون سے مقابلہ کرنا کہ اسکے متعلق ہزارون کام ہین مثل کاٹنے کہیت اور کاتنے سوت ایک شخص سے ہو نہ سکتا جو سب کا ارادہ ایک ہوتا سب کا ایک شغل اور ایک پیشہ ہوتا سب زراعت کرتے کوئی بیوپاری نہوتا اور جو سب تجارت کرتے کہیتی کرنے والا کوئی نہوتا +

اگر تمام خلقت محتاج ہوتی کوئی کسی کی مدد نہ کرتا جیسے آب مفلس اپنی لالچ سے دولتمند کی خدمت کرتے ہین کوئی نہ کرتا اور جب سب دولتمند ہوتے سب بے پرواہ ہوکے کسی کی مدد نہ کرتے اب جو ایک دوسرے کا ممد ہوتا ہے اسکا سبب یہہ ہے کہ ارادہ ہر ایک کا جدا ہے اس وجہ سے ظاہر ہے کہ انسان اپنے ہم جنس کی اجتماع کا محتاج ہے اور اسی کا نام تمدن ہے یعنی ایک شہر مین جمع ہونا یا قصبہ مین یا ولایت مین ایک جا رہنا۔ جب ایک شہر مین مختلف طبیعت کے آدمی جمع ہووین اور ہر ایک اپنے مطلب کو جدی راہ پر چلے تب چاہیئے کہ کوئی ایسا شخص ہو کہ کسی کو اوسکی حد سے باہر پانو دہرنے نہ دے اس کا نام سیاست

عظمی ہے +
جسطرح عدالت کو ناموس اکبر یعنی آئین اور حاکم اور روپیہ چاہیئے اوسکو بہی درکار ہین اور
جو شخص اسکا منتظم ہو اوسکو صاحب ناموس کہتے ہین اور اوسکے حکم کو ناموس
بولتے ہین +
جو حکمت علمی اور عملی مین عوام سے ممتاز ہو وہ صاحب ناموس ہووے پس
جسپر ایسی مہربانی خدا کی ہو اوسکو حکما انسان مدنی اور ظل الٰہی اور بادشاہ علی الاطلاق
کہتے ہین اور اسکے احکام کو صنعت ملک داری یعنی فرمان بادشاہی بولتے ہین بسبب
اسکے کہ جسطرح طبیب حفاظت اعتدال یعنی صحت مزاج انسان کی کرتا ہے
اسیطرح راجہ اور بادشاہ اعتدال مزاج عالم کا کرتا ہے اس وجہ سے اسکو
طبیب عالم بہی کہتے ہین اگر کوئی اندا ایک دوسرے کی سے کنارہ کرکے جال زہد
اور تقوی کا پہیلاوے اور آپ کچہہ محنت نہ کرکے محنت کرنے والون کو فریب یکر
یا زور دکہلا کر اپنے شوق اور ضروریات کو سرانجام کرادے وہ مانند چور اور
ڈکیت اور ٹہگ اور بٹ مار کے ہے کیونکہ وہ جس سے کچہہ روپیہ یا خدمت لیتا ہے
عوض اسکا کچہہ نہین دیتا ہے پس جو اس پاجی صفت کو عمدہ صفت سمجہتے ہین وے
نادان ہین +
اسیطرح قصہ خوان رذیل ہین کہ اپنی منفعت کو جہوٹ بات بنا کے بہولے آدمیون کو
فریب دیتے ہین اور اونکے کمال حاصل کرنیکا وقت ضایع کرکے اونکی دل کو جہوٹے
بیم و رجا مین پہنساتے ہین +
اس عالی مرتبہ کو عدالت چاہیئے اور عدل بغیر کمال کرنے علم اخلاق کے میسر نہین
ہوتا ہے اسواسطے چاہیئے کہ ہر ایک مرد اور عورت خواہ بیوپاری ہو یا کہیتی کرنے والا
اسکے سیکہنے کو دل لگاوین اور خاصکر امیرون اور راجون کے کنور اور نوابون کے
ولیعہد اور شاہزادے اس علم کو سب کامون سے مقدم سمجہین +
اور سوائے اُس دستور کی جو عام کی مصلحت سے نزدیک ہو اور کچہہ خیال مین بہی نہ لاوین +

۲ دفعہ موجودات کا حال

تمام موجودات مین کمال دو طرح کے ہین +

[illegible]

۱ - جو اونکی خلقت مین ہو جیسے اجسام سماوی مین کمال ہین لیعنی ستارے جو پہرتے ہین اور ایک برج سے دوسرے برج مین جاتے ہین انکی یہہ خاصیت ہے ۔ کسی کی تربیت سے نہین ہے +

۲ - جو بعد پیدائش کے پیدا ہون جیسے اجسام عنصری مین ہوتے ہین لیعنی آدمی اور جانور وغیرہ ہین +

پس اس نوع کے نقصان کے مرتبہ کو کل کے اعلی درجہ کے پہونچنے کو ایک طرحکی حرکت کرنی ضرور ہے اور اس حرکت کا کرنا بغیر اعانت اور اسباب کے ناممکن ہے ۔ معاونت لیعنی مدد اور اعانت کے تین نوع ہین +

۱ - بالمادہ جیسے غذا جاندار کو کہ جزو بدن ہوتی ہے +

۲ - بالآلہ جیسے کہ پانی قوت غاذیہ کے فعل کو ممد ہوتا ہے +

۳ - بالخدمت لیعنی معین کہ اسکے ذریعہ سے وہ کام کرے جو سبب کمال کا ہو اسکے دو نوع ہین +

۱ - خدمت بالذات ۔ جیسے کہ سانپ حیوانات کو ڈنگ مارتا ہے کہ حیوان کا ہر ایک عنصر جدا ہو جاتا ہے اور سانپ کو کچھہ نفع نہین ہوتا ہے +

۲ - جیسے کہ سباع لیعنی درندے اپنے نفع کو اجزاء عنصری غیر کو جدا کرتے ہین +

جیسے کہ مخدوم خادم سے اشرف ہے ۔ انسان جمادات اور نباتات اور حیوانات سے اشرف ہے اسکو لازم نہین ہے کہ مثل انکے حرکت کرے بلکہ خیال کرے کہ تمام مخلوق اوسکو مدد دیتی ہے جیسے نباتات کہ غذا اور لباس اور مکان کو معین ہوتی ہے اور اجرام فلکی کے موسم اور سعد اور نحس طالع کو اور حیوانات بوجھہ اوٹھانے اور سواری کو سرانجام کرتے ہین پس چاہیئے کہ یہہ بھی باعث امداد اور ونگا ہو اور کمک غیرون کی کرے +

جانور فقط عناصر اور لبعضی مرکب چیزون کے محتاج ہوتے ہین اور اپنی نوع کی طرف احتیاج بنوع مختلف رکہتے ہین +

پانی کے جانور اپنی نوع کے امداد کو بالکل محتاج نہین ہوتے ہین +

چارپائے جبتک سیانے نہین ہوتے اپنی نوع کے محتاج رہتے ہین اور جب بڑے

ہو جاتے ہین فقط مجامعت کے واسطے محتاج ایکدوسرے کے ہوتے ہین - پرندے واسطے بقاء نوعی کے معاونت کے محتاج ہین یعنی ایک ساتھ اُڑتے ہین اور رہتے ہین - مگر انسان واسطے بہم پہونچانے غذا اور لباس اور گہر اور ہتہیار اور بہت چیزون کے ایکدوسرے کا یہانتک محتاج ہے کہ بغیر مدد اورون کے اپنے آپ کوئی کام پورا کرنے نہین سکتا ہے +

۳ - دفعہ محبت کی تعریف

محبت شبیہہ وحدت طبعی کی ہے اور عدالت شبیہہ وحدت صنعی کے ہو پس ظاہر ہے کہ صنعت سے طبیعت مقدم ہے طبیعت اُسکو کہتے ہین جو اپنے آپ بنے - اور صنعت اوسکو بولتے ہین جو بنانے سے بنے +

محبت سے یہہ مراد ہے کہ دوئی درمیان سے اُٹھ جائے +

عدالت کے معنی ہین دو حصے برابر کے کرنا +

جب محبت پیدا ہووے عدالت کی کچہہ حاجت نہین رہتی ہے +

توام - یعنی خمیر عالم کا محبت سے ہوا ہے اور وجہ ظاہر ہے کہ آب و آتش وغیرہ باخود مخالف ہین لیکن اتفاق سے یک دیگر کے ہر ایک جسم اور جرم مرتب ہوا ہے اور محبت جوہر عقل اول کی ہے اور شبیہہ آہن اور مقناطیس کی ہے +

کوئی نادان اوس محبت کو گمان نہ کرے جسکو عوام عشق بتاتے ہین اور خلاف عقل کے بدراہی سے کرتے ہین کیونکہ یہہ کچہہ اور چیز ہے اور غور سے اسکی کیفیت معلوم ہوتی ہے +

جانورون مین جو محبت ہوتی ہے اوسکا نام الفت ہے اور اوسکی ضد کا نام نفرت ہے

انسان کی محبت دو طرح کی ہوتی ہے

۱ - طبعی جیسے مان کی اپنی اولاد سے -

۲ - ارادی جیسے شاگرد کی اوستاد سے - اسکے چار نوع ہین -

۱ - جلد پیدا ہو اور جلد جاوے +

۲ - دیر سے پیدا ہووے اور دیر سے جاوے +

۳ - دیر سے پیدا ہووے اور جلد جاوے +

ہے - جلد پیدا ہووے اور دیر سے جاوے وجہ یہہ ہے کہ لذت یا نفع محبت کا سبب ہوتا ہے جسقدر جلد لذت یا نفع ملتا ہے - سبب جانے رہنے محبت کا ہوجاتا ہے محبت سچائی سے اچھی ہوتی ہے کیونکہ محبت بہت آدمیون مین ہوتی ہے لیکن صداقت سے کم ہوتی ہے - عشق محبت سے بھی عمدہ ہے کیونکہ جب دل مین عشق سماتا ہے ایک ہی معشوق کو دیکھتا ہے کہ دو کا عشق ایک دل مین نہین ہوسکتا ہے +

نفس ناطقہ انسان کا جوہر بسیط ہے - جب یہہ کدورت جسمانی سے پاک ہوجاوے اور لذات طبعی کی محبت پر محو ہوجاوے تب بسبب مناسبت عالم قدس سے منجذب یعنی وصل ہوسکتا ہے اور ان آنکھون سے جمال معشوق حقیقی کا دیکھہ سکتا ہے پس وحدت کا اور حق الیقین کا یہی مقام ہے +

انسان لفظ انس کا اسم فاعل ہے اور انسان اسواسطے کہلایا کہ اسکا سوبہاؤ انس کا ہے - کوئی انسان نہین ہے جو کہ کسی ایک چیز سے انس نہ رکھتا ہو +

حکما نے محبت کے زیادہ ہونے کو میلے اور پنچایتین مقرر کین تاکہ ایک جگہہ بیٹھنے سے دوستی بڑہے اور خلاصہ محبت کا یہہ ہے کہ جزو کی کشش کل کی اور کثرت کی رجوع وحدت کی طرف ہو - جب محبت ایک کی طرف پیدا کرنے لذت کے ہو اور دوسرے کی واسطے نفع کے تب شکایت پیدا ہوتی ہے جیسے کہ گویا چاہتا ہے کہ پہلے انعام ملے اور راگ کا سننے والا چاہتا ہے کہ پہلے وہ گاوے اور ایسی حالت مین سامع ظالم ہے کہ اپنے مطلب کو جلد چاہتا ہے اور مطرب کے مطلب کو توقف مین ڈالتا ہے ایسی محبت کو لوامہ کہتے ہین یعنی ملامت سے قریب جو محبت درمیان مین بادشاہ اور رعیت اور حاکم اور محکوم یا دولتمند اور مفلس یا مالک اور نوکر کے ہوتی ہے وہ بھی بسبب خلاف ہونے خواہشون کے شکایت سے خالی نہین رہتی ہے کیونکہ ہر ایک اپنی حاجت کی توقع کرتا ہے جب وہ میسر نہین ہوتی یا ملنے مین توقف ہوتا ہے تب شکایت کرتا ہے +

اسواسطے عدالت کا مقرر ہونا ضرور ہوا کہ بغیر اُسکے یہہ فساد نہین جاتا ہے -
نیکون کی محبت نفع اور نقصان سے خالی یعنے بے غرض ہوتی ہے اور اوس مین

بہگڑے اور شکایت کو دخل نہین ہوتا ہی جیسے ایک قول ہی کہ دوست تیرا وہ ہے جو حقیقت
مین تو ہے اور ظاہر مین تجہہ سے غیر معلوم ہوتا ہی انکی دوستی قائم رہتی ہے
بادشاہ رعیت پر باپ کا مرتبہ رکہتا ہے اور رعیت بادشاہ کی اولاد کے درجہ مین ہے
اور رعیت آپسمین مانند بہا ئیون کے ہے اگر ہر کوئی اپنے اپنے حق کو خیال رکہے
اور زیادہ بانٹنے کو ارادہ نہ کرے تب بخوبی انتظام ہوتا ہے اور خلاف اسکے کام کرنے
سے سلطنت مین غدر پیدا ہوتا ہے +

ہر ایک کے ہمراہ محبت کرنے کی وجہ کی تعریف مین +

۱- ایشر جو کہ جڑ نیکیون اور کہان خوبیون کی ہے اوسکی محبت سوای عارف یعنی
برہم گیانی کے اور کو نہوگی کیونکہ بغیر دیکہنے صورت کے محبت کسی سے پیدا نہین
ہوتی ہے اور بغیر عرفان کے صفتین جمال الٰہی اور قوتین جلال اوس نا متناہی کی نظر
مین نہین سماتین ہین - پس جو کوئی بغیر علم کے جہل اور اگیان سے مدعی عشق الٰہی
کا ہووے وہ مغرور حقیقت سے دور ہی اسواسطے خدا کے چاہنے والون کو چاہیے
کہ پہلے علم حاصل کرین پیچہے محبت کا دعوے کرین +

۲- مان اور باپ سبب ہستی کے ظاہر مین ہوتے ہین اور دنیا مین انکے برابر کسی کا مرتبہ
نہین ہے پہر انسے محبت چاہیئے +

۳- اوستاد - روح یعنے نفس ناطقہ کو کمال پر پہونچانیکا سبب ہوتا ہی اور باپ
سبب پیدا ہونے جسم کا پس روح کا مرتبہ جسم سے زیادہ ہی کیونکہ باپ جسکا سبب
ہے وہ چیز فنا ہونیوالی ہے اور اوستاد جسکا سبب ہے وہ امر ہی اسواسطے
اوستاد سے محبت چاہیئے +

۴- حکیمون سے محبت چاہیئے کہ جنہون نے بڑائی پائی ہے اور فخر دنیا مین یا عقبی
مین پیدا کیا ہے اونہون نے صاحب کمالون کے خرمن سے دانے بینے ہین تب وہ
درجہ پیدا کیا ہے اور ظاہر کرنیوالے عقلون اور بیان کرنے والے صنعتون کے اور
سیر کرنیوالے اونچ اور نیچے کے جہانتک آدمی کی رسائی ہے فقط حکما ہین
اور دکہلانے والے سیدہے راستون کے اور سکہلانے والے اچہے کامون کے
حکیم ہوتے ہین +

۵ بادشاہ سے محبت چاہیئے کیونکہ باپ اپنے بیٹے کو پالتا ہے اور تربیت کرتا ہے یہہ عالی مرتبہ ایک عالم کے بڑے اور چھوٹے کے پالنے اور تربیت کرنے اور ہر طرح کے آرام دینے کا سامان کرتا ہے جو بادشاہ وقت سے محبت نہ رکھے وہ خلق کا دشمن اور مردم آزار ہوگا +

۶ - جگت کے لوگون سے محبت چاہیئے کیونکہ نفس ناطقہ تمام جہان کا ایک ہی ہے اور تمام جہان کے جسمون کا خمیر ایک ہی مٹی اور پانی سے ہوا ہے اور اول اور آخر سب کا ایک ہوتا ہے +

جو شیشہ روح کا جسمی تعلقات کی غبار سے صاف ہووے تب دیدار اوس جمیل کا جو پردہ مین ہے نظر آوے اور جب نفس انسانی اپنے رتبہ مین پہنچے اور مجاز اور تعینات کے غبار سے صاف ہووے تب علم علوی سے یعنی جو مرتبہ عقل کل کا ہے ملجاوے اور انتہا کا نقطہ ابتدا کے نقطہ سے ملکر تمام دائرہ اوس کا ایک ہوجاوے کہ یہہ وہی ہے جو کہ عالم علوی سے آتا ہے اور سیر جہان کی کرکے پہر جاتا ہے جس طرح عقل قدسی آفرینش کی کتاب کا دیباچہ ہے اوسی طرح عقل انسی اوس کتاب کا خاتمہ ہے مثلاً بیج سے جڑ اور ڈالی اور پتے اور پہول اور پہل اور بیج کی صورت بنتی ہین - یہہ کثرت ہے پہر اوس سے بیج بُن کی پہلی صورت ہوتی ہے پہہ وحدت ہے +

۴ - دفعہ - طبایع کی تعریف مین

۱ - بعضے ایسے ہوتے ہین کہ بسبب نجابت فطری اور طہارت جبلی کے حرکتون نالائق اور ناقص سے بچے رہتے یہہ سب اچھے ہین +

۲ - بعضے سوچ اور بچار کے بُری خصلتون سے خبردار ہوکے پرہیز کرتے ہین اسکا سبب تعلیم ہے اور یہ اوسط کے درجہ مین ہین +

بعضے عاقبت کی خوف سے ڈر کے ثواب کی امید پر بدفعلی سے باز رہتے ہین ایسے بہت ہین اور ایسا ہی انسانون کے واسطے دہرم شاستر اور فقہ اور آئین یعنی احکام منقولات جاری ہوئے ہین +

۵ - دفعہ - مدینہ فاضلہ کے ۵ رکن کی تعریف مین یعنی اچہی سلطنت کے

۱ - قرین - وے کہلاتے ہین کہ شہرونکا بندوبست کرین یہہ حکما صاحب کشف

اور کمال اور علمار باعمل ہین کہ ادراک کی قوت سے انہون نے وضع کی درستی کو مختار ہین
اور کاریگری انکی ملاحظہ کرنے حالت شہر کے لوگون کی معلوم ہوتی ہے +

۲- صاحب زبان وے حکما ہین جو عوام کو کمال پیدا کرنے انکی طرف لگاتے ہین اور
پند اور نصیحت سے عوام سے بدفعلی چہوڑاتے ہین صنعت انکی علم کلام ہے +

۳- مقدر- وے کہلاتے ہین جو عدالت کی ترازو کو شہرون مین قائم کرتے ہین اور
ہر چیز کی حد انکی رائے پر موقوف ہے +

۴- صاحب فوج کہ دشمنان اور مفسدان سے شہر اور قلعون کی حفاظت رکہتے
ہین -

۵- ارباب اموال وے ہین جو سرانجام ضروری اسباب عوام کا کرتے ہین -

۶- دفعہ- دوسری طرح سے ۵ صنعت کے آدمی ہوتی ہین اور یہ نوابت کہلاتے ہین

۱- مرائی- صورت فاضلون اور حکیمون کی بناکر اور لباس صاحب کمالون اور بے پرواہونکا
پہن کے دولت دنیا کے حاصل کرنیکو مکر کرتے ہین +

۲- محرف- رغبت رزیل صفتون کی کرکے مذہب اور ملت کے قاعدون کو اپنی مرضی کے
موافق پیدا کرتے ہین +

۳- باغی- یہ سلطنت کے انتظام مین خلل ڈالتے ہین اور لالچ سے غیر ملک کی سلطانون
سے سازش کرتے ہین اور دولت اور سروری کے خواہان ہوکے اورون کی خرابی
کیا کرتے ہین +

۴- فاروق- آئین کے مضمون سے واقف ہوکر برعکس مضمون ظاہر کرتے ہین -

۵- مغالط- جہوٹے دعوی پر ہیش دستی کرکے شرارت کو شرافت اور ظلم کو انصاف
اور خیانت کو دیانت اور فریب کو ہوشیاری بتلاتے ہین +

۷ دفعہ- شہرون کے بندوبست مین

۱- درجہ سلطنت کا بڑی نعمت ہے کیونکہ ایک عالم پر حکومت کرتا ہے اور عام وخاص کا
منظور نظر رہتا ہے اسکے ظلم سے پناہ سوائے خدا کے دوسرے سے
نہین پاتا ہے +

۲- رعیت راجون کے آئین پر چلتی ہے اور انکے قدم بقدم ہوتی ہے اور بادشاہونکے

خلق اور ادب کی راہ و رسم پسند کرتی + ۱۰- اگر بادشاہ ظالم اور متعصب اور شہوت پرست اور صاحب غضب اور خود مطلبی ہو رعیت بہی مثل اُسکے ہوگی اور جاہل اور نادان بادشاہ کی رعیت عالم اور عقلمند ہرگز نہوگی کیونکہ بادشاہون کے پاس عالمونکی قدر نہوگی اور اونکی قدر ہوگی جو بادشاہ کے شوق کے موافق ہونگے +

۳- سیاست ملکی کے دو قسم ہین - ایک سیاست فاضلہ - دوسری سیاست ناقصہ -

۱- سیاست فاضلہ سے مراد ہیہ کہ بہتر راہ سکہلاوے اور جو رعیت کی بدخواہ ہون اُنکو دفع کرے اور اپنی تئین واسطے خدمت ملک کی لوگون کے سمجہے اور سامان سلطنت رعایا کی آسودگی کو جانے کیونکہ خزانہ بادشاہی رعیت کا مال ہے پس حسب صلاح رعیت کی کام کرے +

۲- سیاست ناقصہ مراد ہیہ کہ تغلب سے سلطنت کرے اور اپنی نفس کے قوی کرنیکے لیئے ہر طرحسے رعایا کو ستاوے اور وہ حرکتین کرے جنسے تباہی اُنکے حال پر عائد ہو + مٹہے پانی کی ندی سے جو نہر نکالی جاوے اوسکا پانی مٹہا ہوگا اور جو نہر دریائے شور سے نکلے اوس نہر کا پانی مٹہا ہو یہہ ممکن نہین ہے اسیطرح ناقص بادشاہ کی رعیت اچہی ہو یہہ عقل سے دور ہیہ +

۸- دفعہ فرمانفرما یعنی راجا اور بادشاہ اور جو ملک کا
حاکم ہو اوس مین سات صفت ہونی چاہیئن

۱- علو ہمت - یہہ بغیر تہذیب اخلاق کے حاصل نہوگی +

۲- رسائی - عقل اور فکر یہہ بغیر تجربہ اور علم تواریخ اور تعلیم حکمت نظری میسر نہوگی +

۳- قوت عزیمت - یہ درستی عقل اور استقلال مزاج اور اتفاق رائے وزیرون اور مشیرون سے اور فراخی نعمت اور مزاج سے باہم پہونچتی ہے اور اسکا نام عزم الملوک اور عزم الرجال بہی ہے +

۴- مشکل پر صبر کرنا کیونکہ صبر کنجی دروازہ مقصود کی ہے +

۵- غنی کہ رعیت کے مال پر لالچ نہو اور اون کے مذہب سے غرض نہو اور صلح کل پر نظر ہو +

۶- فوج سے محبت کرے اور اونکو اچہی قواعد سکہلاوے اور ناخواندہ کو افسر نہ کرے +

بہالیکہ ہری اول تم علاقی [illegible] (اقام) دوسرا مرتبہ ہزار کا [illegible] صاحب [illegible]

۷۔ عالی خاندان ہو تاکہ سب عزّ و امتیاز سے دیکھین اسواسطے ضرور ہی کہ کسی ایک خاندان برگزیدہ سے ہو +

۹۔ دفعہ۔ تجربہ

تجربہ سے ثابت ہوا ہی کہ جتبک بادشاہون نے عدالت کی سلطنت نے ترقی پائی اور جب ظلم کرنے لگے تب زوال کی صورت پیدا ہوئی اور ہر روز بدتر دیکھا اسکی وجہ ظاہر ہی کہ جتبک رعیت سے اطمینان رہا عزم الملوک رہا پس نعمت کو روز افزون ہوا اور جب رعیت سے نفاق ہوا گہر کا بہی انتظام کٹہن ہوا اور دشمنون کا دل دلیر ہوا

۱۰ دفعہ۔ اعتدال تمدن ۴ شخص پر منحصر ہی

۱۔ اہل علم جیسے وزیر مشیر دیوان صوبہ دار ضلعدار سپہ سالار منصف محاسب منشی وکیل طبیب معلم حکیم اور ایجاد کرنیوالے جر ثقال اور بنانیوالے ہر قسم کے کلون اور صنعتون کے +

۲۔ اہل تجارت اور صنعت اور حرفت +

۳۔ اہل زراعت اور خدمت +

۴۔ اہل تیغ جیسے افسر توپ خانہ اور رسالہ اور پلٹن اور اوسکے لوازمات کی۔

۱۱۔ دفعہ۔ دوسری ولایت کی حکماء کے قول سے سلطنت کو ۸ رکن ہین

۱۔ مشورت عقلمند اہلکار اور رعیت سے تمام انتظام کرنا۔

۲۔ گرد نواح کے فرمان رواؤن سے اچھے عہد اور پیمان کرنے اور باخبر رہنا۔

۳۔ فوج کو آراستہ اور اونکو راضی رکہنا

۴۔ بدمعاشون کو پکڑنا اور سزا دینا اور داد و ستد کے معاملہ کو واجبی سے فیصل کرنا۔

۵ خراج زمین اور اسباب سے اور اشخاص سے واجبی لینا +

۶۔ تجارت اور صنعت کو رونق دینا۔

۷۔ یتیمون اور بیکسون اور بیمارون اور مسافرون اور اپاہجون اور عاجزون کی ضروریات کو سرانجام کرنا اور علم و ہنر سے تعلیم کرنا +

۸۔ سلطنت کا توزک عمدہ رکہنا اسکی تفصیل بہت طول ہے اسواسطے فروگذاشت ہوئی +

۱۲- دفعہ - پانچ قسم کے آدمی ہوتے ہین

۱- وے جو بالاصالت نیک ہین کہ انکا احسان غیر وں پر پہونچتا ہے اور ایسے کسی طرح کا ضرر کسیکو نہین پہونچتا جیسے علما اور عارف کہ نیک راہ آہستگی اور آسانی سے بتاتے ہین اور بہہ زیادتی نہین کرتے ہین +

۲- وے جو خود نیک ہین لیکن کسی پر احسان نہین کرتے ہین اگر انکو اچھی تربیت ہو احسان بہی کر سکتے ہین +

۳- وے جو نہ نیک ہین نہ بد انپر مہربانی چاہیئے تاکہ بد نہو جاوین انکو مثل بچون کے سمجہنا چاہیئے

۴- وے جو شریر ہین انکو نصیحت چاہیئے تاکہ شرارت کو چہوڑ دین -

۵- وے جو موذی ہین اور خلق ندا کی واسطے مثل سانپ کے دشمن ہین ایسے بدمعاشون کو دفع کرنا چاہیئے اور ایسے عوام کو سازش کرنے نہ دے +

انکا دفع کرنا حبس یعنے قید سے ہوتا ہے اور اسکے دو جزو ہین -

۱- قید کرے تاکہ کار بد سے باز رہین اور عوام کو نہ بہکاوین -

۲- قتل کرے یا اوس عضو کو جو باعث شرارت و زیادتی کا ہے قطع کرے جہانتک ہو سکے قتل کا ارادہ کم کرے کہ یہہ حرکت علما کے نزدیک سخت ناقص ہے +

۱۳- دفعہ خیرات کی تین قسم ہین

۱- سلامت کسی کو بغیر زیادتی استحقاق کے اور و نپر فائق نہ کرے کیونکہ اگر کرے تو اورونپر ظلم ہوتا ہے اور اسیطرح سے بغیر زیادتی ظلم اوروں سے حقیر نہ کرے اگر کرے اسپر ظلم ہوتا ہے جب کوئی ایسا کریگا خلل انتظام مین ضرور ہوگا +

۲- اموال - ہر گناہ یا نیکی کا عوض لائق اسکے مقرر ہووے جیسی مالک کا مال ہوتا ہی اگر اندک گناہ کا تدارک زیادہ ہو گنہگار پر ظلم ہووے اور جو بڑے گناہ کی تہوڑی سزا ہو مظلوم پر ستم ہے +

۳- کرہت - جو گناہ سبب انتظام سلطنت کی ہین انہین در گذر نہ چاہیئے جیسے زنا اور چوری اور مفسدہ پردازی اور جو گناہ ایک ذات خاص سے متعلق ہون جیسے دشنام وہی اگر در گذر کرے ہو سکتا ہے +

جن قصوروں مین گمان دونون قسم کا ہو وہ حاکم کی رائے پر تفویض ہین +
بادشاہ کو چاہیئے کہ راہ آنے جانے رعایا اور مظلوموں کی اپنی پاس کہلی رکہے اگر ہر وقت
نہو سکے کوئی روز یا کوئی وقت دربار عام کا مقرر کرے +

۱۴ دفعہ - راجون کو تین باتون کا لحاظ چاہیئے

۱- ملک اور خزانہ آباد رکہے - مفت کی کہانے والون کو جاگیر اور خیرات دیکہ برباد نہ کرے
کیونکہ جاگیر سے اور تقسیم سے قوت ملک کی جاتی رہتی ہے اور مفت کی کہانیوالون کو بخشش
سے محنت کرنیوالون پر کمی بخشش ہین رہتی ہے +
۲- رعیت پر رحم اور مہربانی کرنا چاہیئے اور تعصب مذہب کو دخل دینا نہ چاہیئے -
۳- بڑی مہم چہوٹے آدمی کو سپرد کرنا اور ناتجربہ کار اور جاہل کو دخل دینا نہ چاہیئے -

۱۵ دفعہ - عدالت کی مضبوطی کے ذیل قاعدے ہین

۱- جو مقدمہ درپیش ہو اوسمین آپ کو ایک فریقین سے قرار دے اور کسی دوسرے
کو حاکم فرض کرے پس حاکم سے جیسا اپنا دل چاہتا ہو ویسا ہی دوسرے کی نسبت تجویز
کرے اور جو اپنے واسطے پسند نہ آوے دوسرے پر بہی روا نہ کرے +
مثلاً جو کوئی اپنی جان کو عزیز رکہتا ہو یا اپنا ایمان اور مذہب یا اپنی حکومت اور عزت
دوسرے کی دل کی خواہش بہی ایسی ہی جانے اور جس چیز کا ترک کرنا یا اختیار کرنا غیر
کی درخواست یا حکم سے اپنے تئین ناگوار ہو غیر کے واسطے نہ چاہیئے +
۲- اہل مقدمہ کو انتظار مین نہ رکہے -
۳- اپنی اوقات شہوات اور لذات جسمانی مین جیسے بہت سے بیاہ کرنا اور ہر وقت
ناچ دیکہنا اور شکار کہیلنا اور جو ایسے فعل ہین اونمین خرچ نہ کرے بلکہ فرصت کے
وقت کو تدبیر بہتری رعایا مین گذرانے تاکہ غنیم سر پر نہ آجاوے اور کوئی دردمند خدا سے
فریاد نہ کرے اور اہلکار کل کا مختار نہو جاوے +
۴- کشادہ پیشانی سے سلطنت کا کام کرے ناک سکوڑنا اور جلد خفا ہو جانا روا
نہ رکہے +
۵- خدا کی خوشی رعایا کی خوشی سے جانے کیونکہ خدا پیدا کرنیوالا اور پرورش کرنیوالا تمام
موجودات کا ہے کسی ایک قوم یا ایک مذہب والے کا نہین ہے +

کسی غرض گو کے قول سے جاندار کو ستانا یا قتل کرنا بہلا نہ سمجھے +

۶- جو حکم جاری کرے انصاف سے ہو اور جو معاف چاہیئے اوسکو امن دیوے اور کوئی حیلہ بناکے کسی پر ظلم نہ کرے +

۷- سچ کہنے والوں کا خواہاں رہے اور اون کے کلام سے ناخوش نہو کیونکہ سچ بات ہمیشہ سے کڑوی معلوم ہوتی ہے +

۸- ہر شخص کو اوسکے درجہ پر رکہو اور کسیکو اتنا اختیار نہ دے کہ آپ بے اختیار ہو جاوے اور وہ سیاہ اور سفید کا مجاز ہو جاوے اور نہ اتنا بے اختیار کرے کہ اوسکا ہونا اور نہونا یکساں ہووے +

۹- آپ ظلم نہ کرے اور اہلکار اور رعیت کو بہی ظلم کرنے ندے - جب کوئی بادشاہ غافل ہوتا ہے ملک مین بے انتظامی ہوتی ہے تب سپاہ اور اہلکار اور رعیت ظلم کرتے ہین +

۱۰- مغرور سے غرور کرے اور اکڑباز سے اکڑے اور جو اپنے تئین دبایا چاہے اوسکو آپ دباوے اور جو تواضع کرے اوس سے خلق کرے اور جو مکر کرے اوسکے مکر سے واقف ہووے مگر آپ مثل اوسکے نہو جاوے +

۱۶ دفعہ - جنگ کے باب مین

۱- اپنا بہید چہپا رکہے تاکہ کوئی اپنے فکر کو دوڑا کے اور بہید کو پاکے دوسری صورت پیدا نہ کرے اور دشمن کے مکر سے بچا رہے +

۲- مشورت اوس سے کرے جو لائق اوس کام کے ہو اور جسکو اوس مہم مین دخل نہو اوس سے نہ پوچھے +

۳- دشمن کے خیال کی تلاش سے ایک دم کو غافل نہووے بلکہ جاسوس مقرر کرے کہ ہر دم اوسکے دل کے بہید سے خبر دیتے رہین اور راز کی تلاش چہپا کے کرے اور خندہ روئی سے

۴- جب کسی سے آثار دشمنی اور ناراضی کے دیکہے کوشش کرے کہ راستی پر آجاوے اور جبتک نرمی اور خاطرداری سے ہوسکے لڑائی اور زور آزمائی کی طرف توجہ نہ کرے اور تعصب مذہب سے کبہی نہ لڑے کیونکہ ظلم متعصب کی طرف عاید ہوتا ہے +

۵- جب کسی صورت سے دشمن راستی قبول نہ کرے اور جہالت کو نہ چہوڑے اور اپنا مطلب

چاہی تب جسطرح ہوسکے اور جس حیلہ سے وہ دفع ہو اوسکو دفع کرے +

٦- داعی جنگ - یعنی لڑنے والے دو صورت کی ہوتے ہین ایک آگے بڑہکے لڑنیوالے دوسرے آگے آنیوالے کو روکنے والے +
پہلی صورت سے جو لڑے امید فتح کی رکہی - دوسری صورت سے جو لڑے خوف ہار نیکا رکہو

٧- جبتک لشکر ایکدل نہو اور رعایا کی صلاح اور اونکا دل جنگ کو نہو جنگ کا ارادہ نکری کیونکہ ہرگز مفید نہوگا اور جب سب کا ایک دل ہوگا تب روپئے اور آدمی اور اسباب کی کمی نہوگی +

٨- بادشاہ کو چاہیئے جبتک ممکن ہو آپ غنیم کے روبرو نہو کیونکہ اگر شکست ہوگی پہر علاج ہاتہہ سے جاتا رہیگا +

٩- جب طاقت مقابلہ کرنے کی نہو تب قلعہ اور شہر پناہ پر تکیہ کری پہر بہی انجام بخیر نہین ہی کیونکہ جو قلعہ مین جاکے چہپا وہ اپنی کمزوری پر آپ مقر ہوا قلعہ فقط واسطے دفع کرنے کسی وقت خاص کے ہے جبکہ کہین سے امید کمک کے آنے کی ہو ورنہ قلعہ مین جا بیٹہنے سے ملتجی ہونا بہتر ہے +

١٠- سپہ سالار دلیر چاہیئے کہ بندوبست لڑائی کا ایسا کرے جیساکہ قواعد کو وقت کرتا ہی اور جنگ آزمودہ ہو تاکہ ہر کام کو موقع سے کری اور تہوڑی اونچ اور نیچ سے گہبرا نجاوے اور مشاق ہو اور قواعد کو جانتا ہو اور بات کو جلد سمجہتا ہو کہ جس طرح کا وقت آگیا او وقت کے موافق تدبیر کرے اور ہر وقت دشمن کی تدبیر اور حرکتون سے واقف رہی اور ناخواندہ نہو کیونکہ بہت فوج اسکے زیر حکم رہتی ہے اگر ڈرجاوے سبکو بدنام کرا دی اور جو جہالت کرے سبکو مروا دے +

١١- قلعہ اور خندق واسطے بچاؤ ناگہانی آفت کے اور حفاظت کو سامان جنگ کی بنا وی مگر بغیر لاچاری اوسمین بیٹہہ کے دشمن کو دلیر نہ کرے +

١٢- دشمن کو کبہی نالائق اور کمزور جاننا نچاہیئے جسنے دشمن کو کمزور سمجہہ کے بے پرواہی کی اوسنے اکثر شکست ہی پائی +

١٣- لڑائی مین جو عمدہ کام کرے اوسکو انعام دینا چاہیئے اور جو جان دیوی اوسکے وارثون سے سلوک کرنا چاہیئے +

۱۴- فتح کے بعد اطمینان سے بیٹھہ رہنا نہ چاہیئے اور دشمن کی تدبیرونکو دریافت کرنا چاہیئے
۱۵- جب دشمن جیتا گرفتار ہو اوسکو مار ڈالنا لازم نہین ہے مگر اوس حالت مین مار ڈالنا چاہیئے تب کہ بغیر مار ڈالنے اوسکے آسودگی میسر نہو +
۱۶- بعد فتح کے حسد اور بغض اور تعصب کرنا نہ چاہیئے کیونکہ اوسوقت مخالف غلام اور رعیت سے زیادہ حقیر ہو جاتا ہے +
۱۷- دشمنون کی عورتون اور بچون سے کسیطرح اور کسی وقت مین بدسلوکی اور سختی حکما اور عقلا کے مسلکون سے روا نہین ہے +

۱۷ دفعہ - بادشاہون کی خدمت کے آداب مین

۱- کم مرتبہ اور کم مقدور آدمیون کو چاہیئے کہ دولتمند اور امیرون کو دل سے پیار کرین اور سوائے تعریف اور توصیف کبھی کچھہ گہر مین یا بازار مین بد نہ کہین +
۲- ہاتھہ اور پانو اور زبان سے اُنکی خدمت کیا کرین اور اونکی احکام جلد تعمیل کیا کرین +
۳- خراج اور جو حق بادشاہی ہو خوشی سے بغیر حجت اور ناک چڑہانیکے ادا کیا کرین +
۴- بادشاہون کی تعظیم کیا کرین اور وقت پر اونکے واسطے جان اور مال سے دریغ نہ کرین +
۵- جو خدمت جسکے متعلق ہو اُسکے سوا دوسرے کام مین دخل نہ دین -
۶- اگر بادشاہ یا امیر کی بہول پر آگاہی ہووے ادب سے بیان کرے +
۷- وزیر اور مشیر کو چاہیئے کہ اگر بادشاہ سے کوئی بات خلاف مصلحت کی ہو جاوے تصریح اوسکو رد نہ کرے بلکہ تسلیم کر کے کسی عمدہ تمہید سے اوس بات کو پلٹ دیوین +
۸- بادشاہ کی بہید کو کسی سے نہ کہے +
۹- فرمانبرداری کو سب سے زیادہ کام سمجھے +
۱۰- کبھی حقارت سے نہ دیکہے گو کہ قصور بادشاہ کا ہو لیکن الزام بادشاہ کے ذمہ نہ لگاوے بلکہ اپنے ذمہ لگاوے اور جہرائی سے اپنے تئین بھی پاک کرے +
۱۱- اپنی خوشی اور مرضی سے اونکی رضامندی کو مقدم سمجھے +
۱۲- حرص اور ہوس اور حسد اور تعصب سے کوئی کام نہ کرے بلکہ صبر اور قناعت سے ہر ایک کام کو کرے +
۱۳- بادشاہ اور رعایا کے نفع سے اپنا نفع سمجھے اور اونکے مال مین خیانت نہ کرے +

۱۴- سواری اور پوشاک مین اونکی برابری نہ کرے +

۱۵- اونسے اپنی بے پرواہی نہ جتاوے +

۱۶- جسقدر بادشاہ زیادہ قدر اور منزلت کرے اوسی قدر زیادہ خدمت اور ادب بجا لاتا رہے

۱۷- اپنا حق خدمت کرکے ثابت کرے زبان سے بیان نہ کرے +

۱۸- وزیر کا سفارش کرنیوالا اور مدد کا کرنیوالا امانت اور دیانت سے زیادہ کوئی نہین ہے +

۱۹- تھوڑی چشم نمائی سے ناخوش نہو جاوے +

۲۰- اگر کوئی برابر والا بیر کرے گہبرا نہ جاوے +

۲۱- برابر والون سے اپنا بغض اور حسد ظاہر نہ کرے کیونکہ جب وے واقف ہونگے زیادہ بدی کرینگے +

۲۲- جب برابر والے سے دشمنی ہو جاوے عقل سے کام کرے +

۲۳- بادشاہ کے روبرو کسی سے کانا پہوسی بات نہ کرے +

۲۴- اگر بادشاہ دوسرے سے سوال کرے نزدیک جلکے جواب دے +

۲۵- جب دوسرے سے پوچھے آپ جواب نہ دیوے +

۲۶- اگر بہت آدمیون سے سوال ہو چپ رہے تاکہ ہر ایک جواب کی عیب اور صواب سے آگاہ ہووے پہر سب سے بہتر بات کہہ سکے +

۲۷- جو زیادہ مرتبہ اور عزت رکھتا ہو اوسکو گراکے اوسکا مرتبہ نہ لینا چاہیئے +

۲۸- اپنی اغراض و منفعت اور تعصب سے نمک حرامی اختیار نہ کرے +

۲۹- جو جسکا نوکر ہو یا جسکے تابع ہو وہ اوسکا ادب بادشاہ کے برابر کرے -

۳۰- اپنے توابع پر نظر مہربانی کی اسطرح سے رکھے جیسے بادشاہ سے وہ چاہتا ہے +

۸ دفعہ دوستی کی فضیلت مین جو بادشاہون کو
گردنوں کے سلاطین اور اہلکار اور رعایا سے چاہیئے

۱- انسان کو واسطے پہونچنے اپنے کمال کے اپنی نوع کی طرف احتیاج بہت ہے اور مدد پانا بغیر الفت اور محبت کے ناممکن ہے پس جو کوئی زیادہ دوست رکھیگا زیادہ کمال پاسکیگا لیکن محبت سچائی سے ہوتی ہے اور وہ نایاب ہے - اگر میسر ہو اسکو

بہت حفاظت سے رکھو +

۲- آدمی لذت حیوانی اور خواہش نفسانی کی طلب سے آمیزش کرتے ہین اونکی ہمراہ بہی ملاپ انا چاہیئے جیسے ضرورت گرم مصالحہ کی طعام کے ہمراہ ہوتی ہے اور کمی یا زیادتی سے نقصان ہوتا ہے +

۳- آدمی ہر حال مین دوست کا محتاج ہے - فراغت مین واسطے اختلاط کے اور مصیبت مین واسطے کمک اور امداد کے +

۴- بادشاہ عام کی بہ نسبت ظاہر مین مستغنی ہے مگر حقیقت مین سبہون سے زیادہ محتاج امداد کا ہوتا ہے کیونکہ وے محتاج صرف دولت کے ہین اور یہہ محتاج دولت اور خدمت وغیرہ کا ہے +

۵- اگر تمام نعمت دنیا کی ملے اور دوست اوسکا کوئی نہو زندگی اوسکی وبال جان ہو +

۶- جو کوئی خیال کرے کہ میسر ہونا دوست کا آسان ہے وہ غلط فہم ہے کیونکہ امتحان سے ثابت ہوا ہو کہ پانا اس دولت کا اتفاق سے ہوتا ہے +

۷- مصیبت کے وقت مین خزانہ اور اسباب ویسا کارآمد نہین ہوتا ہے جیسا کہ دوست -

۸- اپنی نیک طبعی سے یہہ دولت میسر ہوتی ہے اور کیا خوش نصیب ہو وہ جو کہ یہہ نعمت رکہتا ہو گو کہ مفلس ہو +

۹- بادشاہ کو چاہیئے کہ ہر ایک کے دل کو اپنی طرف کہینچے اور ہر ایک کے دل سے خبردار رہے

۱۰- ہزارون کارخانون کے واسطے دو آنکہہ اور دو کان اور ایک زبان کافی نہین ہو سکتی جب دوستون کی مدد سے بہت آنکہون سے دیکہے اور بہت کانون سے سنے اور بہت زبان سے حکم کرے اور بہت دلون سے غور کرے تب بندوبست جہان کا اوسپر آسان ہووے

۱۱- جب کسی سے دوستی کا ارادہ کرے پہلے یہہ دریافت کرے کہ اسنے بچپن مین اپنے مان اور باپ سے کیا سلوک کیا اگر اسنے اونکی نافرمانی کی ہو تو اوسپر اعتماد نہ کرے کیونکہ جسنے مان اور باپ کے حق ادا نہین کیئے وہ کب دوستی کے مراتب ادا کرے گا -

۱۲- دریافت کرنا چاہیئے کہ اپنے ہمجولی لڑکون سے کس طرح گزران کرتا رہا ہے -

۱۳- اپنے ولی نعمتون کا کیسا شکر گذار رہا ہے اور کیسی خدمت کی ہے اور جو کچہہ خلاف

کیا ہے کیا حرکت کی ہے +

۱۴- اگر کسی نے عاجزی اور لاچاری سے کوئی حرکت بد کسی سے نہ کی ہو تو بھی اوسکو نیک نہ جاننا چاہیئے +

۱۵- دریافت کرنا چاہیئے کہ لذات دنیاوی اور فراہمی اسباب کی طرف اوسکی خواہش کیسی ہے اگر حرص اور حسد اور طمع اور تعصب اور ہوس زیادہ رکھتا ہو تو بھی دوستی کے لائق ہے +

۱۶- اگر بدنام ہو اور بہت آدمی اوسکو بد کہتے ہون وہ بھی دوستی کے لائق نہین ہے کیونکہ جو اپنے حق سے زیادہ چاہتا ہے اوس سے عوام نفرت کرتے ہین +

۱۷- جو ہمیشہ کہیل اور کود مین رہتا ہو اور ناچ اور تماشے کا زیادہ شوق رکھتا ہو وہ بھی اس کام کے لائق نہین ہے +

۱۸- جوان سب عیبون سے پاک ہو وہ لائق یاری کے ہے اور ایسے دوست کو غنیمت جاننا چاہیئے -

۱۹- جسکو اچھا دوست ملے عجب ہے کہ اوداس رہے کیونکہ ایسا ایک دوست ہزار کے برابر ہے بلکہ بہت دوست ہونے سے سبکے حقوق کی رعایت برابر نہو سکے گی +

۲۰- جس سے پہچان نہین ہوتی ہے دشمنی بھی نہین ہوتی ہے بعد اختلاط کے اور معلوم ہونے دل کے بہید کے دشمنی ہوتی ہے اور وہ نہایت مضر ہوتی ہے اسواسطے چاہیئے کہ کسی سے بہت اختلاط نہ کرے کہ وقت دشمن ہونے کے غالب ہووے +

۲۱- دوست کے ہر کام مین اور ہر بات مین سعی اور خاطر داری کرنی چاہیئے مگر اپنا بہید دینا نہ چاہیئے +

۲۲- چہوٹے عیب اور قصور سے دوست کو ہاتہ سے نہ کہووے بلکہ چشم پوشی کرے کیونکہ کوئی آدمی عیب سے خالی نہین ہے اور مثل مشہور ہے کہ بے عیب ذات خدا کی ہے -

۲۳- جو کوئی دوست کے عیبون کو پکڑتا رہے گا وہ دوستون کو ہاتہ سے کہوتا رہیگا اور بغیر دوست کے آرام دوستی سے محروم رہیگا اسواسطے چاہیئے کہ ہر کوئی اپنے عیبون کو سوچے +

۲۴- دوستی کی رسومات سے یہہ ہے کہ دوستون کو اپنی نعمت اور ثروت مین شریک

کرے اور اپنی سلوک کو زبان پر نہ لاوے +

۲۵ - جب دوست پر کچہہ آفت پڑے جان اور مال کو اوسپر فدا کرے اور ہر طرح شریک
اوسکے رنج کا ہووے اور اوسکی التجا کا انتظار نہ کرے علامت اور آثار سے اوسکا
احوال معلوم کرے +

۲۶ - اگر کسی سبب سے کدورت ہو جاوے تو صاف دل سے ظاہر کرے تاکہ سچائی سے
صفائی ہووے +

۲۷ - جہگڑا اور لڑائی کسی سے کرنی نہ چاہیے خاصکر دوستون سے +

۲۸ - دوست سے دریغ کسی چیز کے واسطے نہ کرے خاصکر علم سے جو اوسکے مفید ہو کیونکہ
دولت علم کے خرچ کرنے سے زیادہ ہوتی ہے اور بخیلی سے گہٹتی ہے +

۲۹ - جب دوست کے عیب پر مطلع ہو اوسکو آہستگی سے بتاوے کہ چہپانا بہی خیانت کو
برابر ہے لیکن اسطرح سے ظاہر نہ کرے کہ دوسرا واقف ہووے +

۳۰ - دوست کے درمیان غماز کو یعنی لڑانے اور جور چلانے والون کو دخل نہ دے کیونکہ
دوستی کی دیوار کیسی ہی مضبوط ہو غماز کی غمازی سے گر جاتی ہے جیسے کوئی ناخن سے
دیوار کو کہودے اونگلی ڈالنے کی جگہہ ہوگی جب اونگلی کی جگہہ پاوے گا ہاتہہ ڈالیگا
پہر کودال سے کہودیگا غرض کہ گراوے گا +

۳۱ - دوستی جہان سے کرنا کہ جہاندار ہو جاوے پہر جہاندار سے کرنا کہ وفادار اور
صاحب کمال بنجاوے +

۳۲ - بغیر اپنی صفائی دل کے دوسرے سے وفاداری ہو عجب ہے یا دوسرے
کی نادانی +

۱۹ دفعہ - عوام کے ہمراہ گذران کرنے کے ادب مین

۱ - تمام دنیا کے آدمی تین درجہ مین ہین - بڑے اور برابر اور چہوٹے بڑون سے
جو سلوک کرنے چاہئیں وے ہین جو دفعہ ۱۷ اس قانون مین رقم ہوئے - برابر والون
سے جو رسم چاہیئے اوسکے تین دستور ہین +

۱ - آمیزش کرنا دوستون سے +

۲ - نباہ کرنا دشمنون سے +

بسر کرنا عوام سے +

پہلے قسم کے دو جز وہین ایک سچے دوست دوسرے جہوٹے دوست -
دوست حقیقی یعنی سچون سے گذران کی ترکیب اٹھارہ ہوین دفعہ مین اس قانون کے
لکہی ہے +
جہوٹے دوست وے ہین جو بناوٹ اور تملق سے مانند دوست حقیقی کے بات بناوین
اونکی دلداری خندہ روئی سے کرنی لازم ہی کیا عجب ہی کہ سچے دوستون کے درجہ پر آجاوین
لیکن اونکو اپنے عیب اور اپنے بہید سے آگاہ نہ کیا جاوے اور اونکی خواہش کو اگر
پورا کرسکے کردیوے +
دشمن دو نوع کے ہوتے ہین ایک نزدیک دوسرے دور -
ہر دو قسم کے دشمن دو طرح کے ہوتے ہین ایک ظاہر دوسرے پوشیدہ اور حاسد اگرچہ
تیسرے قسم کے ہین مگر پوشیدہ دشمنون کی ذیل مین شامل ہین - دشمن نزدیک سے
سے بچا رہنا لازم ہی کیونکہ وہ ہر ایک چہوٹے چہوٹے حال سے خبردار رہتا ہی اسواسطے
چاہیئے کہانا کہلنے اور پانی پینے اور بات کہنے اور اندر باہر جانے اونکے شر سے
بچا رہے اگر ممکن ہو اوسکے دل سے عداوت کو نکال دیوے اور جو ممکن نہو ظاہرداری کو
نہ بگاڑے اور ملایمت سے گذران کرے +
٢- حاسد کی دفع کرنیکو کوئی راہ نیکی اور خیرات سے بہتر نہین ہے اور اونکی نالایقی پر نگاہ
کرنی نچاہیئے بلکہ بردباری اور مدارا اختیار کرے بعوض تکرار اور جہگڑے کی کیونکہ دشمنون
کے سبب سے ہمیشہ زوال نعمت اور حشمت اور دولت اور آسایش کا ہوتا ہے
اور پریشانی خاطر اور اندوہ دایمی رہتا ہے اور جان اور مال کا نقصان ہوتا ہی اور
فساد پیدا ہوتا ہے +
٣- دشمن سے عوض کے لینے کی فکر مین عمر کو ضایع کرنا نادانی ہی پس چاہیئے کہ دشمن
کے احوال کے دریافت مین کوشش کرے اور جب واقف ہو پوشیدہ رکہے اور ظاہر نکرے
کہ ظاہر ہونے سے زیادہ گستاخ ہوگا اور پوشیدہ رکہنے سے وقت پر اسکو دفع کرنا
سہل ہوگا +
٤- جب سمجہے کہ دشمن اپنے عیب کے واقف ہونے سے شرمندہ یا خجل ہوگا یا غدر کریگا

محبت کر دیکا ظاہر کرنا مضایقہ نہین ہے +

۵۔ اپنے تئین جھوٹ اور بہتان اور جعل اور فریب اور دغا اور تعصب کی الزام سے متہم نہ کرے کیونکہ جب کوئی ان حرکتون سے بدنام ہوجاتا ہے دشمن قوی ہوجاتا ہے +

۶۔ اعلے مرتبہ کے آدمی سے دشمن کی شکایت نہ کرے کیونکہ جب اونکو اوسکی مخالفت ظاہر ہوگی شکایت سے کچھہ حاصل نہوگا بلکہ اعتبار سے جاتا رہیگا +

۷۔ چاہیئے کہ ہر ایک دشمن کے سبب دشمنی سے واقف ہو تاکہ دفع کرنا اوسکا آسان ہووے جو سبب اوسکے شکست دینے کا ہو اوسکا فکر کرسکے +

۸۔ جو فضیلت دشمن مین ہو وہ آپ کمال کو پہونچاوے تاکہ دشمن آپ سے مرجاوے

۹۔ طعن اور تشنیع اور لعنت اور غیبت نہ کرے کیونکہ کوسنا اور رونا یہ عادت عورتون کی ہے اور حماقت اور جہالت کی نشانی ہے پس عقلمند کو چاہیئے کہ بیوقوفون کی خو نہ سیکھے علاوہ اسکے دشمن کو ان حرکتون سے کچھہ نقصان نہین ہوتا ہے بلکہ وہ خوش ہوتا ہے کہ تیر نشانہ پر لگا اور کارگر بھی ہوا کہ طرفثانی روتا اور کوستا ہے۔

۱۰۔ دشمن پر جب کوئی آفت آوے جس سے اپنے تئین امن ہو طعن نہ کرے اور نہ اظہار خوشی کرے کیونکہ جب وہ مصیبت اوسپر آوے تب وہ طعن اوسپر عاید ہوگی —

۱۱۔ اگر دشمن پناہ لیوے یا اعتماد کرے یا مدد چاہے تب خیانت یا فریب نہ کرے بلکہ احسان اور مروت سے مدد کرے اور نیا عہد اور پیمان کرے اور سمجھے کہ اس سے زیادہ فتح کوئی طرح بہتر نہوگی کہ دشمن مدد چاہے +

۱۲۔ دشمنی کے دور کرنے کی چار راہ ہین +

۱۔ وہ تدبیر کرے کہ دشمن دشمنی کو خود چھوڑ دے —

۲۔ کسیکو درمیان مین ڈالے کہ وہ امین ہوکے دشمنی کو چھوڑاوے +

۳۔ اگر کسی صورت سے علاج نہو سفر کرے اور وہ جگہہ چھوڑ دے +

۴۔ کسی زور آور سے رجوع کرے تاکہ وہ کمک کرے لیکن حاسد اور متعصب کے دل سے دشمنی کا دور ہونا ناممکن ہے اسکا فکر عقل کی دلیلون سے مشکل ہے مگر زر سے ہوسکتا ہے - یہہ بہی معلوم رہے کہ مددگار خود بجائے گرگ قصاب ہوجاتا ہے -

۱۳۔ جو نہ دوست ہین اور نہ دشمن اونکے ہمراہ گذران کرنا اس طرح چاہیئے کہ خلق کرے

اور کشادہ پیشانی سے ملی مگر اُنکے قول پر فریفتہ نہو - اُنکے ملنے کی غرض باطنی دریافت کرا اگر ممکن ہو اونکی غرض حاصل کردی جو احمق بدگوئی کی عادت رکہتا ہو اوسکو کسی حیلہ سے اُٹہاوے اور موہنہ نہ لگاوے +

۱۴- پڑوسی اور یگانون کی بدخوئی پر صبر کرنا چاہیئے اور شاگرد کو جس علم کا شوق ہو اوسی کی تربیت کرے اور بے سود شغل مین وقت کو ضایع نہ کرے عام کو نیک راہ کی ہدایت کرے اور جبر کسی پر نہ کرے +
ناتوان اور اپاہجون کی دستگیری کرے اور مظلومون کی مدد غرض کہ مقدور بہر خیر کری اور اورون سے خیر کروائے +
اگر کسی کو چت پہنچاوے اس سے زیادہ پن نہین اور جو کسی کا دل دکہاوی اس سے زیادہ کوئی پاپ نہین +

۱۵- دنیا کے مردم کا رجوع کرنا کسی کی طرف بغیر غرض کے نہین ہوتا ہے اسواسطے چاہیئے کہ اونکی غرض پوری کرے تاکہ الفت سے رجوع کرین اور خوش ہوکے دعا کرین -

۱۶- وہ نیک ہے جکو حکماء اور عقلا مین سے کوئی ایک بہی تعریف کرے - وہ نہین ہی کہ جکو لاکہہ احمق اچہا بتاوین - آدمی کو چاہیئے بُرے فعلون سے ڈری اور لوگون کے بُرا کہنے سے نہ ڈرے کیونکہ لوگون کی زبان سے کسیکو نجات نہوئی ہے اور نہوگی اور وجہ اسکی ظاہر ہے کہ نیک بدون کو بُرے نظر آتے ہین اور بُرے نیکون کو بہلے معلوم نہین ہوتے ہین - اور جہان مین ہر قسم کے لوگ ہین - ایک مثل ہی (نیک بدان و بد در نیکان بدنما اند +

پانچوان حصہ قدیم حکیمونکی متفرق نصیحتون کے بیان مین ہے

۱- اللہ کو پہچان اور اوسکے حق کو نگاہ رکہہ +
۲- ہمیشہ ارادہ پڑہنے اور پڑہانے علم کا رکہہ اور کسی کا امتحان نکر اور حکیمون سے محبت کر -
۳- شر اور فساد اور جنگ اور تکرار سے بچ اور خلق اور ادب کو سیکہہ -
۴- خدا سے وہ چیز مانگ جو واسطے اور امر ہووے یعنی سدا رہوے +

۵- ہمیشہ جاگتا رہ کہ بہت بیری گہات لگائے رہتے ہین +

۶- زندگی کا بہروسا نرکہہ کہ موت روز بروز نزدیک ہوتی ہے -

۷- زندگی کو بہتر نہ جان جبتک کوئی بہلا کام تجہہ سے نہو -

۸- سونے اور آرام کرنے کی خواہش نہ کر جبتک حساب نہ کرلے کہ آج کوئی خطا مجہہ سے ہوئی یا نہین اور آج کوئی کام بہلا کیا یا نہین اور جو کام آج کے کرنیکو تہا اُنہین سے کوئی رہگیا یا نہین +

۹- یہہ سوچ کہ پیدا ہونے سے پہلے کیا تہا اور ابعد مرنیکے کیا ہوگا -

۱۰- کمی کو مت ستا کیونکہ دنیا تہوڑے دنون کو ہے اور جسکو ستاتا ہے وہ بہی مثل تیرے ہے +

۱۱- کم بخت وہ ہے جسکو آخرت کا فکر نہین ہے اور دنیا کی لذتون مین بند ہا ہے +

۱۲- اوس دولت اور حرمت کو جمع کر جسکو ساتہہ لیجا سکے کہ یہہ سب مال اور متاع جسم کے ہمراہ رہجاوینگے +

۱۳- سائلون کے سوال کو پورا کر اور مستحقون کے سوال کا منتظر مت رہ -

۱۴- حکیم اسکو نہ جانو جو دنیا کی نعمتون سے خوش ہووے اور مصیبتون سے رووے اور جہینکے -

۱۵- اپنی موت کو یاد کر جب مردے کو دیکہے اوسپر خندہ نہ کر -

۱۶- خبیث آدمی کو بہت بات بنانے اور بغیر پوچہے جواب دینے سے پہچان لے -

۱۷- شریر وہ ہے جو کہ شرارت کرے اور غریبون کو ستاوے - یا قتل کرے -

۱۸- ہر ایک بات کو پہلے سوچ پہر موہنہ سے نکال کہ جسطرح تیر کمان سے نکلکے ہاتہہ نہین آتا ہے بات بہی زبان سے نکلکے ہاتہہ نہین آتی ہے +

۱۹- سب سے صلح کر اور دوستی رکہہ کیونکہ سب ایک ہی خدا کے بنائے ہین اور ہر بات پر غصہ نہ کر کیونکہ تیری عادت بگڑ جائے گی +

۲۰- حاجتمند کی حاجت پورا کرنے کو دیر نہ کر کیا جانے ہلاک کی مارے مین کیا ہو -

۲۱- قیدیون پر رحم کر اس شرط سے کہ پہر وے بدفعلی نہ کرین -

۲۲- ...طر فہین کہ جبتک حال معلوم نہو حکم مت کر اور ردی علم کو بہی آشنا پڑہ کہ اوسکی

حقیقت سے نادان نہ رہے +

۲۳- حکیمون کی سی بات بہت لوگ بنایا کرتے ہین اور اونکی سے فعل تہوڑے کرتے ہین جو کہ قول اور فعل دونون صفت رکہتا ہو وہ حکیم ہے اور یہہ ہی سمجہہ لو کہ قول یہان رہجاویگا اور فعل ساتہہ جاویگا +

۲۴- اگر اچہے کام اور نیکی کے بدلے مین دوکہہ ہووے افسوس نہ کر کیونکہ چند روز مین دوکہہ جاتا رہیگا اور نیکی رہجاویگی اور جو بدی کے عوض مین سکہہ ملے خوش ہوکے پہولے نہ پہرو کیونکہ آرام چند روزہ بعد جاتا رہیگا اور بدی یادگار رہیگی +

۲۵- اوس دن کا دہیان رکہنا چاہیئے کہ جس دن لوگ تجہے پکارینگے اور تو بولنے سے عاجز ہوگا

۲۶- تجہکو وہان جانا ہے جہان کوئی تیرا دوست اور مددگار اور بچانے والا نہوگا -

۲۷- وہ ایسی جگہہ ہے جہان آقا اور غلام سب برابر ہین -

۲۸- توشہ بغل مین لو کہ کوچ ہونیوالا ہے -

۲۹- حکمت یعنی گیان سے زیادہ کوئی نعمت نہین ہے اگر قول اور فعل یعنی منسا اور باچا اور کرمنا سے برابر ہو +

۳۰- نیکی کا بدلہ جلدی کر اور بدی کے بدلے سے درگذر +

۳۱- اس دنیا کی لذتون سے محروم رہکر غم نہ کر کیونکہ جو مراسب کے ہمراہ حسرت گئی ہے جسکو کہ حکمت سے حصہ نہین ملا اور اوسکی درخت زندگی کو پہل نہ لگا اور جسکو کہ حکمت سے بہرہ ملا اوسکا درخت شہوت اور غضب کا تمیز کی آگ سے جل گیا اور رنج و راحت اوس کے خیال مین برابر ہوگیا +

۳۲- بدی سے خوشی حاصل ہونے کی امید نہ کر کہ موذی کا حق راحت نہین ہے -

۳۳- دنیا کی لذتون کی چاہ دل سے نکال دے کہ ہمیشہ نہ رہینگی -

۳۴- وقت سے پہلے کسی کام کو شروع نہ کر کیونکہ کسان فصل پر بیج کو بوتے ہین -

۳۵- ہر کام کو سوچ اور سمجہہ سکے کر کہ خدا نے عقل او حواس سب تجہے دیے ہین -

۳۶- دولت سے غرور اور مصیبت سے غم نہ کر کہ دونو چند روزہ ہین -

۳۷- وہ معاملہ خالق اور خلق سے کر کہ ثالث کے روبرو تیرا دعوی سرسبز ہو -

۳۸- سب سے متواضع رہ اور متواضع کو حقیر مت سمجہہ +

۳۹۔ جس برم مین تو آپ ماخوذ ہو اپنے بہائی کو ملامت نہ کر۔

۴۰۔ نصیب پر بہروسا نہ کر اور نیک کام سے پشیمان مت ہو۔

۴۱۔ کسی سے لڑائی مت کر اور عدالت سے کام کر اور نیکی اختیار کر بدی کو چہوڑ دے اور بدون کی پیروی کو ناقص سمجہہ +

۴۲۔ بادشاہ چار قسم کے ہوتے ہین۔

۱۔ اپنے اور اپنی رعیت کے ساتہہ نیک اور سچے اور سخی ؛

۲۔ اپنے نفس کو سخی اور رعیت پر بخیل اور ظلم کرنیوالے +

۳۔ رعیت پر سخی اور اپنے پر بخیل +

۴۔ رعیت اور اپنے پر ظالم اور بخیل +

۴۳۔ سخاوت وہ ہی جو مستحق کو بقدر واجبی دیوے جو زیادہ صرف کرے وہ مسرف ہی اگر بادشاہ زیادہ خرچ کرے اور اپنے لذات دنیا اور عقبی کے لئے مال کو تلف کری اور سوائے مصلحت رعایا کے کسی کام مین خرچ کرے۔ سلطنت اوسکی جلد جاتی رہے +

۴۴۔ عقلمند وہ ہے جو ہزار سال آئندہ کا فکر کرے اور دس ہزار سال گذشتہ کی خبر رکہی

۴۵۔ بادشاہ کی سخاوت اور کرم وہ ہی جس سے ملک کو بقا ہو یعنی رعایا کے مال مین طمع نہ کرے نہ یہہ کہ رعایا سے زور دکہا کے لیوے اور حرام خورون کو بامید ہوہوم دیلوی +

۴۶۔ بادشاہ کو چاہیئے کہ ستم نہ کرے اور پوشیدہ عیب رعیت کے تلاش نہ کرے +

۴۷۔ نیکون کی حرمت کر اور عام سے کشادہ رو رہ۔

۴۸۔ ہر ایک رتبہ کی موافق کلام کر اور جواب دے۔

۴۹۔ نادان کی خطا سے درگذر اور عقلمند کی صواب کو دیکہہ۔

۵۰۔ عقل منصور تمام مہمات کی ہے اور نیک و بد کی کسوٹی ہے اور برائی کے دہنے والی ہی اور سب سے اچھی عقل وہ ہے جو صلح کل کی راہ بتاتی ہو۔

۵۱۔ بادشاہ عالی ہمت ہو اور صائب رائے اور شیرین زبان اور بلند آواز اور کم گو اور خوبصورت اور نیک سیرت اور باعلم اور ادب اور رذیل صفات سے پرہیز کرنیوالا اور خاص و عام سے یکسان ہو۔

۵۲۔ سوداگرون کی رعایت چاہیئے تاکہ غیر ملک سے تحائف لاوین اور شہر اور مکان اور

لباس اور جسم کو صاف رکہنا چاہیئے تاکہ روح پاک ہووے اور بہیم ور جا جاوے۔

۵۳ - شہوت کا حریص نہو کیونکہ یہہ سور کی عادت ہے اور غضب کا عادی نہو کہ یہہ بہیڑیئے کی عادت ہے اور جہل کو چہوڑ کہ جاہل جانور کے برابر ہے اور ظلم کو اختیار نہ کر کہ ظالم گوبر کے کیڑے سے زیادہ ناپاک ہے +

۵۴ - دلیل کے ساتہہ جو بات ایک چہوٹا لڑکا کہے مان اور اگر بغیر دلیل کے پیر و نکا پیر کہے نہ مان -

۵۵ - شہوت رانی سے بدن ضعیف ہوتا ہے اور عورتونکی خواہش کرتی ہے اور ظلم سے دونون جہان مین خرابی ہوتی ہے اور ظلمت کا نام جہالت ہے - اور نور حقیقت مین دانائی ہے -

۵۶ - ایسی صورت بنا جس سے نیک آدمی امن مین رہین اور بد ڈرین اور خون خلائق کا نہ کر کہ حقیقت حال کسی کو معلوم نہین ہوا کہ خدا کس سے خوش ہے +

۵۷ - بد عہدی نہ کر اور ستم کہانے کی عادت مت کر اور عاجزون کے حال سے غافل نہو اور خشک سالی کا سامان بہار مین کر - اور گئی چیز کا افسوس نہ کر اور رعیت کو علم اور ہنر سے کامل کر اور حکمت کو رونق دے اور جہل کو گہٹا تاکہ الفت اور محبت پیدا ہووے اور تعصب اور نفاق دفع ہووے -

۵۸ - یونان کی سلطنت کو دو سبب سے فروغ ہوا تہا ایک یہ کہ عام کو علم حکمت سے تربیت کیا تہا کسی قوم یا پیشہ ور سے بخل نہین کیا تہا - دوسرے اُنکیونکو علم فقہ اور نجوم اور طب اور خلق سے ممتاز کیا تہا مثل حیوان کے ناخواندہ اور بے تمیز نہین رکہا تہا -

فرنگستان اور چین کے بادشاہ اسوقت مین اور ولایتون کے بادشاہون سے جو ممتاز نظر آتے ہین اونکا عمل بہی اون تین باتون پر ہے -

۵۹ - جسپر اعتماد نہو اوسکے ہاتہہ سے نہ کہا اور جب دو دلیل متعارض ہون یعنی ایک کی دوسری خلاف قوی دلیل کی طرف کو جا +

۶۰ - جسکے سبب سے زمین اور آسمان قایم ہین وہ عدل ہے اور ہند کے حکیمون نے عدل کی تعریف سب سے زیادہ لکہی ہے اور وہ یہ ہے +

ملک عدالت سے اور عدالت دولت سے اور دولت آئین سے اور آئین لشکر سے اور لشکر مال سے اور مال رعیت سے اور رعیت علم اور عدالت سے قائم رہتا ہے +

خاتمہ کتاب اصول علم تہذیب اخلاق کے بیان مین

شکر ہے صانع صنعت کا کہ دن سنیچر پہلی اکتوبر ۱۸۵۹ء کو مقام اکبر آباد مسودہ اصول علم اخلاق کا صاف ہوا اور حسن اخلاق کا رنگ آمیزی عبارت سے پاک ہوا صاحبان معنی فہم جو سہو اور خطا اس مکتوب مین پاوین بشر کو سہو اور خطا سے بہرا جان کے مہربانی کی قلم سے درست فرماوین ۔

جب حقیقت کو غور کرینگے کچھہ تصرف فقیر کا نہ پاوینگے اسمین بجز اسکے کچھہ اور نہین جو اول مرقوم ہوا ہے اور بسبب اختلاف زبانون کے ہر ولایت کی زبانون مین جدا جدا لفظون سے ملفوظ ہے ۔ ظاہر ہے کہ علم اور جہل کو کسی ولایت کے کسی حکیم اول اور آخر نے بہلا نہین لکھا اور نہ حکمت اور عدالت کو برا کہا ۔ نظم اور نثر کے بولنے والے اور عیب اور قصور کے چننے والے اور دانے نقطہ کے بننے والے صاحبون سے عام کو نہایت خوف رہتا ہے اسوجہہ سے جنکا دل پورانی دیوار کی مرمت کو چاہتا ہے بجائے خود رہجاتا ہے ✢

فقیر تعریف اور مذمت اہل دنیا کو مثل غنچہ اور گل تصویر کے قرار دیتا ہی اسوجہ سی آزادانہ صدق محبت سے یہ تحفہ پیش کرتا ہے اور عوض اسکا ایک سے بہی نہین چاہتا ہے

۲ ۔ جس صاحب کو یہہ کتاب پسند آوے اور اسکے جزویات کی ملاحظہ کو جی چاہے فقیر سری الکھہ سوامی کے خواب اور خیال کو ملاحظہ فرماوین کہ اس کتاب کو اُس کتاب سے ایسی نسبت ہے جیسے عرض کو جوہر سے اور جزو کو کل سے اور کثرت کو وحدت سی اور آفتاب کو دہوپ سے ✢

۳ ۔ جو صاحب اس کتاب کو اپنے طفل ابجد خوان کو پڑہانے اور یاد کرانے مین مبالغہ کرینگے امید ہی کہ خدا کے فضل سے اوسکا طفل فخر خاندان کا ہووی اور ہر میدان مین سرخرو رہتے اور جہل کا دروازہ توڑ گنج حکمت کو پاویگا ✢

۴ ۔ فقیر کچھہ اور بہی لکھنا چاہتا تہا کہ قلم نے کہا بس کر اور سب ہیچ ہیچ ✢

ایکو برہم دوتیو ناستی

گیان پرکاش

ترجمہ کرشن گیتا کا تصنیف **منشی گنہیا لعل الکھہ دہاری**

تیسری دفعہ

۵ سو کاپی مفت تقسیم کو

(سردار جگجوت سنگہ ولد کنور بشیشر سنگہ صاحب بہادر سرگباشی نبیرہ مہاراجہ راجگان بکرمجیت سنگہ بہادر)

معرفت

لالہ دوارکاداس مہتمم کارخانہ الکھہ دہاری

طبع ہوئی

مفید عام پریس لاہور میں باہتمام منشی گلاب سنگہ

سنہ ۱۸۶۸۳

تمہید

دفعہ ۱ - سردار جگجوت سنگہ صاحب بہادر خلف کنور پشورا سنگہ صاحب بہادر بیکنہہ باشی نبیرہ سری مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب بہادر سرگباشی والی پنجاب گران سلنے گذارہی کو ملک اودہ ضلع بہرایچ مین دس ہزار روپیہ کی جاگیر ہی یہ صاحب علم ہین ثبوت انکی فضیلت کا عیان ہی

ضمن اول ان صاحب نے جناب مولوی میر حسن صاحب متوطن سیالکوٹ سی کہ وہ اب اوس شہر کے کنگ مدرسہ مین عربی فارسی کے مدرس ہین اخلاق ناصری کا درس پایا ہی اس وجہ سی انکو اخلاقی کتب سے از حد انس ہی اور انہون نے سردارنی صاحبہ مکرمہ اور اپنی دختران نیک اختر کو اردو اور گورمکہی مین خود تعلیم کرکے ایسا لایق کیا ہی کہ بے تکلف عبارت کو لکہہ پڑہ سکتی ہین اور حساب کو سمجھہ سکتی ہین اور صاحبزادے بلند اقبال سردار امر سنگہ صاحب بہادر طول عمرہ کو کہ ہنوز اون کی عمر مکتب اور مدرسہ کی تعلیم کے لایق نہین ہوئی مثل صاحبان انگریز اونکو اکثر الفاظ اور اسمار جمادات نباتات حیوانات اور علوم اور فنون سی آگاہ کرتے ہین اور اونکی مقصود خاطر ہی کہ جہانتک ممکن ہو اوس نور دیدہ کو ہر ایک علم اور ہنر سے عالم بناوین +

ضمن دویم - سردار صاحب موصوف کا عام وقت مطالع کتب اور مباحثہ علمی میں صرف ہوتا ہی - اور اونکی علم اور ادب اور عقل نے اونکو دیگر افکار جو مثل شکار اور سیر اور ناچ ورنگ وغیرہ کے ہین اور اس زمانہ کے امیرون کو مرغوب خاطر ہوئی ہین اون سی دور رکھا ہی

ضمن سوم - سردار صاحب فیاض ہین کہ اونکے علاقہ کی کل آمدنی سی خفیف حصہ اونکے ذاتی کامون مین خرچ ہوتا ہی باقی مفید عام کامون مین وجہ ظاہر ہی کہ پارس بہاگ ایک گورمکہی کتاب جو علم اخلاق کی ہی اوسکو اون شاہ صاحب کمال نے کیمیا سعادت سی گورمکہی مین ترجمہ کیا تہا اوسکی پانسو کاپی اور اکاوس بہاگوت جو تصوف یعنی بیدانت کی ہی اور ایک جپ جی جو گرو نانک صاحب کے طریق سی مقدس ہی اونکی صد جلد طبع کرکے خاص و عام کے دلون کی گمراہی کے دور کرنے کو خواستگار کو مفت

عطا کین اور دو ہزار کاپی بہاگ بہری دو دفعہ راقم کے مطبع مین واسطی مفت تقسیم
کرنیکو چھپوا دین اور بہوج پر بندہ ناگری کی صدہا جلدین مطبع منشی نولکشور صاحب
سی خرید کر کے مفت عطا کین اور صدہا جلد گنج حکمت مہندر رساگر جوگ بشٹ بہاگ بہری
ناگری تجربہ دوران انوار نامتناہی دہرم پرکاس کلید حکمت نیولین وغیرہ مطبع
گیان پریس منشی کنہیا لعل صاحب الکہہ دہاری مقیم لدہیانہ سی خرید کر مفت لوگون کو
دین اور کئی مطبوعون سے بہت سی کتابین خرید کر مفت اور مثل اسکے بہت فیاضی پوشیدہ
کین اور خاص اونکا ارادہ ہی کہ جہانتک ممکن ہو قلم سے قدم سے درم سے
خاص و عام کی معاونت کی جاوے اور علم اخلاق کی کتب طبع کرا مفت دین خدا
انکے ارادہ کو پورا کرے اور اونکو بھی ہمت دے - اور سردار صاحب کا دل تعصب
سے ایسا پاک ہی کہ قرآن کا اردو مین ترجمہ معرفت منشی صاحب موصوف دینی کو طبع کرنیکو فرمایا ہی کہ طبع ہو جاوے
ضمن چہارم - سردار صاحب قدردان ہین کہ منشی صاحب کی جملہ تصنیفات سے گیان کاش
یعنی گیتا کو واسطے خاص و عام کے مفید اخذ کر کے مجھے واسطے طبع کر دینے پانسو
کاپی کے حکم نافذ کیا چنانچہ مینے طیار کر کے مرتب کر لین اور وہ مفت شائقین کو بخشینگے
ضمن پنجم - سردار صاحب نہایت خلیق ہین باوجود اسکے کہ وہ ایسے عالی خاندان ہین
کہ اونکے خاندان کے ادنے ملازمون سے ہمارا مرتبہ کم ہی ہمپر مہربانی کرتے ہین کہ
اسپر ہمکو فخر اور ناز ہے -
ضمن ششم - سردار صاحب نکتہ اور اشارہ و رکنایہ کو خوب سمجھتے ہین کہ الکہہ دہاری
صاحب نے جس مضمون کو بدلالت خود واسطے اخفا کے پیچیدہ عبارت مین لکھا
سردار صاحب نے اوسکو اسطرح ظاہر کیا گویا اونکے دل سے اوٹھا لیا
ضمن ہفتم - علم موسیقی مین سردار صاحب کو یہ کمال حاصل ہی کہ مطرب کی اندک
خطا کو بے تکلف ظاہر کرتے ہین مگر اسپر زیادہ التفات نہین رکھتے ہین +
ضمن ہشتم - علم طبعی سے بھی آگاہ ہین شعبدہ باز ساحر کراماتی کی اونکے آگے
پیشرفت نہین ہوتی ہی +
ضمن نہم اونکی سرکار مین متعدد اہلکار ہین مگر کسی کام کے سرانجام کو کسی کے
محتاج نہین ہین یعنے مہمات درپیشی کو اپنی علم اور عقل سے سرانجام کرتے ہین +

ضمن دہم سردار صاحب کے دل مین رحم اس غایت سے ہی کہ جو کاشتکار زمیندار وغیرہ قحط سالی اور سقیم حالی سے مالگزاری کو عاجز ہوتا ہی اوسکو مجبور نہین کرتے ہین بلکہ تقاوی اور معافی وغیرہ سے اوسکی امداد کرتے ہین +

ضمن یازدہم سردار صاحب اگرچہ توہمات رسمی کو پسند نہین کرتے ہین باآنہمہ جنکا پیشہ دریوزہ گری کا ہوا ہے اونکو اپنے جود و سخا سے کامیاب کرتے ہین اور جو درحقیقت عاجز اور محتاج ہین اونکی احتیاج کو جہان تک سکتے ہین رفع کرتے ہین +

ضمن دوازدہم تفنگ زانی ۔ چابک سواری ۔ دلاوری مین مشہور اور منتخب ہین +

دفعہ ۵ سردار صاحب کا ایسا عالی خاندان ہے کہ صفات مذکورہ کا اونمین ہونا عجب نہین ہی مگر یہ کہ اسوقت مین جو امیر اور رئیس ہین اونکا خیال ایسی باتونکی طرف کم ہے ۔ اگر سردار صاحب کسی بڑے علاقہ کے سرپرست ہوتے یقین ہے کہ حکام انگریزی انکے انتظام کو نہایت پسند کرتے اور گرد و نواح کے جو علم اور عقل رکھتے انکی مقلد ہوتے اور توابع انکی عہد کو غنیمت سمجھتے ۔ میرا قصد تھا کہ سردار صاحب کی سوانح عمری کا حال لکھتا لیکن ارشاد ہوا کہ اور کتاب مین رقم ہوگا اور جو کچھ مینے لکھا اسکو بھی ناپسند فرمایا

دفعہ ۶ ۔ نامہ نگار کو اس بیان سے یہ غرض ہی کہ اگر صاحب ملک اور صاحب دولت متقدمین اور متاخرین مصنفون کی کتب سے جس کتاب کو واسطے خاص و عام کے مفید سمجھین اوسکو طبع کرادین یا ترجمہ کراکے طبع کرادین اور اپنی رعایا او وابستگان کو مفت بخشین اور سمجھین کہ ازقسم زر و زمین جسکو عطا کرتے ہین وہ اوس انعام سی بدراہی اور سرکشی بھی کرتا ہی اور جو پاتا ہی زمان قلیل مین اوسکو صرف کر کے پھر محتاج ہوتا ہی ۔ اور بدمستی مین اپنا وقت خراب کرتا ہے ۔ جو شخص کوئی کتاب متعلق اصول دینی یا دنیوی علم معقول یا منقول کی پاویگا کسیقدر اوسکی جہل دور ہوگی اور جو اوسکا دوست یا قرابت دار اوس کتاب کو اوسکے پاس دیکھیگا ۔ وہ بھی کچھ علم و ادب سیکھیگا اور یہ سلسلہ مرعی رہیگا پس ہر قسم کی فیاضی سی علم کی فیاضی

اشرف ہی اور یہ سردار صاحب موصوف سے سیکھنی چاہیے۔ اور جو نقد و جنس وغیرہ کوئی
کسیکو دیتا ہے وہ شخص واحد سے خصوصیت رکھتا ہے۔ اور خاص ایک
غرض اوس سے ہوتی ہے۔ جیسے سراوہ وگیا واسطے نجات کسی ایک بزرگ
کے۔ تلاوان واسطے رہائی کسی آفت کے۔ جو شخص تالاب چاہ و سڑک و
مسافر خانہ پل بناتا ہے یا کسی علم کو پھیلاتا ہے وہ خصوصیت پہ نگاہ
نہین کرتا ہے اوسکی نگاہ خدا پر یا خدا کی مخلوق کی بہلائی پر رہتی ہی۔ پس
وہ محمود ہے جو عام کے ہمراہ ہو۔ تالاب چاہ وغیرہ سے بہی بہت کو فایدہ
نہین پہونچتا ہی۔ کہ ہر ایک کا گذر اوس راہ سے نہین ہوتا ہی علم و ہنر کی
اشاعت سے خاص و عام کو فیض پہونچتا ہی۔ ہر متنفس کو چاہیئے چہون شاستر
اٹھارہ سمرتی چار بید سے جس کتاب کو چاہین اور جسکو مستحق اوسکا پاوین اوسکو
دان کرین تاکہ وہ اوسکی اولاد لائق ہو جاوے آیندہ اختیار بدست مختار ہے

دفعہ دوم۔ حسب اجازت منشی کنہیا لعل صاحب کہ اونہون نے اپنی تصنیفات
سے نامہ نگار کو واسطے چھاپنے بہاگ بہری الوار نا منتناہی گیان پرکاش
یعنی گیتا الکہ اسولح یعنی جوگ اُپنشٹ اختیار دیا۔ ۱۰ اکابی گیان پرکاش کی
اپنے فایدہ کو چھاپنے اور قیمت اسکی ۱۲ر جیسا کہ منشی صاحب اپنے مطبع مین
بیتے تہے مقرر کی اور محصول ڈاک ۱ر۶ پائی جن صاحب کو درکار ہو حسب
درخواست قیمت بہیجدے الراقم گلاب سنگہ مالک مطبع مفید عام لاہور

اور منشی صاحب سے یہ ایک شرط کی ہے کہ جو کتاب سردار جگجوت سنگہ صاحب موصوف
منشی صاحب کی تصنیفات سے میرے مطبع مین طبع کو حکم دینگے اوسکی اوسی قیمت
اوسی حساب سے لونگا جو منشی صاحب دیتے ہین +

تت ست

دیباچہ گیان پرکاش

یہ ترجمہ کرشن گیتا کا تالیف منشی کنہیا لال عرف الکھہ دھاری ہی اور گلشن راز فارسی

سترجمہ پنڈت ٹیکارام صاحب سے اردو ہوا ہے

۱- الکھہ دھاری کے دلمین جو مقیم ہی وہ الکھہ ہی اسوجہ سی جو کچھہ اسکی زبان اور قلم سی برآمد ہوتا ہی وہ رنگ اور بو الکھہ کی رکھتا ہی +

۲- الکھہ دھاری نے الکھہ دھارنا کی اور الکھہ نے اوسکی انتہہ کرن اور گیان اندریون اور کرم اندریون کو قابو کیا تب الکھہ دھاری الکھہ مین لین ہوگیا جب الکھہ دھاری الکھہ مین محو ہوا یہ کلمہ پڑہنے لگا۔ من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی + تاکس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری -

جب وہ اس کلمہ کا قاری ہوا حمد اور صفت کا لکھنا ہو لگیا اور مناجات کو چھوڑ گیا تب بیوقوف سہو و خطا کی پکڑنیکو ہاتھہ بڑہانے لگے۔ عقل کل نے اونکے ہاتھون کو مروڑ کے کہا کہ اے کور باطنون گفت و شنید اور داد و ستد دوئی مین ہوتی ہی جو دوئی کو دور کرے اور احدیت سے نزدیکی کرے وہ کیا خود بخود بات کرے اور عاقل ہو دیوانہ کہلاوے +

جاہلون نے جب اس رمز کو سمجھا اقرار کیا کہ نرگن کے گن گائے اور بے نشان کے نشان

دکھائی نہین جاتے ہین اور جو خامہ فرسائی کرتی ہین آخر کو اقرار کرتی ہین ہم نہین جانتی حق کو اور اوسکی عبادت کی طرز کو *

۳- جسطرح سے کہانیوالا- شکر- اور نبات کے ذائقہ کے تفاوت کو باوجود علم کے بیان نہین کرسکتا- اُسیطرح الکھہ دہاری الکھہ کی بہا برنن نہین کرسکتا ہی

۴- اگرچہ الکھہ دہاری الکھہ کی تعریف کرنیسے قاصر ہی لیکن دہارنا کی ترکیب بتانے کو عاجز نہین بلکہ دلیر ہی اور جسطرحسے سندرونکی پوجاری پرتما پوجن کی اور کرم کانڈی جگ اور تیرتھ کرم اور برت کرم- اور دیو کرم- اور بواہ کرم کی اور جوگی پاس انفاس کی بدہ بتاتے ہین اور برہمن بیکنٹھہ کی راہ دکھاتی ہین اور نجومی جنم ماضی اور مستقبل کا سامان مہیا کرتے ہین اور منجم غیب کی بات بتاتی ہین مین دہارنا کی ترکیب بتاتا ہون اور مکت کی راہ دکھاتا ہون۔

۵- علم آلہی کا طالب دنیا مین نایاب ہی اور حسب قول سری کشن- سری بشسٹ زمان سلف مین بہی کمیاب تہا کیونکہ پابند محسوسات غلط اور مادہ کو تلاش کرتی ہین اور بتقلید جہل جنم آیندہ کی بہروسہ پر کروڑون روپئی خرچتی ہین اور بیکنٹھہ کے مزے کے لئی کایا کو کشٹ دیتی ہین اور جابجا بہٹکتی ہین اور کسل وندنا کس کے پانون مین سر دیتی ہین اور کیمیا اور بہی کرن اسٹ سدہی اور دست غیب اور امر پہل اور کایا کلپ کا ہر امیر اور غریب اور فقیر اور مرد اور عورت خواہان اور جویان ہی- گیان کی راہ کا چلنے والا- اور غیر محسوس کا ڈہونڈنیوالا مانند سنگ پارس اور کامدہن گائی معدوم ہی گو کہ یہ راہ سب سے اعلی ہے کیونکہ جیون مکت- اور بدیہہ مکت کا داتا بجز گیان دوسرا کوئی نہین ہی-

ایسی وقت اور ایسی دیس مین گیان کا چرچا کرنا لا حاصل ہے اور نکمٹونکی مجلس مین نکو کہلانے سے کیا شرف ہی لیکن گانیوالیکا منہہ- اور بجانیوالیکا ہاتہہ ناچنی والیکا پانو بے اختیار اپنی حرکت کرتا ہی ویسی الکھہ دہاری کا قلم سوائے معقولات- نامعقول تحریر کو روان نہین ہوتا ہے *

۶- اس دنیا مین دلکی راز کو پوشیدہ رکہنا جزو اعظم ہی- اور فی الحقیقت یہی اکسیر ہی مگر جس دلمین دلیر ہو اُسمین کسکی گنجایش کیونکہ ہوا در مسلت سے ہوشیار کی نقل مشکل سہی ہو- پس بمجبوری صاف کہتا ہون کہ کرم کانڈی اور اوپاشک آواز بلند منبر پر بیٹہہ کے پکارتے ہین کہ علم اور دولت پاتر کو دو اور کوپاتر کو نہ دو- مولف کو راجہ اندر بذریعہ تار برقی کی خبر دیتا ہے کہ مین مینہہ کو زمین ممکن الزراعت اور غیر ممکن الزراعت پر برساتا ہون اور دہوپ اور سایہ

شریف اور رذیل پر ایکسا اثر کرتا ہی اور ملک الموت ادتم اور کنٹ کو ایک رکابی مین کھلا
کی کہاتا ہی اور خالق خلقت رب العالمین کہلاتا ہی کسی قوم کا دوست یا دشمن نہین کہلاتا
ہی پس تو غرضگویونکی دنت کتہا کیون سنتا ہی اور حاتم ہوکے مستحق اور غیر مستحق کو کیون
سوچتا ہی اور نوشیروان کے تخت پر بیٹھہ کے اپنے اور بیگانے کو کیا خیال کہتا ہی اور رستم کی
تلوار ہاتھہ مین لیکے اور صف اعدا مین کہڑا ہو باپ اور بیٹی کی جسم اور جان کو کیون دیکھتا ہی اور
ترلوکی کی توہمات سی آزاد ہو مقیدان شہوت اور غفلت اور اسیران جہل اور ظلم سی کسو اسطے
ڈرتا ہی بیتک باواز دہول کے کہہ + صاف میگویم وازگفتہ خود دلشادم ؛ کہ سخن دلشدہ
این رہ نہ زخود می پویم ؛

۷- جسطرح تونگری کی کوئی حد نہین ہی یعنی کوئی کہہ نہین سکتا ہی کہ اتنی روپئی یا اشرفی
جمع ہونے سی دولتمند ہوتا ہی اوسیطرحسی نفس ناطقہ کو واسطی ادراک معقولات کی کوئی انتہا
معین نہین ہی - لیکن جسطرحسی تہوڑی شراب پینی والا شرابی - اور تہوڑی مال کا چورانے
والا چور کہلاتا ہی ویسی حواس اور پر اونکے قابو کرنیوالا اور حکمت نظر کا دیکہنے
اور حکمت عملی کا عمل کرنیوالا الکہہ دہاری کہلاتا ہی ؛
مزارعہ جس چیز کا تخم زمین مین بوتا ہی فصل پر اوسیکا پہل اوٹہاتا ہی اوسیطرحسی جو الکہہ کو
دہارتا ہی الکہہ سی لین ہوتا ہی +

۸- سودر کا بیٹا بیس اور بیس کا پوتر چہتری اور چہتری کا فرزند برہمن نہین ہو سکتا ہی کیونکہ
زنگی سی سیاہی دور ہونی ناممکن ہی - مگر الکہہ کی دہارنا کرنیسی الکہہ ہو سکتا ہی جیسی جو برہم
کو جانے وہ برہمن اور جو ستر کو دہارے وہ چہتری - اور جو بنج کری وہ بیس اور جو متفرقات
پیشون سی کوئی پیشہ کری وہ سودر ہو جاتا ہی اور مفلس کا بیٹا دولتمند اور دولتمند کا
بیٹا مفلس - اور عالم کا بیٹا جاہل - اور جاہل کا بیٹا عالم بہی ہو جاتا ہی ؛
اسراہ مین فلان ابن فلان لکہا نہین ہی جو عشق کری وہی عاشق ہی جسپر عشق کری
وہ معشوق ہی - بندہ ہو یا خدا اور عشق کا کام ہی دو کو ایک کرنا اور فصل کو درمیان
سے نکالدینا -

۹- الکہہ دہاری کی زبان سی بی اختیار الکہہ کا ذکر ہوتا ہی اور نرگن کو چہوڑ سرگن کیطرف
دل رجوع نہین کرتا ہی - لیکن عوام کے دلمین نرگن کی استہاپنا بغیر دکہانی سرگن

کے ناممکن ھی اسواسطے عقل کل کا ہاتہہ پکڑ اور زرگن کو دلمین دھر سرگن گن گاتا ہی اور فرط امتحان سی کہتا ھی کہ جو سیدھی راہ چلیگا وہ منزل پر پہونچیگا اور جو راہ کو چھوڑ کر گمراہ چلیگا وہ جنگل مین بہٹکتا پہریگا اور راہ کے تماشونمین دلکو لگا دیگا وہ منزل کو نہ دیکھیگا

۱۰- جس شی کا بیان پہلی کسی نی نہین کیا آیندہ بھی کوئی نہین کر سکیگا پس اسکا فکر کرنا زبر قدسفہ کے ہی اور غور کرنیکی لایق ہی کہ آنکھہ قوت بصر رکھتی ہی اور کان قوت سمع آنکھہ کا کام کان اور کان کا کام آنکھہ نہین کر سکتی پس غیر محسوس محسوس کے اندر کیونکر گنجائیش کرے ✣

باریک چیز کے دیکھنی کو آئینہ بزرگ نما اور دور چیز کی دیکھنی کو دوربین اور بڑی سلطنت کی تصرف کو بڑی ہمت اور پوشیدہ باتیں علم کو بڑی کوشش اور اصطلاحات کے مدعا سمجھنی کو بڑی علمیت چاہئی ہی - ثابت کرنا علانیہ چیز کا بہی امکان بشری ہی باہر ھے مثلاً مین ثابت نہین کر سکتا ہون کہ مین کیا ہون اور کہانسی آیا ہون اور کیون آیا ہون اور کیا کرتا ہون اور کیا کرونگا اور کیا نتیجہ میری فعل کا ہوگا اور جسم کیا ہی اور جان کیا ہی اور حرکت دینی والا اور انکو ملانی اور متفرق کرنیوالا کون ھے - اور کہان ہی اور کبسے ہی اور اس حرکت سے کیا غرض رکہتا ہی - اور کتنی مدت کو یہ شغل کیا ہی - با آنکہ مین کچھہ ہون اور مصدر متعدد افعال اور مضمر جملہ ضمائیر اور موسوم باسمای جداگانہ اور موصوف صفات نیک اور بد ہون اور فرعون سی زیادہ دماغ رکہتا ہون ثابت کرنا درکنار مطلق اپنی ہستی ہی بعلیم ہون اگر یو ہبی جانتا مثل اپنی دوسرا پیدا کر لیتا بانیہمہ ادراک سے منقولات کے باز رہنا واجب نہین جانتا ہون اور جو علم رکہتا ہون خاص اور عام کو بتاتا ہون کیونکہ بزرگون نے فرمایا ہی کہ آدمی کو لازم ہی کہ اپنی نعمت سے اپنی ہمجنس کی مدد کرے ✣

نامہ نگار نی باپ ما شاگرد - اُستاد - آقا - اقربا ہمسایہ - یگانہ - بیگانہ دوست اور دشمن سی بجز گیان کی اور کچھہ نہین پایا اور قوت بازو سی سوائے کرم اور او پا شا کچھہ نہین کمایا پس میرے خزانہ عامرہ مین یہی دولت ہی اور جو دل کے خزانہ مین حاضر ہی وہی عام اور خاص کی نذر ہی - عام و خاص کو بلا خصوصیت دینی کا سبب یہ ھے کہ نہ مین کسی کا ہون اور نہ میرا کوئی ھی پس میرا مال اہل وقف ھی ✣

۱۱- جو مرگئی اونکی بنائی ہوئی رسم ہی کہ جسکا ترکہ جو پاتا ہی وہ اوسکا کریا کرم اور سرادھ اور ترپن کرتا ہی اور جو کسیکو کچھہ بطور تواضع یا نذر یا انعام کی دیتا ہی یا نیوا الابدلا اوسکا بطور مناسب کے کرتا ہی اور جو دان یا صدقہ لیتا ہی وہ عاقبت یا اگلی جنم مین مع سود دیتا یا دلواتا ہی یہ مین زندان ہی رسومات زندون اور مردون کے باہر ہون اور ترلوکی کی نعمتون اور لذتونکو زہر قاتل جانتا ہون اور ساتون لوگ زبرین اور زیرین جو چودہ نام رکھتے ہین ناچیز جانتا ہون پس مین کسی سے اس انعام کے بدلے کا متمنی نہین ہون جو اس مال کو اوٹھاوی بے تردد کچھہ نکرے +

۱۲- یہ مال حد سی زیادہ لطیف اور بیان سے زائد سبک ہے اسکے اوٹھانے اور لادنے کو بیل اور خچر اور شتر اور مزدور کی حد کا نہین ہی اور افراط سے ہی اوٹھانے کے وقت دوسرے پر سبقت کرنا ہی حرکت لغو ہی اور اسکا کوئی مانع اور مزاحم بھی نہین ہے پس کسی سفارش اور معاونت کی بھی حاجت نہین ہے مگر ایک شرط ہی کہ جسکا علم اور عمل حسب تفصیل کے نہوگا وہ اس مال کو اوٹھا نہ سکیگا اور جو کسی حیلہ سے اوٹھا لیگا اوسکو لذت نہ دیگا بلکہ سبب تباہی اور بربادی اوسکے ذاتی مال کا ہوگا جیسے آفتاب الّو کو ضرر دیتا ہی اور قانون کا جاننا بد باطن کو رشوت کہانا اور جعل بنانا سکہاتا ہی پہر سبب ذلت اور ہلاکت مہیا کرتا ہی +

۱- چار انتہہ کرن اور پانچ گیان اندری اور پانچ کرم اندری یعنی ان چودہ کو غلام بنالے تب اس مال پر ہاتھہ ڈالے +

۲- پران اپان وغیرہ یہ دس ہین ان عورتونکو بیاہ لے۔

۳- رجوگن اور تموگن اور ستوگن کو نوکر رکھہ لے۔

۴- برہم چرج اور گرہست اور بان پرست اور سنیت کو مصاحب بنالے۔

۵- کرم کانڈ اور اوپاسنا اور جوگ اور گیان کو بیٹا بنالے۔

۶- جاگرت و سپن و سکہوپت و تریا کو منتری بنالے۔

۷- معقول و منقول کو بہائی بنالے

۸- پانچون کوس جوان مئی اور پران مئی وغیرہ ہین انکو مان بنالے۔

۹- تعصب مذہب اور پابندی رسومات اور خوردی اور بزرگی اقوام کو دشمن سعادت

دارین جان لے ✣

۱۳- جو اس مال کو بطور بینا سب اپنے گھر لیجا سکیگا وہ اشٹ سدہی جنہا ہین کام دہین آبحیات امرپہل پارس پتھر حور بہشتی درخت طوبی اور تمام ترلوکی کے عجائبات کو کنکوئے کے کنہڑ سے باندہ کر اوڑاوہیگا ✣

۱۴- جنہی نعمتین محسوسات کی تحت مین سب کے دشمن مخالف مذہب اور حاسد اور بد چاہنے والی دوسری ولایت اور اجی اور پڑوسی بلکہ بہائی اور بیٹی ہوتے ہین اور رشک و حسد سے فرشتہ صورت شیطانکی سیرت اختیار کر لیتے ہین اس دولت سے جنکے پاس ایک حبہ بہی ہو وہ معشوق خلق اور خالق بن جاوے اور اجات ستر ملقب ہووے اور اکا سیج کا خطاب پاوے گو کہ وہ غلامونکا غلام ہو ✣

جسطرح برہما کی چار مُنہ اور بشن کے چار ہاتہہ اور رودر کے تین نیتر اور دیبی کے ہزار ہاتہہ ہین اسکے ہوجاوین اور دیبی اور دیوتا اور ثوابت اور سیارہ اور رکہیشر اور جوگیشر سب اسکے مجری بن جاوین ✣

۱۵- سمجہنا ایسے اشارون اور کنایون کا عوام کو مشکل ہے اسواسطے کرشن گیتا کا ترجمہ سناتا ہون ✣

۱۶- گیتا مشہور اور معتبر کتاب ہے اور مہابہارت سے منتخب ہوئی ہے جب میدان جنگ مین ارجن پسر کنتی خویش و اقربا کو برسر مقابلہ دیکہکے الفت خویشی کے سبب جنگ و جدل سے نفرت کرنے لگا اور انتظام ملک گیری مین رخنہ پڑتا نظر آیا کرشن پسر بسدیو نے تہذیب اخلاق اور سیاست مدنی سمجہا کر اوسکو واسطے جنگ کے دلیر کیا اور اوسکے ذیل مین دنیا اور عقبی کے علم اعداد و سب سے آگاہ کیا ✣

مصنفون کی رسم ہے جب کوئی مضمون بیان کرتے ہین کسیکو مخاطب بنا لیتے ہین گو کہ قاری اور سامع دو نہون فرضی دعوہ کر لیتے ہین اور کسی مقدمہ کو تمہید کر راز دل کا کہولتے ہین ✣

فضیلت اس صحیفہ شریفہ کی ہر کس و ناکس پر عیان ہے بلکہ زبان زد عوام کے ہے کہ بن گیتا کے پڑہے گیان نہین ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ سری کرشن نے اپنی طبعی قوت سے متہرا کی سلطنت پائی اور تحصیل حکمت نظری اور عملی ہین وہ سعی کی کہ جون ستہہ ۴۰ برس ہیں پڑیا

نہ ہن کہلائے دانشمند ایسے ہوئے کہ راجہ جدہشٹر والی ہند کی مصاحب اعظم ہوئے اور دلاور
ایسے تھے کہ دوارکا یعنی سرحد پر ہند کے متعین تھے اور ایسے صفات سے موصوف تھے کہ اوتار
ملقب اور مخاطب ہوئے ہیں انکا قول محیط بید و شاستر اور پوران کا ہی اور ایسے عمل کرنا
گرہستی اور تیاگی اور امیر اور غریب مرد اور عورت پر فرض ہی"

۱۔ اس صحیفہ متبرکہ کا ترجمہ فقیر نے عبارت انگریزی اور فارسی اور بھاشا ادر دیکھی
ہین دیکھا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قدیم زمانہ کے فاضلون نے باون ٹیکا اسکی لکھی ہین
چنانچہ اونمین سے دو تین ملاحظہ بھی ہوئین *

عوام کا عقیدہ ہی کہ گیتا کا مدعا سوائے کرشن کے دوسرا نہین جانتا ہی سچ ہی معنی شعر
فی البطن الشاعر لیکن جسکو بیدانت شاستر سے علم ہو اور معقولات سے آگاہی ہی اور جسکا
ذہن رسا ہو وہ معنی اور مدعا کو بے تکلف آسانی سے سمجھہ لیتا ہی +

رنگ برنگ کی بوتلین ایک قسم کی شراب بھرنے سے نشہ اور مزہ تبدیل نہین ہوتا ہے
اوسیطرح خلاصہ حکمت نظری اور عملی کا مخالفت زبان سنسکرت اور لاطن اور یونانی
اور تبدیلی طرز بیان اوپنکہد اور جوگ بشسٹ اور گیتا بدلا نہین جاتا ہی *

مولف کی دانست مین معقولات کا سمجہنا مشکل نہین بلکہ نہایت آسان ہی کیونکہ دلیل
ہر وقت اوستاد ہی مگر منقولات کا سمجہنا سخت دشوار ہی کیونکہ نقل کا اکثر بنیاد الامر کی خاک
ہوجاتا ہی اور اوسکی پیرو بنوع مختلف رہبری کرتے ہین اور بیحجت اور بے دلیل
بے سر دیا بتاتی ہین اور جو اونکی قول کو باور نہین کرتا ہی اوسپر شمشیر چلاتے ہین اور
خود جہل مرکب مین پہنس عاقل کو کافر قرار دیتے ہین تواریخ حکما مین لکہا ہی کہ سراندیپ
مین جہان آدم اول آسمان سے حسب قول عوام کے اوترا ہر ولائیت کے حکما جمع
ہوئے ۔

۱۔ یونانی حکیم نے اوس جلسہ مین کہا کہ شیطان کوئی نہین ہی مگر وہ آدمی جو تابع معقول کے نہو
۲۔ لاتن کے حکیم نے کہا کہ ہمنے کبھی خدا سے کچھہ نہین مانگا مگر جاہلون کے جہل سے براے
خودمنیت اور اونکی واسطے انقطاع جہالت
۳۔ چین کے حکیم نے کہا کہ موذی جسکا قتل قبل ایذا ہونے کے واجب ہے وہ ہے۔ جو
جہل مرکب رکہتا ہو۔

۴- ایران کے حکیم نے کہا کہ خدمت کرنیکو جاہل خوب ہے کہ بامید موہوم اور بخوف بے اصل زر اور زمین اور زن اور جان اور جسم سب کو فدا کرتا ہے۔

۵- ہند کے حکیم نے کہا کہ غنیمت سمجھو جاہلونکو اگر یہ جاہل نہوتے تم حکیم کہلاتے اور جو شرف اب تمکو ہے کب ہوتا۔

۶- امریکا کے حکیم نے کہا آفرین اوسکو جسنے جہل مرکب مین ایک جماعہ کثیر کو مبتلا کر دیا حکیم سو بچا اس کو حکیم بنا نہین سکتے ہین۔

۷- ترک کے حکیم نے کہا کہ سب سے سخت مصیبت بیم و رجا ہے یہ جہلا سے جیتے اور مرتے نہین جاتے ہین پس ان پر رحم کرنا چاہیے۔

۸- انگلستان کے حکیم نے کہا کہ ہماری ولایت کا دستور ہے کہ جب گھوڑا سخت بیمار ہوتا ہے اور حالت جان کندن مین تکلیف پاتا ہے اوسکو گولی مار کے ہلاک کر دیتے ہین تاکہ زیادہ تکلیف نہ پاوے اگر تمہارے ہندستان مین انپر رحم درکار ہے انکو گولی مارنی چاہیے یہ لطیفہ سن حکما نے ہنس دیا اور کوئی حکم جاری نہوا۔

۱۰- کرشن گیتا سے محبت جملہ ہنود کو ہے اور بہت آدمی ہر روز اسکا پاٹ کرتے ہین کیا افسوس ہے کہ معنی سے لاکھ مین ایک بھی واقف نہین ہوتا ہے اور بغیر سمجھے مطلب کے طوطی کیطرح پڑھتے ہین تب نفع ہوتا جب حلوا کے کہنے سے زبان شیرین ہو جاتی حق یہ ہے بچون کو پہلے سبق بے معنی پڑھاتے تھے جب روان خوب یاد ہو جاتا تھا اور الفاظ کو بصحت تلفظ کر لیتے تھے تب معنی پڑھاتے تھے اور بعضی کتابکے معنی اس مراد سے نہین بتاتے تھے کہ اور اور کتاب بامعنی پڑھنے سے قوت سمجھنے معنی اوس کتاب کی خود بخود ہو جاویگی بعقلون نے سمجھا کہ فقط روان کا پڑھنا سعادت ہے یا بد باطنون نے سمجھا یا کہ معنی کا عوام کو معلوم ہو جانا باعث ہماری کساد بازاری ہوگا ورنہ کسی کتاب کا بلا معلوم کرنے معنی کے پڑھنا اس مانند ہے کہ گدھے پر کتاب لادی جاوے اگر گدھے پر بید اور شاستر اور پوران لدین گدھے کو بجز زیر بار ہونیکے کچھ سود نہین کیونکہ علم اور گیان کے معنی ہین جاننا۔ جبتک معنی معلوم نہون عالم نہین جاہل ہے مولف کی راے مین گیتا اور جوگ بششٹ اور اوپنکہدون کے عالم ہونے سے بھی کچھ فایدہ نہین ہے جبتک اونکی تحریر کے موافق عمل نہو۔

حیرانی ہی کہ پیشوا اس بدراہ کا کون ہوا تہا کہ جسطرح ہنود گیتا وغیرہ کو بغیر جاننے معنی کے پاٹ کرنا مفید جانتے ہین محمدی اوسیطرح قرآن مجید کو تلاوت کرنا سعادت سمجھتے ہین اور بعضی ولایت کے عیسائی انجیل کو بے معنے پڑہتے اور سنتے ہین دیکہو سعدی نے کیا لکہا ہی۔ چارپائی بر وکتابے چند* نہ محقق بود نہ دانشمند*

اگر ہنود گیتا کے معنی سے علم رکہتے جو ذلت شہاب الدین غوری کے وقت سی پاتی ہین کبہی نہ پاتے اور سوائی جتہا رتہہ بات کی بہیانک اور روچک بات کو کبہی نہ سنتے اور مانند چرند اور پرند کی صیادون کی دام مین نہ پہنستے اور عجائب پرست ملقب نہوتے اور گنگا داس اور کاشی داس سی غلام محمد اور کلب علی نہ بنجاتے اور پرمیسر داس اور بہگوان داس سی عبد المسیح نہ کہلاتے اور آدم صورت و بہائم سیرت نہوتے اور بیچون اور ہمسائیون اور برادرون کا مال چہین اور جہپٹ کی مفت خورونکو بامید موہوم ندیتے عاقلونکو فی الحال انکی مصاحبت سی نفرت ہوتی ہی بعوض اسکے فرحت ہوتی اور شریف رزیلون کے پاونمین سر نہ دہرتے قول قدیم ہی۔ عیب رندان مکن ای زاہد پاکیزہ سرشت کہ گناہ دگران بر تو نخواہند نوشت۔ اور ظاہر ہی جسکی موت آتی ہی وہی مرتا ہے اور جو چوری کرتا ہی وہی جیلخانہ مین جاتا اور رہتا ہی یار آشنا یگانہ بیگانہ پر اسکی زحمت منقسم نہین ہوتی ہی مگر جو لعنت اور الزام ولائیت اور مذہب اور قوم پر عاید ہوتی ہی اوس سے کوئی بری نہین ہوتا ہی جیسے غدر ۱۸۵۷ع مین تمام ہندوستانی باغی اور مفسد مشہور ہوے باآنکہ لاکہون خیر خواہ رہی اور ہزارون نے کثیر انعام بہی پایا اس غرض سی مناسب معلوم ہوا کہ کرشن گیتا کا ترجمہ ہو۔

ہند کے باشندے عاقبت اندیشی کے معنی سمجہتے ہین بہشت کا سامان مہیا کرنا اور دور اندیشی کے معنی سمجہتے ہین جنم آیندہ کا فکر رکہنا یورپ کے باشندے دور اندیشی اس قسم کے فکر کو بتاتے ہین کہ امریکا مین لڑائی ہونے سے روئی ولائیت اور ہند مین گران اور کمیاب ہوئی دیکہو کتنی دور کی آگ نے ہمکو جلایا اگر ہم عبد المجید بادشاہ قسطنطنیہ کی مدد نہ کرتے روسی دو سلطنت پر حاکم ہو ہمپر تغلب چاہتے ہم شاہنامہ کا ایک شعر دکہاتے ہین۔ تو کار زمین را نکو ساختی* کہ با آسمان نیز پرداختی*

سردار جگجوت سنگہ ولد کنور نتہوا سنگہ صاحب بہادر نبیرہ مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر ۱۵ صد جلد مفت تقسیم کرتے ہین

کو عدم سی وجود مین آیا ہی اور عرف تمام کنہیا لعل ہی اور الکہہ دہاری الکہہ کو دہ ننا کے ہوا ہی مصنف کی ہزار نام ہین مگر ذاتی نام کرشن پسر بسدیو ہی ۔ مترجم ولد دیوان دہرم داس ہی کیا خوب اتفاق ہوا ہی کہ کرشن مصنف نے گیتا کو رتہ پر بین وقت جنگ کیرو اور پانڈو ارجن کو سنائی تہی اور کرشن مترجم نے بعہد حکومت کرنیل فرانسس ایسٹ ویل صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر اوسی دہرم جہتر مین بعہدہ سررشتہ داری کلکٹری مقرر ہو کے ترجمہ کیا ہی اس حساب سے معلوم ہوتا ہی کہ اس کتاب کو اس نام اور اس مقام سی طبعی نسبت ہی +

اسکتاب نے باعتبار تناسخ کے کئی قالب لیے کہ سنسکرت سی فارسی اور انگریزی اور بہاشا اور گورمکہی اور اُردو ہوئی اور نام بہی اسکے متعدد ہوئی کہ فقیر نے اس ترجمہ کا نام گیان پرکاش رکہا مگر اسی کرشن سے تعلق کو نہ توڑا

سنسکرت سی اُردو مین ترجمہ کرنا نہایت دشوار تہا کیونکہ سوائے قوم برہمن اور قوم کا سنسکرت کا عالم مثل سایہ ہما معدوم ہی اور برہمنو نکو پسند نہین ہی کہ سوائے برہمن اور قوم کے مردم کو علم ہو اور ایسا لائق پنڈت ملنا مشکل ہے جنکو بیدانت اور راج نیت مین مداخلت ہو ۔ قطع حجت اگر بصد تلاش ایسا میسر ہو اونکو ضروری اور فرضی کام مولنی جو مثل کہنی کتہا ست نارائن اور روکنی منگل اور برج بلاس اور کرلنے پاٹ چنڈی اور پورش چرن اور کرانے بیاہ ۔ اور ترپن اور سرادہ اور دیکہنی کہوٹی اور بہلی دسا جمانون اور پہرنے دربدر معتقدون اور دولتمندون کے مطلق فرصت نہین جو ایسی فضول کام کی طرف متوجہ ہووین اگر مین ایسا ارادہ کرتا سرانجام اس مہم کا ناممکن ہوتا اور جب میرا اتنا وقت ضائع ہوتا جسمین چار کتاب تصنیف کرون تب منجملہ سات سو شلوک ایک سو کا ترجمہ کرتا اسوجہ سے ضرور ہوا کہ گلشن راز فارسی مولفہ پنڈت ٹیکا رام صاحب کشمیری سی ترجمہ کرون پنڈت صاحب موصوف باعلم اور عقل تھے اونکا ترجمہ صحیح اور معنی خیز ہی اور آدمی کو عقل چاہی کہ یہ کلید گنجینہ راز اور معنی کی ہی اور اصطلاحات مصنف سی آگاہی اگر یہ دونو رفیق ہون ترجمہ کرنا مشکل نہو بلکہ تجدید کرنا آسان ہو +

فقیر کو بیدانت سی وہ نسبت ہی جو بہوکہہ کو طعام سی اور دیوانہ کو جنون سی اور گرمی کو آگ سی اور جسم کو جان سے +

گو کہ کسی کے خیال مین میرا خیال سراپا غلط ہو مین مثل مجنون کے انا لیلی اور مثل منصور کے
انا الحق کہتا ہون۔
ہر اشلوک کا ترجمہ بہ نمبر جدا لکہا ہی اور جسکو مضمون کے سمجہنے مین کچہہ شک ہو اوسکو دو تین
زبان کی ترجمہ سی مطابق کیا ہی جو کسیطرح مفہوم نہو اوسکو خوانندہ سنیاسیون سی تحقیق کیا ہی
اگر کسیکو کسی شلوک کے مضمون مین کچہہ شک ہی کسی لیق پنڈت سی تصدیق کر سکتا ہی*
۲۰۔ گیتا بیدانت کی کتاب ہی اور بیدانت اور تصوف و معقولات او حکمت او رفلاسفی بمعنی
واحد ہین کیونکہ دلیل کے ہمراہ بیان کرتے ہین اور رعایت اور پاسداری کسی مذہب کی نہین
کرتے اور نہ ذلت کسیکی ظاہر کرتے ہین جو اپنا دل صاف کرنا چاہی اوسکو رہبر حقیقت ہی اور جسکا
دل صاف ہوا اوسکو معشوق غمگسار ہی اور جسکا دل تعصب اور حسد کی کیچڑ سے گندہ ہوا اوسکی
واسطے شراب کلال ہے معترض نے اعتراض کیا کہ کلال کی شراب مین کیا عیب ہے بجواب
اوسکے کہتا ہون کہ بد ذات اوسکو منہہ سے لگا اپنے باطن کی شرارت سے واہی تباہی
بکتے ہین۔
۲۱۔ مصنفون کا دستور ہی اپنی تعریف کرانیکو اپنی محنت اور کارگزاری کو بہت طوالت سے
رقم کرتے ہین مین سمجہتا ہون ستایش ابلہ را خوش می آید اسوجہ سے جسقدر وقت میرا
اسمین صرف ہوا اوسکو ظاہر نہین کرتا کہ قدر دان خود جانینگے اور دلمین رکہینگے اور
مکرر آزمایش اہل دنیا کے ہر ایک سے دل کہتا ہی* مرا بخیر تو امید نیست شر مرسان * پس
عیب جویونکی زبان درازی سی ڈر کی کہتا ہی کہ ایک مکان کے بنانیکو عقل دولت پتھر۔ چوب
خشت۔ معمار۔ نجار اور زمین وغیرہ ہزارون چیز درکار ہوتی ہین اور مدت مدید مین ایک
صورت بنتی ہی۔ عیب جو فقط زبان ہلا کے اوسکی روح نکال لیتا ہی۔ خدا کیو اسطے
دی بس کرین اور ہزار برس سی جو آفت ہند کی باشندون پر ہی اُسکو اپنا انعام سمجہین
ترا غرور مرا عجز تا کجا ظالم * ہر ایک چیز کا آخر کچہہ انتہا بہی ہے*
۲۲۔ ہند کے مرد اور عورت دو ہزار سال پیشتر پابند ایسی راہ و رسم کے نہ تہی کہ جسنی سوائے
ایک قوم جملہ اقوام کو معقولات کا علم حاصل کرنا گناہ کبیرہ اور اونکی ذات مثل برتن چینی
اور چوڑی کانچ اور ریشتہ خام اور حباب نو عروس اور بیخ ارنڈ بی ثبات اور جلنا بیوہ اور انکا
نقد و جنس اور اونکی زن و زمین مثل آرد گندم اور شیر مادر برہمن اور مسلمان اور فرنگی کو حلال ہو

سردار جگجوت سنگھ ولد کنور نشور سنگھ صاحب پوتا نبیرہ مہاراجہ
رنجیت سنگھ بہادر ۵ صد جلد مفت تقسیم کرتے ہین

اور ان کا مذہب مُنھہ مین تہوکنے اور جوٹھا کہلانے سے باطل ہوجاوے ✣

کشمیر کی تواریخ جو راجہ گلاب سنگھ والی جمون کی کتب خانہ سے بطور تحفہ ہاتہہ آئی اوس سے ظاہر ہوا کہ دو ہزار سال پیشتر سے کشمیر کے باشندے برہمن ملقب تہے اور برہمن بادشاہ ایران سے جو آتش پرست اور مخالف مذہب تہا داد و ستد دختر کی بلا جبر اور تعدی بخوشی تمام کرتے تہے اور بعہد کرشن اور بلدیو بہی ایرانیون سے داد و ستد دخترون کی ہوتی تہی اور کابل اور قندہار کے راجون سے قدیم سے ایسی راہ رسم رہی اور نوشیروان اور اودے پور کے راج کے خاندان مین بہی رشتہ داری ہوئی۔

اکبر بادشاہ نے اوسی تواریخ کا حوالہ دیکر جودہ پور اور جے پور سے درخواست رشتہ داری کی کی کشمیر مین ایک راجہ جلوک سنکراچارج سے پہلے ہوا تہا اوسنے سابقہ آئین کو منسوخ کر کے یہی آئین یعنی دہرم شاستر جاری کیا تہا۔

۱۔ جوڈیشل یعنے دیوانی فوجداری کے انتظام کرنیوالے کا لقب دیوان رکہا تہا۔

۲۔ ریونیو افسر اعلیٰ کا نام خان سامان قرار دیا تہا۔

۳۔ میگزین کے افسر کا نام داروغہ قورخانہ مقرر کیا تہا۔

۴۔ کمانڈر انچیف کا لقب بخشی رکہا تہا۔

۵۔ کونسلی اور ممبران بورڈ کا نام وزیر رکہا تہا۔

۶۔ منتظم خیرات اور حسنات کو صدر خطاب دیا تہا۔

۷۔ جنرل اول یعنی پیشرو لشکر کو نقیب قرار دیا تہا۔

اس انتظام سے ثابت ہے کہ اوس وقت تک ہند مین علم تہا اور عقل تہی اور ترمیم اور تنسیخ دہرم شاستر اور رواج نیت آدمیونکے ہاتہہ مین سے ہی اور کسی قوم کو سیطرح کی پابندی اور خصوصیت نہین تہی کرشن جن سے بیشنو مت کو فخر ہے گوشت کہاتے اور شراب پیتے تھے اور جب کشمیر کے برہمن ایران کے آتش پرستون سے داد و ستد بیٹی کی کرتے تھے کیا خصوصیت قومیت کی رکہتے تہے جیسے نقرہ اور زر کا کاریگر سنار اور آہن کا بنانیوالا لوہار کہلاتا ہے برہم کا جاننے والا برہمن کہلاتا تہا اور سفر کرنیوالا مسافر کہلاتا تہا جب ہند مین برہمنون نے سلطنت پائی انہون نے وہ آئین جاری کئے جن سے ہر ایک قوم کا آدمی انکا غلام اور محتاج رہے

۱۔ صاحبان انگریز نے ہتیار کو سخت تصور کیا اوسواسطے حکم جاری کیا کہ کوئی ہتیار اپنے پاس

نرکہی اگر رکہیگا گنہگار ہوگا۔ برہمنون نے حکم نافذ کیا تہا کہ کوئی بید اور شاستر نہ پڑہی کہ جب انکو دنیا
اور عقبیٰ کی حقیقت معلوم ہووگی ہم اور رجا مین رہ کی ہماری غلامی کرینگے ؛

۲۔ جیسی سرکار انگلشیہ نے اپنی ملک مین اسٹامپ جاری کیا ہی کہ جو رہن یا بیع کری یا ہنڈوی اور
تمسک لکہی یا نالش و فریاد کری اسٹامپ پر لکہی۔ برہمنون نے اپنی حکومت کے عہد مین
رواج دیا تہا کہ شادی اور غمی اور تیج اور تہوار اور آمد و شد کے وقت برہمنون کو
نقد و جنس دیوے۔

۳۔ جسطرح گورنمنٹ انڈیا نے انکم ٹکس عاید پر لگایا۔ برہمنون نے اپنی عہد حکومت مین دان
اور پون نام ہتیا دگرہ اور حصہ آیندہ قرار دیا تہا۔

۴۔ جسطرح انگریز بہادر نے نمک اور روئی اور شکر پر پرسنٹ مقرر کی کہ اس محصول سے کوئی
معاف نہین رہتا ہی۔ اوسیطرح برہمنون نے ہنتکار کی روٹیان مقرر کی تہین کہ جو روٹی
پکاوی پہلے دو روٹیان برہمنون کو دیوے۔

۵۔ جیسی سرکار انگریز نے رجسٹری کی آئین بنائی کہ ہر قسم کی داد و ستد بغیر رجسٹری ہونے
نہ ہووی ویسی برہمنون نے پروہت مقرر کیے تہی کہ بغیر اونکے کوئی کام نہ کرنے پاوے

۶۔ جیسی بادشاہ انگلستان نے اچہی اور عمدہ عمدہ اپنی ولایت کے باشندون کیواسطے قواید لکہے بنائے
ویسی برہمنون نے علم اور عقل کی باتین اپنے ہاتہ مین رکہی تہین۔

۷۔ جیسی ڈاک سرکار انگریزی نے اپنی رکہی ہی تاکہ کوئی خلاف انکی کوئی حرکت کرنسکے وغیرہ
انہون نے نجوم کے احکام پر مدار ہر کام کا رکہا تہا کہ بغیر اطلاع برہمن کے کوئی کسی
حرکت نہ کرے

۸۔ جیسی بعد غدر کے ہر ایک صاحب ہندوستانی سے سلام کے متوقع رہتے ہین۔ اونہون نے
حکم نافذ کیا تہا کہ ہر کوئی برہمن کو پالاگن کرے

۹۔ جسطرح سے انگریزی حاکم ولایتی مردم کی تعظیم اور توقیر اور رعایت بہ نسبت ہندوستانی
کی زیادہ کرتے ہین اونہون نے برہمنون کو اکہنڈ قرار دیا تہا۔

۱۰۔ جسطرح سے مسلمان بادشاہ ہنود کی بیٹیون کو بجبر بیاہ لیتے تہے۔ اوسی طرح سے برہمنون نے
رواج دیا تہا کہ برہمن ہر قوم کی بیٹی لے سکتا ہی اور برہمن کی بیٹی اور قوم کو حرام ہی

۱۱۔ جسطرح سے انگریز کی سلطنت مین گورے ہر قسم کی زور آوری کرتے ہین اور مسلمانون کی

سلطنت مین مسلمان زور کرتے تھے جب برہمنون کی سلطنت ہوئی تھی برہمن زور کرتی ہے۔

۱۲۔ جیسے انگریزون نے آئین جاری کی ہے کہ ملٹیری صاحب فوج کا کام کرین اور سول ملک کا ان کو ہی ننسٹلٹ اعلی مرتبہ دیا وین اور ڈاگٹر ڈاکٹری کا کام ہین ہین اور محمدیون کی آئین تھی کہ قانونگو کا بیٹا قانونگو اور پٹواری کا بیٹا پٹواری ہو اوسیطرح برہمنون نے آئین جاری کیا تھا کہ برہمن کا بیٹا برہمن کا کام اور چھتری کا بیٹا چھتری کا کام کرے

۱۳۔ جو حکومت اور اختیار رکھتا ہے قلیل المحنت اور کثیر المنفعت کا کام اپنے ہاتھ مین رکھتا ہے اور اپنے عزیزونکو سونپتا ہے۔ اوسیطرح برہمنون نے اپنے راج مین آرام اور مزے کی باتین اپنے اختیار مین رکھی تھین۔

۱۴۔ جسطرح انگریز ہندو اور مسلمان کو بیوقوف اور نالائق کہتے ہین اوسیطرح مسلمان ہنود کو کہتے تھے۔ ویسے برہمنون نے تینتیس ۳۳ قوم کے مردم کو بنا لیا تھا افسوس۔ شکوہ نہ یار سے نہ شکایت رقیب سے۔ جو کچھہ ہوا خدا نے کیا یا نصیب سے ٭ جون سبزہ روندے ہوے گئے ہین پیرون کے تلے ہم۔ اس گردش افلاک سے پہلے ہوئے ہم ٭ دیکھو سری رام چندر اور سری بیاس اور سری کرشن اور مثل اون کے اور بہت قوم کے برہمن نہ تھے اون کو برہمن سجدہ کرتے ہین اور اونکی مورت کے چرن دھودھو پیتے ہین۔ اس سے ثابت ہے کہ فضیلت علم اور عمل سے ہوتی ہے نطفہ سے خصوصیت نہین رکھتی ہے۔

ہم ظلماتی زندان مین مقید ہین بغیر علم اور عمل کے اس سے نجات مشکل ہے وہ علم جس سے دنیا اور عقبی مین آرام ملے بیدانت کا ہے بیدانت کے علم کو جاننا زبان سنسکرت کا شرط نہین ہے ملکی زبان زود فہمی کو عمدہ ہے اور بیدانت وہی ہے جو بدلیل معقول ہوا اور انصاف اور صلح کل سے قریب ہو گیتا مین خلاصہ بیدانت کا ہے۔

کوئی بادشاہ اور کوئی پیشوا ایسا نہین ہوا اور نہ ہے اور نہ ہوگا جو سر بسر عدل کرے اور اپنے جذب منفعت اور دفع مضرت کو عوام کی منفعت اور مضرت پر ترجیح نہ دے۔ چین کے مردم مستعد جور و کرتے ہین انہون نے اپنے ملک کی عورتونکو سمجھایا ہے کہ اپنے پاؤن کو چھوٹا کرین کہ یہ علامت خوبصورتی کی ہے وے بیچاری بیوقوف اپنے پاتو نجیت بچی بارزہ نہینون تکلیف اوٹھا اپنے پاونکو چھوٹا کرا ایسا ناقص کر لیتی ہین کہ مثل عنکبوت کے چلنے کو عاجز ہو جاتی ہین اور سمجھتی ہین کہ ہم نے اسباب خوبصورتی جمع کیا۔ اور موجب

کی غرض یہ تہی کہ فرار ہونیکو عاجز رہین کیونکہ جب ایک مرد سو پچاس جورو رکہے مرد بجائی قصاب اور عورتین مثل بکری کی ہووین قصاب سے بکری جان بچانیکو خواہی نخواہی بہاگنا چاہتی ہی پس فرار ہونے نپاوسے

۲۲ شکر کرنا واجب ہی کوین وکٹوریا کا جو فرمان فرمائی کشور ہند اور انگلستان کی ہی اور اوسکی پارلیمنٹ اور گورنمنٹ کا کہ انکی بنائی آمین سے اور اونکی حکومت سی فی الحال علم اور عقل کو نسبت سابق کے بہت ترقی ہی دو ہزار سال پہلے سے ضرور جا بجا مدرسے ہونگے اور ہر ایک ملک اور ہر قوم کے پڑہنی ہی ہونگے ہزار سال پیشتر برہمن جا بجا پڑہتے تہے اب امید ہوتی ہی کہ سو برس کے اندر ہر قوم کے مرد اور عورت گہر گہر مین خوانده ہوجاوینگی اور ترمیم اور تنقیح تقویم پارینہ کو شعار اور دلیر ہو ن گے کیا ہوا اگر ہم اوسوقت مین نہونگی ہماری تصانیف اور تالیفات اور ترجمہ کی کتابین اونکی روح کو تازہ کرینگی اس دنیا کی یہی رسم ہی کوئی درخت لگاتا ہی اور کوئی پہل کہاتا ہی اگر مولف اس شاہزادی کی رعیت نہوتا بیدون اور شاسترون کی ترجمہ کرنیکو طاقت نپاتا کیونکہ برہمنون کو یہ ناگوار ہی اور ہر قوم کے برہمن نفس ناطقہ مین اور میری اس حرکت سے کہ مین نے کتب مفصلہ ذیل کو تصنیف اور تالیف کیا اور چہاپا اور ارزان فروخت کیا اور آسان کردیا اور اشارون اور کنایونکو کہولدیا جانکے دشمن اور خون کی پیاسی ہین محمدی کہتی ہین کہ ہمنی ہنود کے بید و شاسترون اور پہر اونکو جلا کے معدوم کیا تہا اور معقولات کی علم کو دریا مین غرق کر غنیمت کردیا تہا اس کا فرنے مرد ونکو زنده کر قم باذنی کہا اسکی قبل کے گذرا جو اکبر سی اشرف ہی سرمد شمس تبریز فرید الدین عطار منصور دار اشکوه جہان اسکو وہین پہونچانا ہمپر فرض ہی

عیسائی مجتہد سرگوشی کرتے ہین کہ جہان ہم جانور ونکو پکڑنیکو جال بچہاتے ہین یہہ ڈیسٹ وہان غل مچاتا ہی اور دیده و دانستہ ہمارے شکار کو اڑاتا ہی اسکی پاداش مین اسکو کالے پانی بہیجنا مناسب ہی

ہرچند مین ہر ایک کے روبرو ہاتہہ جوڑ کے عرض کرتا ہون کہ ای صاحبو اگرچہ مین پرستش جمادات اور نباتات اور حیوانات اور انسان زنده اور مرده اور کواکب ثوابت و سیاره اور عناصر خمسہ کے منکر ہون مگر خالق کو ان سب کے پوچہتا ہون تم کیون خفا ہوتے ہو تم جزویات پر تکیہ کرتے ہو مین کلیات کے کل ہی اسکو لیتا ہون تم ہیچ دنیا سے ڈرتے

اور راحت دنیا طلب کرتے ہین اور بخوف دوزخ اور بامید بہشت ہر کس اونکے پانون پر پڑتے ہوئین اٹا سب پر رجسٹری کرا دیتا ہون - آخرت را بالختم و در پے دنیا نہ ام لیکن وہ جبر نہین کرتے پس انکی آفت سے امن شاہزادی کی سلطنت کی سیاست سے ہے - دنیا مین نوی کروڑ مردم ہے جب نقشہ مردم شماری کے ہین سب ملکے مجہسے بہاگتے ہین کہ تو بیدون سے منکر ہے مین کہتا ہون کہ عقل نخستین رسول اللہ است کہ اگر عقل و بینائی خلایق نشدی چگونہ یقین برسالت رسولان کردندی پس مین اس نبی برحق سے منکر نہین ہون عقل خدا کا رسول ہے جیسے خدا کو سوت نہین اوسکے رسول کو بہی نہین ہے -

اس دنیا مین جسکا ایک دشمن ہوا اوسکو عیش زندگی تلخ ہو جاتا ہے وائے اسیر حال پر کہ جسکے ہزاران ہون اور علم و عمل کے سوائے کسیکو یار اور مددگار لذات محسوسات اور غیر محسوس کا نہین جانتا ہون -

تفصیل کتب تصنیفہ نامہ نگار

۱- بہیرا یا حقیقت یہ اردو مین منظوم ہے اور اسمین پانچ اند ہے اور ایک ہاتہی کی حکایت اندہی کو پورانون مین اور مثنوی روم اور مثنوی بوعلی قلندر مین سے ع دیگر رقم کیا ہے یہ کتاب جملہ مذہب کی حقیقت کو دکہاتی ہے اگرچہ اسکی عبارت مختصر ہے مگر مطلب زیادہ ظاہر کرتی ہے اور دو مرتبہ طبع ہوئی ہے پہلی تین سو کاپی دوسری پانسو پہلی مفت تقسیم ہوئی دوسری دفعہ دو آنہ اسکی قیمت قرار پائی

۲- شمع معرفت خالق خلقت کی حقیقت بزبان اردو نظم مین لکہی ہے اور اپنے تجربہ سے عنایت الہی اپنے بندون پر ظاہر کی ہے جو خدا کو آنکہون سے دیکہنا چاہتا ہے وہ اس کتاب کے پڑہنے سے دل کی آنکہہ سے دیکہ سکتا ہے ایک مرتبہ تین سو طبع ہو کر مفت تقسیم ہوئی ہے

۳- بہاگ بہری یہ بزبان اردو نثر ہے اور خلاصہ اخلاق ناصری کا اسمین مندرج ہے اور اصول حکمت عملی سے مرکب ہے اور تہذیب اخلاق اور ترکیب منزلی اور سیاست مدنی کو بہتر کامل سے پہلے دو سو پچاس دوسری پانسو کاپی طبع ہوئین اور فی کاپی چہہ آنہ کو بکی -

۴- انوار نامتناہی یہ بزبان اردو نثر ہے اور مسعود کتابون سے منتخب ہے اسمین حکمت نظری اور عملی کے اصول اور فروع اور علم الہی اور ریاضی اور طبعی اور تہذیب اخلاق و ترکیب منزلی اور سیاست مدنی کی فروعات کی فہرست و ہنود کی بیدون اور شاسترون اور مجددیون کے بہتر فرقون اور جہان مذاہبون کی مختصر کیفیت اور عقول و نفوس اور افلاک و ثوابت و سیارہ و بخار اور دخان

مہر ولد بھگونت سنگہ ولد کنور پشپوندر سنگہ صاحب بہادر نبیرہ مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر لہ صد جلد مفت تقسیم کرتے ہین

اور ہیولی اور عناصر اور ابر اور برق اور آندہی اور زلزلہ اور ترکیب پیدائش جمادات اور نباتات وحیوانات مطلق وناطق اور نفس ناطقہ اور خواب اور کرامات اور معجزات اور سعادت اور شقاوت وغیرہ کی حسب فہمید حکمای یونان اور ہند کے تعریف ہی ایکمرتبہ پانسو جلد چھپے ہی اور فی کاپی آٹھ آنہ کو بکی ہی-

۵- الکھ پرکاش یہ اُردو زبان مین ترجمہ پچاس اوپنکہدونکا ہی اور وہی اوپنکہد تفسیر چارون بید ونکی ہین ہنود کیواسطی اس سی زیادہ کوئی معتبر کتاب نہین ہی اور نمبر ۱۲ مین جن آٹھ فقرونکو بطور اجمال کے لکھا ہی اون سب کا ثمن مفصل مذکور ہی اور برہم کے سوائے دوسرا اسمین مقبول اور منظور نہین ہی اور اسمین مختصر حال نامہ نگار کا خاتمہ مین مندرج ہی پہلی مرتبہ پانسو کاپی اسکی طبع ہوئی اور فی کاپی چار روپیہ کو فروخت ہوئی-

۶- الکھ امواج یہ اُردو مین جوگ بششٹ کا ترجمہ ہی اور راج نیت اور بید انت کا اسمین بڑہ ہی اسمین وہ نصیحت ہین جو سری رام چندر کو بششٹ اتالیق اور پروہت یعنی وزیر راجہ جسرتھ نے ہدایت کی اسمین ہر نوع کی حکایت فی المثل ھی پہلی مرتبہ پانسو چھپی اور فی کاپی تین روپیہ کو بکی-

۷- گیان پرکاش یہ ترجمہ کرشن گیتا کا ہی اور عیاں ہی ہاتھہ کنگن کو آرسی درکار نہین ہی قیمت اسکی ایک مقرر کی ہی اور کتابون کے نام سی ہزار مین ایک واقف نہ تہا اسواسطی انکو کم چہاپا اگر ممکن ہوا ہزار کاپی سے کم طبع نہ کرونگا کہ اسکی صفات سی عام واقف ہین-

ملاقاتیون اور غریبونکو مفت نذر ہوتی ہین جو چھپتی ہین اور عوام کو اس قیمت پر مفت کے برابر ہین

۸- خواب خیال یہ بھی الکھہ سوامی اُردو مین لکھی ہی اور اسمین صد قسم کا مضمون متعلق انتظام دنیا اور عقبی رقم کیا ہی اسکی ضخامت بڑی ہی بڑی زری سی طبع کو توفیق نہین ہی راجون کے یہ لائق ہی مگر راجی اسکو ہنوز اپنے لائق نہین جانتی ہین-

۹- کلید ابواب دارین اردو مین لکھی ہی اسمین آدمی کی پیدائش اور اسکی طاقت کا حال لکھا ہی فرلمتعول کوئی بات رسمیات کی پابند ہونیکی نہین لکھی ہی جب خدا چاہی گا طبع ہوگی اور قیمت چند آنہ قرار پا دینگی-

۱۰- زبدہ لغت کو مین اُردو مین رقم کی ہی اسمین عمدہ طریق جوگ اور تیاگ رنیم اور زنار بندی اور یگیا اور جگ اور رتہ کرم اور دیو کرم یعنی جو متعلق کرم کا نداز اور ویاشنان اور جوگ کی اچھی ہی لکھا ہی اور جو رسمیات مین داخل ہی اونکی عیوب کو بھی بیان کیا اگر طبع ہوگی قریب ایک روپیہ کے اسکی قیمت قرار پا دیگی-

سردار جگجوت سنگہ ولد کنور شیو راج سنگہ صاحب بہادر نبیرہ مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر ۵۰ صد جلد مفت تقسیم کرتے ہین

کا بہی ترجمہ شروع کیا تہا مگر اختتام کو نہ پہونچا علاوہ اسکے بہت چہوٹے چہوٹے رسالے لکھے ہین مگر اونکا نام مقرر نہین ہوا۔

فقیر کے دل مین تہا کہ جسقدر وسوسے دل مین ہین سبکو دل سے نکال کاغذ پر دہر دلکو صاف کر آرام کرے مگر معلوم ہوتا ہی کہ جبتک روح قالب سے جدا نہوگی دل بالکل صاف نہوگا اور یہ وجہ ہی جیون مکت اور بدیہہ مکت مین تمیز اور تفریق ہوئی ہی۔

۲۴۔ عجیب بات ہی کہ عیسائی جو عیسی کو نہین مانتا اوسکو منکر کہتی ہین اور محمدی محمد اور قرآن کے منکر کو کافر قرار دیتی ہین اور برہمن اوسکو جو برہمنونکو پرمیشر کے برابر نہین سمجہتا اور سمرتیا بے اصل پر عمل نہین کرتا ناستک بتاتے ہین اور بام مارگی گوشت اور شراب پینے والے اور مجمع عام مین مباشرت نسان سے پرہیز کرنیوالے کو پشو تصور کرتے ہین حالانکہ ان صفات سے موصوف اور ان القابون سے ملقب وہ بیدم کا جانور ہی جو خالق خلقت سے منکر ہو یا زور آوری سے زور کرتا ہو یا عدل کو چہوڑ بے اعتدالی پر مایل ہو اور افراط اور تفریط جہل اور ظلم سے کرتا ہو اسوجہ سے منیہ تذکرہ ظاہر اور باطن مین لکہا ہی تبرس از بد کردار و مترس از بد گفتار۔ چرا کہ گفتار عارضی و کردار لازمی ہست۔ نیک باشی و بدت گویند خلق : کہ بد باشی و نیکت گویند + ہمہ کس را پسر خود بجمال و عقل خود بکمال می نماید۔ دور مجنون گزشت و نوبت ماست۔ ہمہ کس پنجروز نوبت اوست۔

۲۵۔ مجہیر فرض ہی شکر کرنا کرنیل فرانسس الیٹ ڈیل صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر تہانیسر عرف کور چہتر کا کیونکہ ۱۵ نومبر سنہ ۱۸۶۷ء کو مینے آگرہ مین مطبع بنام نہاد گیان پرکاش واسطے طبع کرنے اپنی تصنیف و تالیف کے جاری کیا اور اوس مطبع مین کتب مرقومہ صدر طبع کر بقیمت معینہ فروخت کین تاہم بسبب کثرت مصارف اور قلت منفعت ایکہزار روپیہ کا قرضدار ہو گیا پہر قرض کے اداکی فکر سے واسطے چہاپنے اور اور کتب کے دل ضعیف ہو گیا صاحب ممدوح نے رفاقت زمان سابقہ کو یاد کر یاد کیا کہ واسطے چہاپنے باقی کتب کے دلیر ہوا جو تنخواہ حاصل ہوگی اگر نصف ضروریات خانہ داری مین صرف ہوگی نصف مطبع کی نذر ہوگی اور کسیکو شک نہو کہ اس ہیم کے سرانجام مین گہاٹا رہیگا کہتا ہون کہ بہیک مانگنے اور مفت کا مال کہانے سے زراعت و تجارت و صنعت و خدمت کر کے کہانا بہتر ہے بلکہ وہ مردار اور حرام ہی اور یہ لطیف اور حلال ہی اور جطرح سے عیسائیونکی دستور العمل مین فقط جہوٹہہ بولنا اور محمدیون کے مذہب سے شراب اور سور اور

سردار جگجوت سنگھ ولد کنور بسور سنگھ صاحب بہادر نبیرہ مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر ۵ صد جلد مفت تقسیم کرتے ہین

جملہ حیوانات اور بیدانتیون کے خیال ہی سوا پرمیشر دوسری کو بوجنا اور حکما کی طریق سی بیدلیل بات کو ماننا حرام ہی میری عقیدہ مین علاوہ اِن سب چیزون اور باتون کے رشوت اور غبن اور چوری اور خیانت اور مکر اور فریب اور جبر اور ظلم اور تعصب اور غیر کی تن اور زمین اور زر کو تصرف کرنا زور اور زور سی حرام ہی بحکم اپنی حاکمون کے اون چیزون سی پرہیز کو ہدایت کرتے ہین اور بخوفِ دوزخ اور بامید بہشت اون حرکات سی باز رہتی ہین مین دلایل عقلی سی اِن سب چیزون کو لصند المشانیت کی سمجھتا ہون ظاہر ہی جسکا دل جسکی مہربانی اور قدردانی سے خوش ہوتا ہی وہ سچی اوسکے اور اُسکی اولاد اور اوسکے اقربا اور آشنا اور خیرخواہ کے دعا کرتا ہی اور خداوند عالم سے اوسکی سلامتی اور بہبودی چاہتا ہی پس مین منجملہ رسومات مرقحبہ اس سہم کو جایز سمجھتا ہون

۲۰۔ شیطان کو عوام فرشتہ سمجھتی ہین مین اوسکو شیطان کہتا ہون جو نیک راہ سی ہٹا وے اور بدراہ کو دکھاوی ہر غرضیکہ باشد پس شیطانون سی سادہ لوحان کو مجہا یا ہی کہ کرشن گیتا و جوگ بشنشٹ و اوپنکہد و جملہ کتب بیدانت و منطق الطیر و مثنوی مولوی روم و دیوان شمس تبریز و دیوان حافظ و دیوان مغربی وغیرہ کتب تصوف و حکمت نظری و حکمت عملی یعنی فلاسفی کے پڑہنی سی آدمی دیوانہ اور دہریہ اور فقیر ہوجاتا ہی اور مرض مین الیخولیا کے مبتلا ہوجاتا ہی اِس جہت سی ایسی کتابون کو کوئی نہین پڑہتا ہی اور اپنی بچونکو نہین پڑہاتا ہی مین اِسکی قسم کہا کر کہتا ہون جو ہر اول سی اول و ہر آخر سی آخر اور چھوٹے سی چھوٹا اور بڑے سی بڑا اور ظاہر سے ظاہر اور پوشیدہ سے پوشیدہ ہی کہ اِن کتابونکے دیکھنی اور پڑہنی سے برعکس مظنہ عوام کے وقوع مین آتا ہی ہان ایسی کتابونکے پڑہنی اور عمل اِن پر کرنے سی ایک قصور الفہم عالم و جاہل مین ضرور ہوجاتا ہی کہ نکٹو نہین نکو ہوجاتا ہی۔

کرشن نے جب گیتا ارجن کو سنائی وہ جنگ کو مستعد ہوا اور بشنشٹ نے جب جوگ بشنشٹ راجہ رامچندر کو سنائی وہ مہمات سلطنت مین مصروف ہوا بیدانت کی حقیقت کو جان کے راجہ بہاگیرت فقیری چھوڑ سلطنت کرنے لگا۔

معقولات کی کتابین دنیاداریکو منع نہین کرتی ہین مگر بدراہی کو۔ اگر بدفعالی الزمہ دنیاداری متصور ہو شیطان شیطان نہین فرشتہ ہی۔ سنو اعتدال سے ہر فعل کو کرنا محمود ہی اسکا نام دنیاداری

رنگ کے۔

ہند کے باشندونکو کسی نے سمجھایا ہے کہ عورتون کو پڑھانے سے یہ بدکار ہو جاوینگی اِس علت سے کوئی اپنی بہن بیٹی کو کوئی علم نہین پڑھاتا ہے اور اُنکو جاہل مثل حیوان مطلق کے نبار رکھتا ہے مین کہتا ہون کہ عورتین بدکار علم سے نہونگی یہ بدکار فقط اس سبب سے ہوتی ہین کہ مرد کثرت منا کحت اور زناکاری اور تماشبینی کو مختار رہین اور یہ بیچاری طفولیت مین بجبر والدین بلا اپنی مرضی کے ناپسند مردون سے منعقد ہوتی ہین اور رانڈ ہو بہزار خرابی اور ذلت عمر کاٹتی ہین۔

فقیر نے حسد کو معیوب سمجھکے چاہا تہا کہ اس کے مصدر اور مشتقات کو اپنی جان اور جسم کی سلطنت سے نکال دے چنانچہ حد سے زیادہ سعی کر کے مصدر اور ماضی و مستقبل و فاعل وغیرہ کو جلاوطن کر دیا مگر صیغہ مفعول نے ہنوز میرا پیچھا نہ چھوڑا من حاسد نیستم و لے محسود ام ٭

۲۷۔ ہرن گربھہ نے دیباچہ گیان پرکاش کو ملاحظہ فرما کے فرمایا کہ مین نے کرشن گیتا کے ترجمہ کرنے اور لکہنے کو حکم دیا تہا تو نے جس تخم کو کاتک مین بونا چاہئے تہا بہادون مین کاشت کرنا شروع کیا یہ کہیت سرسبز نہوگا اور پہل نہ دیگا بلکہ تخم جل جاویگا بہتر یہ ہے کہ زیادہ اپنے دل کے راز کو ابہی نہ کہول کیونکہ مہ نو میشود مہ تمام آہستہ آہستہ ٭ لہذا فقیر نے قلم کو روک لیا اور جو کچھہ دلمین لکہنے کو تہا دلمین رہنے دیا۔

۲۸۔ ایک پنڈت جی مہاراج جن کے حکم مین تمام رہتک کے باشندے ہین بر سبیل تذکرہ فرماتے تھے کہ ہم سری کرشن کے سریر کو آتما اور برہم جانتے ہین حالانکہ آتما اوس چیز کا نام نہین ہے جسکو تغیر ہو اور طفولیت اور جوانی اور پیری اور موت اور حیات کا اوس پر اطلاق ہو اسواسطے لکہنا مناسب معلوم ہوا کہ سری کرشن نے جابجا لکہا ہے کہ اے ارجن میری پرستش کر اور میرے سوائے دوسرے کو سجدہ نہ کر اسکے یہ معنی نہین ہین کہ سری کرشن کی پرتما چاندی یا پتھر سے بنا کے پرتما کو پوجا کرے بلکہ اسکے یہ معنی ہین کہ وہ آتما جو کرشن کے سریر مین تہا اور سرب بیاپک اور جاودان ہے اوسکا دہیان دہرے اور جو ہدایت اوسمین بیٹھ کے کی ہے اور وہ مہیا نک اور سچ کے نہین ہے محض جتہا رتھ ہے اوس پر عمل کرے۔

ضمیر کل تین ہین متکلم۔ غائب اور حاضر بعضے متکلم بضمیر مخاطب اکو یاد کرتے ہین جیسے کہا

یاد کرتے ہین جیسے کہا ہی۔ نہ گوہر مین ہی اور نہ ہی سنگ مین ✦ ولیکن چمکتا ہی ہر رنگ مین ✦ بعضی بضمیر متکلم پکارتے ہین جیسے کہا ہین خدا ہم ہین خدا ہم ہین خدا ✦ فارغ ہم از کبر و کینہ و از ہوا

۲۹۔ پہلی نومبر ۱۸۹۱ء کو گلشن راز سے ترجمہ کرنا شروع ہوا تھا اور پہلی جنوری ۱۸۹۲ء سے نظر ثانی کرنا شروع کیا اور ۹۔ مارچ تیسری مرتبہ صاف کیا اور ۱۵۔ اکتوبر ۱۸۹۲ء سے پھر او طبع کرنے کے پھر صاف کیا ✦

۳۰۔ اس گیان پرکاش کی اٹھارہ ادہیا بموجب تفصیل ذیل کے ہین ہر ایک ادہیا مین تعداد مختلف اشلوک ہین پہنچ جاتا کہ ہر ادہیا کے شلوک کی تعداد جدا معلوم رہی اور افزون بھی ہوتی جاوی اسواسطی ادہیا کے نمبر ہندسہ مین لکھی اور افزون کے نمبر حروف مین باعتبار ابجد کے رقم کئی چونکہ ہر کوئی ابجد کا حساب نہین جانتا ہی اسواسطی اوس حساب کو بھی ذیل مین لکھا اور گیتا کے سات سو اشلوک اصلی ہین اور ایک گیتی اچہ نے زیادہ کر دیا ہی اگرچہ اسکے معنی سے کوئی مدعا حاصل نہین ہوتا ہی مگر کچھہ نقصان بھی معلوم ہوا اسوجہ سے سات سو ایک اشلوک کو رقم کیا۔

گیان پرکاش یعنے گیتا کی ادہیایون کی فہرست

نمبر	نام	خلاصہ مضمون	تعداد اشلوک
۱	ارجن بکھاد	سبب تصنیف گیتا کا	۴۷
۲	سانکھہ جوگ	نفس ناطقہ یعنے آتما کی تعریف	۷۲
۳	کرم جوگ	افعال یعنے کرم کی فضیلت مین	۴۳
۴	کرم سنیاس	حواس یعنی اندریون کے قابو رکھنے کو ہدایت	۴۲
۵	سنیاس جوگ	موقع اور وقت کے مناسب فعل کرنا چاہی۔	۲۹
۶	اتم سنجوگ	آتما مین محویت کرنی چاہئی	۴۷
۷	گیان بگیان	عرفان کی فضیلت مین	۳۰
۸	مہا برہم جوگ	واجب الوجود کی تعریف مین	۲۸
۹	راج جوگ	راج نیت	۳۴
۱۰	بہبہوت جوگ	صانع صنعت کی قدرت لا انتہا ہی	۴۲

۱۱	بسوروپے رسن	عالم کی حقیقت	۵۵
۱۲	بہگت جوگ	محبت خالق سے چاہئے	۲۰
۱۳	چہتر چہترگ پردیس	جسم اور جان کی تعریف	۳۵
۱۴	گن تری پردوش	علم اور عمل اور جہل کی تعریف	۲۷
۱۵	پرگووتم جوگ	خداشناسی کی راہ	۲۰
۱۶	دیواسُر سمپیب	سر اور اُسر کا تفاوت	۲۴
۱۷	تری گن بہاگ	ست۔ رست۔ وتم۔ کی تعریف	۲۴
۱۸	موکش سنیاس	نجات اور تفرقات کا بیان۔	۴۸

ابجد کا حساب

الف	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
ط	ی	ک	ل	م	ن	س	ع
۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰
ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ
۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰
ذ	ض	ظ	غ				
۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰				

۱۳۔ جو بیان کرشن مصنف کا ہی اوسکے اول ہندسہ اور حرف ہی۔ اور جو مترجم نے بطور حاشیہ اپنی عقل سے لکہا ہی اوسکے شروع مین لفظ مولف تحریر کیا ہی +

۱۴۔ اس کتاب مین بیشتر لفظ اصطلاحات حکما اور صوفیہ اور بیدانتیون کے ہین اس باعث سے اندک مشکل ہی اگر کوئی اون کتابونکو پڑہ کے اسکو پڑہے جنکا حوالہ نمبر ۲۳ مین ہی اور وے طبع ہوگئی ہین مطلب کو خوب سمجہیگا کہ یہ کتاب بیدانت کی ہی۔ بیدانت کے معنی ہین بید ون کا انت یعنی خلاصہ و نہائیت اور اسیکو علم الٰہی کہتے ہین اگرچہ اول اور علوم سے اسکو لکہتے ہین۔ مگر طبعی اور ریاضی پڑہ کے پڑہتے ہین۔

اگرچہ یعنی الفاظ سے برآمد ہوتے ہین مگر اس علم کا مدعا ذہن کی صفائی سی معلوم ہوتا ہے
اور صفائی غور اور فکر سے ہوتی ہے

ہر ایک پنڈت اور سنیاسی کی لئے ہی کہ گیتا کا پاٹ صبح کو کرہی اور اسیطرح سی مولوی
قران کی تلاوت کو وقت صبح کا اور عیسائی بہی ایک وقت مقرر کرتے ہین مین کہتا ہون
کہ جب پڑہنی والیکا دل چاہی اور تعلقات محسوسات سی پاک دل ہوے تب گیان پرکاش
کو مطالعہ کرے

جتنی دفع اسکو پڑہی گا اور غور کریگا نیا مطلب پہلی سی بہتر پاوی گا یہ کتاب غم کو دور راحت
کو نزدیک کرتی ہی اور محسوسات کی لذات کا خیال دل سے نکال غیر محسوس کی لذت دل
مین بہرتی ہے۔

گیتا کی اٹہارہ ادہیا کے پڑہنی اور اونکا مضمون بغور سمجہنی سی معلوم ہوتا ہی کہ سری
کرشن مہاراج نی بہت مدت برہم چرج یعنی طالب علمی کی ہوگی کہ تمام حکمت نظری اور
عملی کے عالم اور عامل معلوم ہوتے ہین گو کہ علم لدنی رکہتی ہون کہ ذکاوت ذہن ضرور
خداداد ہوتی ہی اور عقل اور ذہن نہین کرتی ہی کہ ایسی مہاپرش سے کوئی حرکت برخلاف تہذیب
اخلاق اور سیاست مدنی کے وقوع مین آئی ہو یس جو بیان برجلاس اور رکمنی منگل اور
بہاگوت اور مہابہارت مین انکے باب مین لکہا ہی اور جو جو نام انکا شل چہلیا۔ اور ماکہن
چور۔ اور چہنلا اور نہنگیا عوام نے رکہا ہی کنشن کے رنقلا سے مشتہر ہوا ہی یا جزوی کو شاعرون نی
شاعری کر طول دیا ہی سیاہند کے راجون اور رئیسونکو عیش کیطرف مائل کرنے اور اون کا
مال مفت کہانیکو سری کرشن پر جو لوگ برہم تہی اتہام کیا ہی

جن باتونکو عوام بآواز بلند سناتی اور سنتی ہین اور مجمع عام مین جہان عورت اور مرد
موجود ہوتے ہین تال اور سر سی گاتے ہین۔ مین مخالفان مذہب سے شرمندہ ہو عرق مین
غرق ہوتا ہون اور جن باتون کو مین مثل تمسک جبٹری شدہ کے مخالفان کی زبان پر
قفل لگانیکو پیش کرتا ہون عوام اُس سی سر ملاتے اور ناک چڑہاتے ناخوشی جتاتی ہین +
خداوندا ودہالے درمیان سی ہجر کے پردے + ہمارے دام مین صیاد کو لایا ہمین پردے +
جیسی لیلی کو مجنون کی انکہون سی دیکہنا چاہی۔ ویسی ہی بیدانت کی کتابونکو بیدانتیون
کی عقل سے سمجہنا چاہئے +

۱۱	بسوروپ درسن	عالم کی حقیقت	۵۵
۱۲	بہگت جوگ	محبت خالق سے چاہئے	۲۰
۱۳	چہتر چہترگ پرویں	جسم اور جان کی تعریف	۳۵
۱۴	گن تری بردوش	علم اور عمل اور جہل کی تعریف	۲۷
۱۵	پرگوتم جوگ	خداشناسی کی راہ	۲۰
۱۶	دیواسرسمپت	سر اور اسُر کا تفاوت	۲۴
۱۷	تری گن بہاگ	رج - ست - وتم - کی تعریف	۲۴
۱۸	موکش سنیاس	نجات اور متفرقات کا بیان۔	۷۸

ابجد کا حساب

الف	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
ط	ی	ک	ل	م	ن	س	ع
۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰
ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ
۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰
ذ	ض	ظ	غ				
۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰				

۳۱۔ جو بیان کرشن مصنف کا ہی اوسکے اول ہندسہ اور حرف ہی۔ اور جو مترجم نے بطور حاشیہ اپنی عقل سے لکہا ہی اوسکے شروع مین لفظ مولف تحریر کیا ہی+

۳۲۔ اس کتاب مین بیشتر لفظ اصطلاحات حکما اور صوفیہ اور بیدانتیون کے ہین اس باعث سے اندک مشکل ہی اگر کوئی اون کتابونکو پڑہ کے اسکو پڑہے جنکا حوالہ نمبر ۳۳ مین ہی اور اردو مین طبع ہوگئی ہین مطلب کو خوب سمجہی کہ یہ کتاب بیدانت کی ہی۔ بیدانت کے معنی ہین بیدون کا انت یعنی خلاصہ و نہائیت اور اسیکو علم الٰہی کہتے ہین اگرچہ اول اور علوم سے اسکو لکھتے ہین۔ مگر طبعی اور ریاضی پڑہ کے پڑہتے ہین۔

اگرچہ بعضی الفاظ سے برآمد ہوتے ہین مگر اس علم کا مدعا ذہن کی صفائی سی معلوم ہوتا ہے
اور صفائی غور اور فکر سے ہوتی ہے

ہر ایک پنڈت اور سنیاسی کی لئے ہی کہ گیتا کا پاٹ صبح کو کرے اور اسیطرح سی مولوی
قرآن کی تلاوت کو وقت صبح کا اور عیسائی بہی ایک وقت مقرر کرتے ہین مین کہتا ہون
کہ جب پڑہنے والیکا دل چاہے اور تعلقات محسوسات سی پاک دل ہووے تب گیان پرکاش
کو مطالعہ کرے

جتنی دفع اسکو پڑہیگا اور غور کریگا نیا مطلب پہلی سی بہتر پاویگا یہ کتاب غم کو دور اور حت
کو نزدیک کرتی ہے اور محسوسات کی لذات کا خیال دل سے نکال غیر محسوس کی لذت دل
مین بہرتی ہے۔

گیتا کی اٹھارہ دن ادہیا کے پڑہنے اور اونکا مضمون بغور سمجہنے سی معلوم ہوتا ہے کہ سری
کرشن مہاراج نے بہت مدت برہم چرج یعنی طالب علمی کی ہوگی کہ تمام حکمت نظری اور
عملی کے عالم اور حامل معلوم ہوتے ہین گو کہ علم لدنی رکہتے ہون کہ ذکاوت ذہن ضرور
خداداد ہوتی ہے اور عقل باور نہین کرتی ہے کہ ایسی مہاپرش سے کوئی حرکت برخلاف تہذیب
اخلاق اور سیاست مدنی کے وقوع مین آئی ہو پس جو بیان برجبلاس اور رکمنی منگل اور
بہاگوت اور مہابہارت مین انکے باب مین لکہا ہے اور جو جو نام انکا شل چہلیا۔ اور ماکہن
چور۔ اور چہیلا اور بہنگیا عوام نے رکہا ہے کنس کے رفقا سے مشتہر ہوا ہے یا جزوی کو شاعرون نے
شاعری کر طول دیا ہے۔ یا ہند کے راجون اور رئیسونکو عیش کیطرف مائل کرنے اور اون کا
مال مفت کہانیکو سری کرشن پر جو پورن برہم تہے اتہام کیا ہے

جن باتونکو عوام بآواز بلند شادی اور ستی ہین اور مجمع عام مین جہان عورت اور مرد
موجود ہوتے ہین تال اور سر سی گاتے ہین۔ مین مخالفان مذہب سے شرمندہ ہو عرق مین
غرق ہوتا ہون اور جن باتون کو مین مثل تمسک جبٹری شدہ کے مخالفان کی زبان پر
قفل لگانیکو پیش کرتا ہون عوام اُس سی سر ملاتے اور ناک چڑہاتے ناخوشی جتاتی ہین +
خداوند اوٹہالے درمیان سی ہجر کے پردے + ہمارے دام مین صیاد کو لایا ہمین پردے
جیسے لیلی کو مجنون کی انکہون سی دیکہنا چاہیے۔ ویسے ہی بیدانت کی کتابونکو بیدانتیون
کی عقل سے سمجہنا چاہیے +

پہلی ادہیا ارجن بکہاد سبب تصنیف گیتا اسمین ۴۷ شلوک ہین

الف ۱ دہرتراشٹر نے کہا اے سنجے دہرم چہتر یعنے کورچہتر مین پانڈ کے بیٹے لڑنے کے ارادے سے جب جمع ہوئے تب اونہون نے کیا کیا

ب ۲ سنجے نے جواب دیا کہ پانڈون کی آراستہ فوج کو جب جودہن نے جب ملاحظہ کیا تب درونا چارج سے کہا

ج ۳ اے اچارج اس فوج عظیم الشان پانڈونکو دیکھہ جسکو دروپد کا بیٹا شاگرد رشید تمہارے نے آراستہ کیا ہی

د ۴ سوائے ان دلاورون کے کہ جنکا نام لیتا ہون یعنے بھیم اور ارجن وجیج وہان دروپد وبیراٹ بہارتہی اور بہت درادکمان ہین

ہ ۵ جنگ تان وکاسراج جودہا دیور جیت کنت وبہوج بسی بیسیجہ شخص نامہ

و ۶ جودہامن بہت کودنیوالا اوتم اوجہا زور آور وسوبہدر ودروپدی کے بیٹے یہ سب بہارتھی ہین۔

ز ۷ اے برہم کے پہچاننے والے میری فوج مین جو کہن سال اور سردار ہین انکے نام بہی بتاتا ہون

ح ۸ تم وبہیکم بتامان وکرن وکرناچارج منصور جنگ واشتہامان وبکرن وسوم دت

ط ۹ انکے سوائے اور بہت شجاع میرے واسطے جان باز اور ہوشیار اور مشتاق جنگ آزمودہ ہین

ی ۱۰ میری فوج جو زیر حکم بہیکم بتامان کے ہی اسامہرت اور پانڈونکی فوج جو زیر حکم بہیم کے ہی قوی دکہائی دیتی ہے۔

یا ۱۱ تمکو چاہی کہ سب اورون کے ہر وقت اور ہر موقع مین بہیکم بتامان کی کمک کرنا

مولف افسر کلان فوج کو واجب ہی کہ جب میدان جنگ مین جاوے اپنی اور مخالف کی فوج کی قوت کو میزان مین عقل کے وزن کرے اور جو تدبیر واسطے فتحیابی کے ہو وہ کرے شکست اور فتح داد الہی ہی دانائی اور دلاوری جر جودہن کو سبب شکست پانیکے کم نہ سمجہنا چاہئے

جبطرح سی اب سرکار انگلشیه کے کمانڈر انچیف همیشه ایک بلند مکان پر کهڑے هو دوربین سے
میدان جنگ کو دیکها کرتے هین اور اپنے هر ایک کمپو سے خبر رکهتے هین اور مخالف
کی هرحرکت کی دمبدم خبر لیتے هین ویسی اوسوقت مین عملدرآمد تها ❊
[illegible] انتظام کرنا۔ اور سپاهی کا کام لڑنا اور تعمیل حکم کی کرنا هی اگر منتظم اچها هووے
تهوڑی فوج سی بڑی لشکر کو شکست دیسکے جبطرح سی هنگامه غدر مین پچیس هزار گوروں سے
مع چند دلاوڑ هندوستانیون کو سرکار نے عاجز کیا
پانسو برس کے اندر هند کے جو سردار میدان مین جنگ کے تشریف لائے ناچ دیکهتے رهے
اور اون کے پاس بیٹهنے والے مانند دیوانون کے بسر و پا بات خوشامد کی کرتے رهے
منجم اور ساحر ڈوبتے کو ڈبوتے رهے اور میدان جنگ مین ایسی جگهه بیٹهے جهان گولی گوله کا
اندیشه نهو۔ بهلا ایسے افسر کی فوج لڑکے کیونکر فتح پاوے
اتنی جوانمردی بهی کسی کسی سردار سے اتفاقًا هوئی هے ورنه قلعه کا دروازه بند کر بیٹهه رهنا
اور بعد بهنے اور مٹهکنے کے چادر پهرانا داخل ایمان اور دهرم کے هوا هے
عوام هندوستانیون کی خرابی انکی بدقسمتی سے بتاتے هین لیکن میری دانست مین ان کی
بیعقلی کو کمبختی سے اول نمبر کرنا چاهیے۔
بیب ۱۲ بهیکم پتامان افسر کلان فوج کو روانے جر جودهن کی تفریح قلب کو شیر کی
مانند غران هو ناقوس کو بجایا
بیچ ۱۳ پهر ناقوس اور کرنا اور ڈهول چهوٹے اور بڑے اور نفیری اور نگا وغیره یعنی
سب باجے بجے که شور محشر برپا هوا
ید ۱۴ پهر کرشن اور ارجن نے جو بڑی بڑی رتهون پر سوار اور اون کے رتهو مین
سفید رنگ کے گهوڑے جوتے تهے اپنے اپنے ناقوس خوش الحانی سے بجائے ❊
بیهه ۱۵ کرشن کے ناقوس کا نام پانچجن اور ارجن کے ناقوس کا نام دیودت اور بهیم کے
ناقوس کا نام پونڈر تها اور یهه بهت مهیب اور آتش فشان تهے ❊
یو ۱۶ جدهشٹر نے اننت بجے اور نکل نے سوکهوس منی۔ اور سهدیو نے من لوکیو
ناقوس ❊
یر ۱۷ کاس راج دراز کمان۔ وسکهندی صف شکن۔ و درشت دمن۔ و دیرات

وسانک کہ اسپر کوئی غالب نہین ہوتا ہی۔

سج ۱۸ درو پد اور اوسکے بیٹے رکن سلطنت وسوبہدر دراز دست نے اپنے اپنے ناقوس بجائے۔

یط ۱۹ ان ناقوسون کی آواز نے تیرے بیٹون کے سینہ کو چاک کر دیا اور زمین او آسمان کو اوڑا دیا

مولف معلوم ہوتا ہے کہ جسطرح محمدی سلطنت مین خطاب نصرت جنگ و فتح جنگ ۲۷
ہوتا ہی اور انگریزی سلطنت مین سی بی اور اوس زمانہ مین دران کمان وغیرہ ہوتا تہا ۱۳۔ اشلوک مین لکہا ہے کہ شور محشر برپا ہوا اور ۱۹۔ اشلوک مین لکہا ہے سینہ چاک ہوا اور زمین آسمان اوڑ گیا اسکے معنے اگر اوس طرح سے سمجہے جاوین جیسے کسی راجہ کو کسی پنڈت نے سمجہایا تہا کہ وہ ہاتہی جنکی ٹانگ پکڑ کر اون جنگ بہارت نے پہینکا تہا ابتک خلا د آسمان مین گہومتے پہرتے ہین۔ سخت قباحت عائد ہووی کہ از سر نو دنیا کا پیدا ہونا بعد جنگ مہابہارت ضرور پڑی ہی۔ اور سینہ کے چاک ہونے سے آدمی ایک لمحہ جیتا نہین رہتا حال آنکہ جرجودہن وغیرہ کئی روز بعد جنگ کے جنت نصیب ہوئے پس دیدۂ دل سے دیکہو کہ مبالغہ شاعرون کی رسم ہی اور یہ داخل جہوٹہ کے نہین ہی جو شاعر کلام کو نہ سمجہکر اسکو جہوٹہ سمجہی یا سچ سمجہے وہ احمق ہے جرجودہن کے لشکری خوف سے فوج جدہشٹر کے حواس باختہ ہو گئی تہی اور رسم قدیم سی جنکے اوسان جاتے ہین وہی کہتا ہی۔ دیکہو کارنامۂ جنگ دارا شکوہ اور عالمگیر کا جو فتح آباد متصل آگرہ کے ہوا سپہ سالار ایسا چاہئی کہ خود دلیر ہی اور سپاہ کو دلیر رکہے اور اون کی سرگذشت معلوم کرنے سے ہمکو یہی نفع ہی کہ جس غلطی سے اونہون نے نقصان پایا ہم تجربہ اون سے پاکر محفوظ رہین اور جس تدبیر سے اونہون نے مقصود کو حاصل کیا اوسے ہم بہی یاد رکہین جو کسی تواریخ سے ایسی مطلب کو انتخاب نہین کرتا ہے وہ مطالعہ کتابون کا ناحق اپنی آنکہون کو ضعیف کرتا ہی۔

ک ۲۰ ارجن ہنومان ہیت نے جب تمہارے بیٹونکو رزمگاہ مین حربہ کرتے دیکہا تب اوسنے اپنی کمان کو اوٹہا لیا

کا ۲۱ کرشن سے کہا ای ہمہ صفت موصوف میری رتہ کو میدان مین ستادہ کرو

سرکار ہنجور تسنگہ ولد کنور اتیودہ سنگہ صاحب بہادر نبیرہ مہاراجہ

 ۲۷ رنجیت سنگہ بہادر کا صد جلد مفت تقسیم کرتے ہین

کب ۲۲ تاکہ مین اونکو دیکہون جو جنگ کو آمادہ ہین اور معلوم کرون کہ میرے مقابلہ کے لائق کون ہی

کج ۲۳ مرنیکو بیوقوف بیٹے دہرترشٹر کے آئے ہین انکو بہی دیکہون

۲۵ مؤلف راجہ جرجودہن وغیرہ بیوقوف نہ تہے بلکہ بادشاہ مستقل تھی جدہشٹر وغیرہ مدعی سلطنت ہوئی تہی مگر رسم عام ہی کہ جسکی فتح ہوتی ہی اوسکے لشکری جو مرتے ہین بہشت کو جاتے ہین اور جو شکست پاتا ہی اوسکے سپاہی جو مرتے ہین جہنم واصل ہوتے ہین اور فتحمند کے سپاہی بہادر کہلاتے ہین اور شکست یافتہ کے رفقا مفسد اور باغی مخاطب ہوتے ہین اور دشمن کو ہر کوئی بلفظ حقیر یاد کرتا ہی اور ایک مصلحت بہی اس حرکت سے متخیل ہے کہ دشمن کو حقیر لفظ سے یاد کرنا چاہیے تاکہ مخالف کی عزت دل سے اپنی رفیقون کے جاتی رہی جیسی برہمن ہر قوم کے مردم کو ملیچہہ اور جو اونسی انحراف کری اوسکو ناستک کہتی ہین اور محمدی سوائے اپنی مذہب والون کے ہر قوم کو کافر سمجہتی ہین اور واجب القتل جانتے ہین اور عیسائی سوائے اپنی سبکو جہنمی تصور کرتے ہین حالانکہ بہشت اور دوزخ انمین سی کسی نے دیکہا بہی نہین ہی اور عقلمندی اور بیوقوفی جیت اور ہار سی ہو جاتی ہی اور اصلی دانائی ایک شی علیحدہ ہی

کد ۲۴ پہر کرشن نے ارجن کے رتہہ کو درمیان مین دونو صفون کے کہڑا کر دیا

کہ ۲۵ پہر درودپد بہیکم ودرون وغیرہ اُمرا نے کہا کہ ای ارجن لشکر کورون کو دیکہہ

کو ۲۶ ارجن نے میدان مین رزمگاہ کے بزرگون اور مخدومون اور برادرون اور فرزندون اور دوستون

کز ۲۷ اور رشتہ دارون اور خیراندیشون کو دونو فوج مین کہڑا دیکہا

کح ۲۸ تب اونکی الفت سی اوداس ہو بولا کہ ای کرشن یہ اقربا جو بارادہ محاربہ رزمگاہ مین کہڑے ہین انکے انجام کو دیکہنی سے

کط ۲۹ میرے عضو سست ہوئی جاتے ہین اور میرا مونہہ خشک ہوتا ہے اور کپکپی لگتی ہی اور بدن کے بال کہڑے ہوتے ہین

ل ۳۰ گاندیو دہنک میرے ہاتہہ سی گرا جاتا ہی اور بدن مین جلجلی ہوتی ہی اور

دل گہبرتا ہی

لا ۳۱ شگون ناقص ہوتی ہین اور جاندارون کے قتل سی کچھہ سود نہین ہوتا ہی ❊

لب ۳۲ مجہی فتح اور سلطنت کی تمنا نہین ہی اور نعمت دنیا اور حیات کو کچھہ عمدہ نہین جانتا ہون ❊

لج ۳۳ جن کے عیش اور آرام کے واسطے سلطنت کی درکار ہی وہی جان سے ہاتہہ دہو مرنے کو مستعد کھڑے ہین ❊

لد ۳۴ یہ سب مرشد و بزرگ و بہائی و خسر و خسر پورہ اور مصاحب ہین ❊

لہ ۳۵ گوکہ یہ مجہی قتل کرین لیکن مین ان کا قتل روا نہین رکہتا اور باورکہ مجہی ترلوکی کی سلطنت کی خواہش نہین پس اس مختصر سلطنت کیواسطی کیا تمنا کرون ❊

لو ۳۶ دہرتراشٹر کے بیٹون کے قتل کرنے سے کچھہ نفع نہین بلکہ اُن بدافعالون کے خون سی ہاتہہ کو آلودہ کرنا ناسزا ہی ❊

لز ۳۷ علاوہ اسکے یہ سب قرابتی ہین اِن کے خون کرنے سے کیا نفع ہی ❊

لح ۳۸ گوکہ یہ سلطنت کی طمع سی عقل باختہ ہو کے بدنامی اور بربادی خاندان کا کچھہ خیال نہین رکہتی ہین ❊

لط ۳۹ مجہی تباہی خاندان کی ناپسند ہی - اور اس بلائے کے برخلاف کوئی خیال نہین ہوتا ہے ❊

م ۴۰ ہلاک ہونے خاندان کے مردوم سے تمام رسومات خاندان کی نیست و نابود ہوجاوینگی اور ناقص رسوم جاری ہونگی ❊

ما ۴۱ نتیجہ اس فساد کا یہ ہوگا کہ تمام عورتین خاندان کی بدکاری کرینگی تب اولاد بد اصل پیدا ہوگی ❊

مب ۴۲ پہر ولدالزنا پتر دن کو دوزخ مین پہونچا دینگی - بلکہ جو سُرگ مین اب سقیم ہین وے بہی تلے کو گرین گے ❊

مج ۴۳ جب اولاد ناقص ہوتی ہی اور ناقصون سی فعل بد ہوتے ہین تب مصلحت قدیم خاندان مین رخنہ پڑتا ہے

مد ۴۴ سنتا ہون کہ ترک کرنے سے نیک رسم خاندان کے تمام بزرگ دوزخ مین

جلتے ہین

سہ ۳۵ کمال بیجا ہی جو وہ ارادہ کرون جسکے سبب سے گناہ عظیم ہووے اور اپنے عیش کیواسطے سبب قتل خاندان کا ہنون

سو ۳۶ دہرتراشٹر کے بیٹے جسکے ہاتہون مین ہتیار ہین مجہہ خالی ہاتہہ کو قتل کرین مختار ہین مین انتقام نہ لون گا بس مجہے اجر عظیم ہوگا

سز ۳۷ عین وقت جنگ کے ارجن نے یہ باتین کہین اور تیر اور کمان کو ہاتہہ سے گرادیا اور غمگین ہو رتہہ مین بیٹھہ گیا

سولف وقت جنگ اور غضب ایسے خیال ہر بشر کو ہوتے ہین اور جب خوف ۲۶
غالب ہوتا ہی بدن کے بال کھڑے ہوجاتے ہین اور عرق آجاتا ہی ارجن اپنے عہد مین رستم اور اسفندیار کا مرتبہ رکہتا تہا اور ہند کے نامورون کا سرتاج تہا اور کام اور کرودہ اور موہ اور لوبہہ اپنے رتہہ کے گہوڑونکا نام رکہتا تہا کیونکہ معقول و منقول کا عالم تہا اور اچہے مصاحب رکہتا تہا اور نیک وبد زمانہ کا تجربہ کرچکا تہا پس کوئی یہ شبہ نہ کرے کہ وقت جنگ کے مایا اور موہ مین مبتلا ہوا اصل یہ ہی کہ جب دو مضمون متضادہ کا بیان کرنا مصنف کو ضرور ہوتا ہی فرضی ایک سائل دوسرا مجیب قرار دیتے ہین پس اس عبارت سے یہ ہدایت کرتے ہین کہ جو راجے اور بادشاہ خواہش نفسانی سے جنگ کرلیتے ہین اور قتل عام کرتے اور کراتے ہین وے نالائق ہین۔

جب بادشاہی خاندان مین فساد برپا ہوتا ہی تمام ارکان سلطنت برباد ہوجاتی ہین اور دوسری ولایت کے بادشاہ زور پاتے ہین پہر جو قدیم آئین ہوتی ہی منسوخ ہوجاتی ہی اور سبب خرابی خاص و عام کا ہوتا ہی چنانچہ بعد جنگ مہابہارت کی تہوڑے روز مین سلطنت ان کے خاندان سے جاتی رہی اور ایسے ہی اسباب کے جمع ہونے سے ہنود سے سلطنت محمدیونکے ہاتہہ مین گئی تیمور کے خاندان کی سلطنت عالمگیر اور دارا شکوہ کے فساد سے برباد ہوئی کہ ارکان سلطنت مین سے بعضے طرفین کی رفاقت کر قتل ہوئے بعضے مغلوب کے رفیق متصور ہو باغی اور مفسد کہلائے بعضے عاقبت اندیشی کر گوشہ گزین ہوئے اور مہاراجہ رنجیت سنگہ کے عہد مین بہت دلاور اور نامور سردار تہے اور سب خیرخواہ اور جان نثار رہے تہے جب اونکے خاندان مین فساد ہوا بارہ برس کے

اندر سب تمام ہو گئی اور سلطنت اونکی خاندان سے منتقل ہو گئی

افسوس ہی کہ ہند مین فساد خاندان کا قدیم سی رہتا ہی سبب یہ ہی کہ سلطنت شخصیہ ہوتی ہی نوعیہ کا رواج نہین ہی اگر اوس آیین سے واقف ہو وین جو یورپ مین ہی اور اوسپر عمل کرین ان کی سلطنت کچھہ استحکام پاوی

اس ادہیا کے مضمون سی پایا جاتا ہی کہ ارجن نے قبل جنگ سے اس مضمون کا نامہ بنام جرجودہن کے لکہا ہوگا اور اشتہار جاری کیا ہوگا اور ہرطرح چاہتا ہوگا کہ بغیر جنگ کچھہ ہاتھہ آجاوی لیکن جرجودہن کے خیال مین تہوڑا نقصان اوٹہانا مناسب متصور نہوا تب ارجن جنگ کو دلیر ہوا

پنڈتون نے گیتا کے جو جو ٹیکا لکہی ہین چار قسم کے مضمون سے طوالت دی ہی ایک یہ کہ متعلق صرف اور نحو کے کیا ہی۔ دوسری تکرار ذو معنی لغات کی کی ہی۔ تیسری جیسا اونکا عقیدہ تہا ویسا مدعا گیتا کا ثابت کیا ہی۔ چوتھی جو لفظ قصہ طلب تھی جیسی پران کہ یہ درج ہین اونکو مفصل لکہا ہی فقیر کو تین نوع کا بیان ضرور معلوم نہین ہوا ہی اور چوتھی قسم کو اوسواسطی چہوڑ دیا کہ الکھہ پرکاش اور الکھہ امواج مین جنکی تفصیل ہی ہر کتاب مین مفصل لکہنا محض فضول کرنا ہی بعضی حجت کرتے ہین کہ جنکے پاس وہ دو کتابین نہ ہون وہ کیونکر علم پاوی بجواب اونکی کہتا ہون کہ ایک کتاب کو ایک مرتبہ کے پڑہنی سی عالم کو البتہ مزا ملیگا اور جسکا ذہن رسا ہوگا وہ مثل اگنگر کے لاکہہ من بارود کو لی اوڑا دیگا اور علم طالب علمونکو بغیر دیکہنی دو چار کتاب اور بغیر صحبت معقول اور بلا اوستاد کامل رسمی اور رواجی علوم مین آگاہی نہین ہوتی یہ تو بیدانت ہی ✢ ✢ ✢

دوسری ادہیا سانکھہ جوگ نفس ناطقہ کی تعریف

مین اس مین بہتر ۷۲ - اشلوک ہین

مع ۱ جب ارجن الفت اور شفقت سی چشم نم ہوا کرشن نے کہا

مط ۲ کدورت سی جہل کی کم بختون کو یہ حالت ہوتی ہی افسوس ہی کہ ایسی وقت مین تجہسی یہ حالت کیون ہوئی ایسی سمجہہ سی نہ بیکنٹھہ ملتا ہی اور نہ اوپاپن ہوتی ہی

ن ۳ اسوقت ایسی حرکت نکر کہ سخت نازیبا ہی اور دل کے ضعف کو دور کرکے

جنگ کرنیکو مستعد ہو

نا ۴ ارجن نے جواب دیا کہ بہیکم اور درونا چارج واجب التعظیم ہین اِن پر کسطرح
ہتیار کرون

تب ۵ ان کو قتل نہ کرنے سے مجہہ گدائی کرنی پڑے تو بہی قبول ہی گو کہ یہ طالب دنیا اور
دولت کے ہین لیکن اِنکو قتل کرکے مجہہ معاش حاصل کرنا زیبا نہین ہی

سنج ۶ حیران ہون کہ اسوقت کے مناسب کیا ہی اور متفکر ہون کہ فتح کسکی ہوگی اور
مین اپنی حیات دہرتراشٹر کے بیٹونکو قتل کرکے نہین چاہتا ہون جو یہ مقابل حاضر ہین۔

ند ۷ مین حیرت مین ہون اور اسکے دور کرنے کو عاجز ہون تم وہ ہدایت کرو جو مصلحت
وقت سی نزدیک ہو

نہہ ۸ جس غم نے میری حواس کو باختہ کیا ہی روئے زمین کی سلطنت اور ملائکہ کی
فضیلت بہی کہونے نہین سکتی ہین۔

نو ۹ مین ہرگز جنگ نکرونگا پہر سنجے نے دہرتراشٹر سے کہا کہ یہ باتین کہہ کے
ارجن خاموش ہوا۔

مولف دوسری اور تیسرے اشلوک کے مضمون سے ظاہر ہوتا ہی کہ خیال ان باتون کا ۳۷
پہلے کرنا چاہئے تہا تاکہ نوبت جنگ کی نہ پہونچتی اب جو میدان مین جنگ کے حاضر آئے
رعایت پیر اور مرید اور خویش اور اقربا وپس وپیش فتح وشکست کرنے سے شکست اور
بدنامی ہوتی ہی اسوقت کی یہی مصلحت ہی کہ مارو اور قتل کرو جسکو جس حالت مین پاؤ اور جہان
عاجز کرو دشمن کو جسطرح کرسکو جسطرح تیسرے فاقہ مردہ حلال ہی اوسیطرح میدان مین
جنگ کے زور اور زور روا ہی اور وجہ ظاہر ہی کہ جنگ کرنا نیک افعالی نہین ہی جب
کسی سبب سے یہ روا ہوا تب جو جو اوسکے متعلق ہی سب روا جاننا چاہئے دیکہو انگریز
باعتبار مشہور ہین وقت جنگ کے سرنگ لگاتے ہین اور جنگل مین چہپکے اور کمین پا
ہوکے غرض بہت حیلون سے دشمن کو ہلاک کرتے اور شکست دیتے اور زندہ
گرفتار کرلیتے ہین بلکہ اکثر وہ تدبیر کرتے ہین کہ دشمن بغیر جنگ وجدال ورخونریزی
کے قابو مین آجاتا ہی
افسوس ہی ہندوستانیون کی سلطنت کو بےعلمی اور نفاق خاندان اور ناتجربہ کاری

اور پابندی سومات آبائی اور نالائیقی اہلکاران اور بی اندازہ سزا و جزا اور ناواقفیت
تواریخ اور سلطنت تشخصیہ اور کثرت مناکحت اور فرمانبرداری جاہلان و مدار احکام منجمان
اور توقع عنائیت دریوزہ گران نے نیست و نابود کر دیا

ورنہ ہم تہہ اور پاؤن اِن کے اور جملہ ولایتیون کے مردم کے برابر ہین بلکہ اِن کی
جوانمردی ظاہر ہی کہ ایک سر والے نے گیارہ سر والیکو قتل کیا تہا اور دو ہاتہہ والے نے
بیس ہاتہہ والے کو ہلاک کیا تہا

جو تواریخکو دیکہہ کے اونکی عبارت سے مطلب کو نکالے وہ میری قدر کو جانے اور جو
ہفت اقلیم کے دین اور آئین اور معقول و منقول سے خبر رکہی وہ میرے اشارہ و کنایہ
کو سمجہے ہوئے افسوس ــ گلشن دہر مین بس یار ہمارا ہی نہین + غمخوار ہمارا ہی نہین
پیارا ہمارا ہی نہین +

ہند مین سب سے پہلے جو محمدی بادشاہ جنگ کو آیا تہا ہند کا ایک بڑا راجہ بہت فوج
اور بڑی شکوہ سے اوسکے مقابلہ کو نکلا تہا محمدی نے اپنے لشکر کے گرد متعدد گائے
استادہ کر دین راجہ نے بخوف گاؤکشی جیسا کہ علمائے اپنے مذہب کے حکم کیا محمدی
لشکر نے ہنود کے لشکر کو قتل کیا بقیہ السیف کو اسیر کر کے غلام بنا لیا ہندوونکو شکست
کیا ہر قوم کی عورتون کو پکڑ لیا جو چاہا وہ کیا اور گاؤکشی اور جملہ حرکات مذکورہ کو رواج
دیا کہ آج تک وہی سلسلہ جاری ہے

اگر ہند کے راجا اور انکے اہلکار اور اونکے پنڈت اور پروہت کرشن گیتا کے معنے سے
علم رکہتے اور دوسری ادہیا کے منشائے کلام کو سمجہتے جسمین سری کرشن نے ارجن کو صاف
حکم دیا کہ اسوقت گرو اور بزرگ کا کچہہ خیال نہ کر تو کیون کے خیال سے اسباب
لاکہون ذلت و خرابی ہندوستان کا جمع نکرتے اور جیسے ذلیل اور حقیر ہو گئے کبہی نہوتے
اگر سکندرنامہ کی اوس قصہ کا کوئی اوسوقت مین عالم ہوتا جسمین یہ شعر ہے + چنان میخورد
زنگی خام را + کہ زنگی خورد مغز بادام را + پس ہندو بیقدر اور ناچیز کیون ہو جاتے .

گیتا کو جسطرح سے اب پاٹ کرتے ہین اوسیطرح تب بہی پاٹ کرتے ہون گے اور جیسے
گرو اور چیلے آجکل نظر آتے ہین ہزار برس پہلے بہی ایسی ہون گے اگر با علم اور عقل ہوتے
سلطنت کو خاک مین نہ ملاتے

جو آدمی کسی کتاب کو پڑہی اور اوس سی کوئی تجربہ حاصل نکرے اوس سی گہاس کہودنیوالا بہتر ہے

نز ۱۰ جب درمیان مین دو صفونکی ارجن غمگین ہوا کرشن نے مسکراکے کہا

نح ۱۱ تو وہ فکر کرتا ہی جو اس موقع مین ناجائز ہی با آنکہ اپنی تئین عقلمند سمجہتا ہی جسکو تہوڑی بہی عقل ہوتی ہی وہ ایسی وقت مین یہ فکر نہین کرتا ہی کہ جان جاویگی یا رہیگی

نط ۱۲ غور کرکے سمجہہ کہ چندروز پیشتر مین اور تو اور یہ جو افسر ہین ان مین سی کوئی تہا اور چندروز کے بعد بہی انمین سے کوئی کسیطرح سی رہیگا

س ۱۳ جسطرح سی طفولیت اور جوانی و پیری کی حالت تبدیل ہوتی ہی اوسیطرح سی آواگون ہوتا ہی پس جو صاحب عقل اور استقلال ہین وی ایسی جہالت مین مبتلا نہین رہتی ہین

سا ۱۴ حسون سی جو شئی محسوس ہوتی ہی وہ متعلق سرد و گرم و رنج و رحت کے ہی اور جو اونکے متعلق ہی وہ ناپایدار ہی پس عاقل کو چاہئی کہ ان کو گوارا کرے

سب ۱۵ جو رنج و راحت کو مساوی سمجہی اوسکا نفس ناطقہ تکلیف نپاوی اور وہ حیات جاودان خود بخود پاوے

سج ۱۶ جو حادث ہی وہ قائم نہین رہ سکتا ہی اور جو قدم ہی وہ معدوم نہین ہوتا ہی لیکن انکی تمیز مبصر کو ہوتی ہی اور وہی دونون کی حقیقت کو جانتا ہی

سد ۱۷ جو کل کے محیط ہی وہی امر ہی اور ایسا کوئی نہین جو اوسکو معدوم کری

سہ ۱۸ اجسام کی انتہا ہی مگر نفس ناطقہ کی نہایت نہین ہی پس یہ ہمیشہ یکسان ہی اور اسکی حقیقت ایسی مشکل ہی کہ کسیکی عقل مین نہین آتی ہی - ای ارجن تو اس بات پر یقین کرکے وسواس کو دور کر اور جنگ کو طیار ہو

سو ۱۹ جو نفس ناطقہ کی ماہیت کو سمجہی وہ بالیقین جانے کہ اسکو نہ کوئی مار سکتا ہی اور نہ کسی سے مرتا ہی

سز ۲۰ نفس ناطقہ کا نہ کوئی باپ ہی اور نہ مان اور یہ فی الحال موجود نہین ہوا ہی اور کبہی فنا بہی نہین ہوگا اور یہ قدیم سی یکسان ایک صورت پر موجود ہی

سح ۲۱ جو آتما یعنی نفس ناطقہ کو لازوال اور قدیم اور ہر حال مین یکسان جانے وہ کیونکر مری اور کس کو ماری

سط ۲۲ جسطرح سی انسان کہنہ جامہ کو اوتار کے پہینک دیتا ہی اور نیا پہن لیتا ہے

اوسیطرح سی نفس ناطقہ جسم کہنہ کو چہوڑ دوسرا جسم قبول کرلیتا ہی

ع ۲۳ نفس ناطقہ کو نہ سلاح قطع کرتا ہی اور نہ آگ جلاتی ہی اور نہ پانی گلاتا ہی اور نہ
ہوا خشک کرتی ہے

عا ۲۴ کیونکہ نفس ناطقہ قابلیت قطع ہونے اور جلنے اور گلنے اور خشک ہونیکی نہین رکہتا ہی
اور ہمیشہ ایک حالت پر ہی اور محیط کل کا اور ساکن ہی

عب ۲۵ کسی حس سی محسوس نہین ہوتا ہی اور یہ بی شکل اور بے علت ہی اور جو اسکو
پہچانتا ہی وہ کوئی فکر نہین رکہتا ہی

عج ۲۶ اگر نفس ناطقہ کو پیدا اور فنا ہونیوالا فرض کرو تو بہی جو فکر تم کرتے ہو نا جائز ہی

عد ۲۷ کیونکہ جو پیدا ہوا وہ مریگا اور جو مریگا وہ پہر پیدا ہوگا پس یہ سلسلہ جاری رہیگا
اور کبہی قطع نہوگا پہر یہ فکر لاحاصل ہے

عہ ۲۸ عناصر کی ابتدا بے شکل ہے اور اخیر کو بہی بے شکل ہوگا درمیان مین شکل ہوئی ہین
پس یہ شکل فرع کے ہی بیخ کے مقابلہ مین فرع کی کچہہ حرمت نہین ہی۔

عو ۲۹ نفس ناطقہ کی حقیقت کوئی نہین جانتا ہی گو کہ ہر کوئی بطور خود بنوع دیگر کہتا
اور سنتا اور دیکہتا ہی +

عز ۳۰ نفس ناطقہ ہمیشہ موجود ہی جسم کے قتل ہونے سے قتل نہین ہوتا ہی پس مخلوقات
کے اجسام کا فکر کرنا فضول ہے +

عح ۳۱ اگر اپنی دہرم کو نگاہ کری تو بہی وقت جنگ کے میدان مین پیٹھہ دکہانا بیجا ہی کہ چہتری
کا کام آگے بڑہ کے تلوار چلانا ہی +

عط ۳۲ اسوقت تجہی بہشت بلا طلب میسر ہوتا ہی پس اسوقت کو غنیمت سمجہہ +

ف ۳۳ اگر تو اسوقت جنگ نہ کریگا بدنام ہوگا +

فا ۳۴ پہر عوام تجہی نفرین کرینگی اور یقین کر کہ عمدہ اشخاص کو بدنامی موت سے
بدتر ہی

فب ۳۵ یہ صف شکن کہین گے کہ جنگ کے خوف سی ارجن بہاگ گیا اور جن کے
خیال مین تو دلاور ہی تجہی حقیر اور بزدل سمجہین گے۔

سردار جگجوت سنگہ ولد کنور شیوارسنگہ صاحب بہادر نبیرہ مہاراجہ
رنجیت سنگہ بہادر ۵ صد جلد مفت تقسیم کرتے ہین

قد ۳۷ باور کر اگر تو میدان مین مریگا بہشت مین جگہ پاویگا اور جو فتح پاویگا ہند
کا پادشاہ ہوگا اب تو کوئی پس وپیش نہ کر اور جنگ کر

قہ ۳۸ رنج اور راحت اور یافت اور نایافت اور فتح وشکست کو برابر سمجہہ اور حیرت
کو دور کر اور یقین کر جنگ کے کرنے سے گنہگار نہوگا

قو ۳۹ اتنک بموجب سانکہہ شاستر کے تجہین امتیاز جسم وجان کی ہی تجہی تلقین کیا
اب بموجب جوگ شاستر کے بیان کرتا ہون کہ تو قیود ہی افعال کے رہا ہو

قز ۴۰ اس فعل سے تنزل نہوگا اور نہ گنہگار ہوگا اور مرگ کے خوف سی آزاد ہوگا

قح ۴۱ حکما کی راہ واحد ہی گو کہ ان کے جسم متعدد ہوتے ہین اور جہلا کا فکر ہمیشہ بنوع
مختلف رہتا ہی

قط ۴۲ بیدوان پس وپیش نہین کرتے ہین اور بید سے زیادہ معتبر کوئی کلام نہین ہی

ص ۴۳ طالبان لذات عقبی کو تناسخ ہوتا ہی کیونکہ وہ بامید حشمت اور مرتبہ اور نتیجہ
کے کرم کرتے ہین

صا ۴۴ جو جاہ اور حشم کو طلب کرتے ہین بید حکم کے خلاف عمل کرتے ہین پس وے
حق سے وصل نہین ہوتے ہین

صب ۴۵ خلاصہ بید کا نرگن ہی پس تو سرگن سے جدا ہو اور دوئی کو چہوڑ حق سے
وصل کر اور نفس یعنی پران کو نگاہ رکہہ

صج ۴۶ جسطرح چہوٹے چہوٹے سوتے بڑے چشمہ سی ملتے ہین اوسیطرح سے سرتیون
کا مدعا عارف بیدون سے ملا سمجہتے ہین

۳۸ مولف قانون اور سرکیولر کا مدعا جیسی صاحبان جج اور کمشنر خوب سمجہتے ہین ویسے
بیدون کا مطلب واقفان علم الٰہی سمجہتے ہین نادان لفظی معنی جانتے ہین - واقف مغز سخن کو دیکہتے ہین

صد ۴۷ تو اسی عمل کے لائق ہی اور بدلا اسکا کچہہ نہین ہی پس دلمین سمجہہ کہ مین کوئی فعل
نہین کرتا ہون پس جوابدہی بہی تیری ذمہ کچہہ نہوگی

صہ ۴۸ جنگ کو دلیر ہو اور علم عمل کو ترک کر اور کمال اور زوال کو برابر سمجہہ اور حسب موقع
وقت کے کام کو کر اسی کا نام جوگ ہی

۳۹ مولف بیوقوف جوگ فقیری اور ترک تعلقات کو جانتے ہین اور حقیقت مین جوگ کے

معنی ہین بموقع فعل کرنا

حو ۴۹ بیوقوف ہین وہی جو نتیجہ اعمال کی توقع رکہتے ہین پس تو جو فعل کری ایشرکی
ہیت کر اور جو نتیجہ اعمال کا چاہتے ہین وہی بخیل ہین

ضر ۵۰ عاقل سمجہتا ہی کہ تمام افعال نیک اور بد اسی دنیا مین رہ جاتے ہین پس چاہئی
کہ جوگ سے یعنے مناسب وقت کے عدل سے فعل کرے

مولف ان دو اشلوک گیتا کی مطلب کے سمجہنے سے مجہے بڑا افسوس ہوا کہ جو کچہہ مین نے ۴۰
اور میری دوستون نے بامید ملنی جنم آیندہ اور بیکنٹہہ کی دان اور پُن کیا تہا وہ مفت
مین گیا اور سری کرشن کا قول اس دلیل سے ہیچ معلوم ہوتا ہی کہ بعد مرنیکے روح کہین
جاوی جسم ہمراہ نہین جاتا ہی اور زن اور زمین اور زر کا طالب جسم رہتا ہی روح نہین
رہتی ہی پہر قرضدار کہان سی دینگے اور قرضخواہ کیونکر لین گے اور لے گئے کیا کرین گے
اور بالیقین تصدیق ہوا کہ اسیواسطی برہمن گیتا کے ارتہہ نہین پڑہاتے ہین کہ جو معنی
سی واقف ہوگا وہ مثل مولف کے سیانا ہو جاوی گا بہولا نہی گا اور جو پرمیشر کے نمت
دیگا وہ محتاج کو دیگا خصوصیت ایک قوم کی کیون رکہی گا +

صع ۵۱ عاقل دل کو قابو مین رکہتے ہین اور امید نتیجہ افعال کے عاقبت مین نہین رکہتے
ہین فقط آواگون سی نجات چاہتے ہین تب وہی اوس مقام کو جاتے ہین جہان کسیطرح
کا رنج مطلق نہین ہی -

صط ۵۲ جب کوئی جہل کے مکدر دریا سی پار ہو جاوی دانائی خود بخود پا جاوی

ق ۵۳ اہ ارجن تو نے برعکس سمجہا ہی جب غور کر کے ثبات حاصل کرے گا تب
جوگی ہوگا +

قا ۵۴ ارجن نے پوچہا کہ جو عاقل صاحب ثبات ہوتا ہی اوسکی گفتار اور رفتار
اور نشست اور برخاست کس ادب سے ہوتی ہے

قب ۵۵ کرشن نے جواب دیا جو لذات محسوسات کو دل سے ناچیز جانے اور خودی
مین خود آرام کری وہ عاقل ہے

قج ۵۶ جسکے دل سے بیقراری اور غم جاتا رہی اور امید راحت کم ہو جاوی اور الفت اور
نفرت اور بیم و رجا دنیا و عقبی ... ہو جاوی وہ صاحب ... ہی

قد ۵۷ جو عام سی ساوہی پیش آوی اور نیک وبد پر مہربانی کرہی اور کسیکی مدح اور مذمت نہ کرے وہ حد سی زیادہ عاقل ہے

قہ ۵۸ عارف اپنے تمام اعضا کو مثل کچہوے کے اپنی پیٹہہ کے تلے چہپا لیتا ہی اسو جہہ سی صاحب کمال کہلاتا ہی

۱۱ مولف عام اوسکو صاحب کمال جانتے ہین جو بہانمتی کیطرح نظربندی اور ہاتھ چالاکی کرکے معجزات اور کرامات دکہاتا ہی اور طالبان فرزند اور زن کو دعا او تعویذ سی کامیاب اونکی مدعا کا کرتا ہی اور طرح طرح کی ظاہر آرائی کرکے سبز باغ دکہاتا ہی او حقیقت مین بجز ابلہ فریبی کچہہ نہین فقیر وسنیاسی ویرم ہنس وصاحب کمال وہی جسکو سری کرشن بتاتے ہین کیونکہ ہر ولایت اور ہر وقت کے حکما اور پیشوا اون کے قول کی گواہی دیتے ہین اور یہ منفری لائق سزاے بدنی کے ہین

قو ۵۹ جو حیوانات کو نہین کہاتا اور نہین سنتا ہی اور لذات محسوسات کو ترک کرتا ہی اور حق کو نگران رہتا ہی اوسی خواہش اسباب فانی خود بخود معدوم ہو جاتی ہے

قز ۶۰ صاحب نظر خوب جانتے ہین کہ حواس سرکش ہین کوئی کیسا ہی علاج کرے وہی دل کو اپنی طرف کو کہینچتے ہین

قح ۶۱ جو نفس ناطقہ کیطرف متوجہ رہتا ہی وہ حواس کو قابو مین رکہتا ہی پس جو تابع عقل کے ہی وہی سالک ہی

۱۲ مولف عقل کی بزرگی فقط مین ظاہر نہین کرتا ہون سری کرشن اور سری بششٹ اور چارون بید اور چہون شاستر اور ہر ولایت کے حکما اور فلاسفر سب عقل کو جبرئیل قرار دیتے ہین نامعقول منقول فقط غرض کو سناتے اور سمجہاتے ہین

قط ۶۲ جو طالب ثواب کا رہتا ہی وہی طالب لذات کا ہی پس ایک لذت دوسری لذت کی رغبت پیدا کرتی ہے اور جب مرضی کے موافق سرانجام نہین ہوتا ہے غضب پیدا ہوتا ہی

قی ۶۳ غضب سے نسیان پیدا ہوتا ہی اور نسیان سے قوت حافظ معدوم ہوتی ہے اور جب حافظہ نہین رہتا ہی عقل کم ہو جاتی ہے اور جب عقل جاتی رہتی ہے ہلاک ہوتا ہی

قیا ۶۴ جو شہوت اور غضب کو روکے اور دل کو قابو کرہی پہر اوسکی حواس جو محسوس کرین اور لذت محسوسات حاصل کرین وہ عیب نہین ہی بلکہ ہر صورت سی لایق عنائیت کے ہے

قیب ۶۵ جبپر پرمیشر کی کرپا ہوتی ہی اوسکے گناہ دور ہو جاتے ہین اور وہ خوشدل رہتا ہی اور عقل کی مدد سے اوسکی حیرت دور ہو جاتی ہے

قیج ۶۶ جو مہذب نہین ہوتا ہی اوسکی عقل جاتی رہتی ہی اور جو بدخلق ہوتا ہی اوسکا تصور ایکطرف قایم نہین رہتا ہی جسکو یکسوئی نہو آرام کیونکر میسر ہو

قید ۶۷ جب خواہش کسیطرف توجہ کرتی ہے دل اوسکے دنبال جاتا ہی اور اوسکی پیچھے عقل جیطرح کشتی کو ہوا دریا مین لیجاتی ہے

قیہ ۶۸ جاہل کو دن مثل شب تاریک کے ہی اور ضابطہ حواس ہمیشہ بیدار رہتا ہی اور جو بیدار رہی وہ صاحب دل ہے اور سبکی حقیقت جانتا ہی

قیو ۶۹ سمندر ہر چہار طرف سی ملبب ہی بسبب آنے پانی ندیون کے مدام جنبش مین رہتا ہے

قیز ۷۰ اسیطرح سے باآنکہ عارف کا مطلب حاصل ہے مگر مدرک معقولات کا رہتا ہی مگر منتہی کسی نتیجہ کا نہین

قیح ۷۱ جسنے ہوا اور ہوس کو چہوڑ دیا وہ مہلی کے پانی سے بیخوف ہوگیا

قیط ۷۲ جو ایکدفعہ حقیقت کو سمجھہ لیتا ہی پہر جہالت اوسپر اپنا اثر کرنے نہین باقی ہی اور جو اخیر کیوقت اس سمجھہ پر قائم رہتا ہی وہ برہم سے لین ہوتا ہی +

مولف جو شخص نوار ناستنا ہی اور بہاگ بھرہی کو مطالعہ کرہی جو بیدانت کے حکما کی کتب سی ترجمہ ہوئین اور الکہہ پرکاش اور الکہہ امواج کو دیکھی جو بید اور شاستر سی بنی ہین وہ سمجھی کہ آتما اور نفس ناطقہ ایک شے ہے اور جو تعریف سری کرشن اوسکی کرتے ہین سب دہی کہتی ہین حق راہ وہی ہی جسپر سارے جہان کے حکما اور فلاسفر اور رکہیشر ونکا اتفاق ہووہ نہین ہی جسپر ایک جماعت جاہلون کی سرکشی کرہی اور نفسانیت سی بہیانک اور وچیکل بات بنا وے ۴۳

بانیکو کہتی ہین یہ ذکاوت ذہن اور صفائی قلب سے میسر ہوتی ہی اسی سبب سے عام کو نہین
ہوتی خاص کو ہوتی ہے

بیدانت کا خلاصہ بام مارگی سمجھی ہین حرام حلال کچہہ نہین ہی عذاب اور ثواب فقط کہانی ہی
سزا اور جزا کچہہ نہوگی پس شراب پینا اور گوشت کہانا اور مجمع عام مین ان اور بہت سے مثل
حیوانات کے مباشرت کرنا اور جایز اور ناجایز کا خیال نرکہنا لازمہ حیات دنیا کا ہی
فقیر مثل بیراگی اور سنیاسی کی سمجھتے ہین کہ جورو اور بچون اور جملہ لوازمات دنیاداری کو چہوڑ دینا
اور جنگل مین رہنا اور بہیک مانگ کے حیات کاٹنا یہی بہتر ہے زندگی کرنا تکمیل شرائط بیدانت کی ہی
برہمن سمجھاتے ہین کہ زن اور زمین اور زر کو ناچیز جان کے دان اور پن برہمنون کو کرنا اور
برہمنون کو برہم سروپ سمجھنا اور کایا کو کشٹ دینا اور قسمت کے بہروسے زندگی کرنا بیدانت
کا سار ہے

دنیادار سمجھتی ہین کہ جس کام مین ہاتہ ڈالے وہ اچہا کام ہو اور اوسکو اوسکی حد تک
پہونچاوے جیسی ایک نقال نے پہونچایا

ایک نقال نے فقیر کا سوانگ بہر یہ کمال کیا کہ جنگل مین حلق کہڑا ہوگیا اوس ولائیت کا راجہ اوسکے
فضل و کمال پر معتقد ہوا اُسکی درشن کو آیا اور ایک بہا جواہر اوسکی نذر کیا نقال نے اوسکو
آگ مین ڈالدیا وہ جواہر خاک ہوگیا جب راجا درشن سی پرشن ہو گہر کو چلا نقال نے تمالی بجا سلام
کیا اور کہا کہ انعام ملی راجا نی کہا کہ مین نے جو بیش قیمت جواہر دیا تہا وہ تو نے خاک کر دیا اب
انعام کیا دیکو نگا نقال نے جوابدیا کہ اوسوقت اگر مین جواہر کی طمع کرتا فقیری کی کمال مین
بٹہ لگتا آدمی کو چاہی کہ جو کام کرے اوسکے کمال کو حاصل کرے

حکما اور فلاسفر اور فلسفہ مترادف ہین وہ حکمت نظری اور عملی کے کمال سے ہوتے ہین وہ کہتے ہین کہ خلاصہ
بیدانت کا یہی ہی کہ دنیا اور عقبی اور مافیہا اور غیرہ انکی حقیقت کو جاننا اور اچہا کام کرنا اور اعتدال کو حفاظت
کرنا اور افراط و تفریط کو دخل ندینا اور نابینا کو آنکہہ دینا یعنی جاہل کو عالم کرنا اور عاقل بنانا یہی عمدہ بات ہی
مین حیران ہون کسکو بہلا کسکو برا کہون ہر ایک سمجھی کالا کہون بلکہ گرفتہ ہون مین اور دین اکیلا اور مثل مشہور ہی
سای بیقوت جہل ست و جنون + ورای باقوت غفلت و فنون + لیکن ناطق سی خاموش رہا نہین جاتا
ہی پس کہتا ہون کہ آدمیکو چاہیے وہ کتب کرے جس سے عقبی کی بہتری ہو دنیا کی حیات ناحق نجاوے اور دنیا کی لذت سے عقبی
[illegible]

تیسری ادہیا کرم جوگ افعال کی فضیلت مین اس مین

۴۳-اشلوک ہین

فک ۱ ای جناردن اگر عقل کے موافق فعل کرنا واجب ہی-تم مجھکو کثیف فعل کرنے کو کسو جہ سے آمادہ کرتے ہو +

فکا ۲ تمہاری متضاد وہ کلام حیرت پیدا کرتے ہین چاہیے وہ بات کہو جو صاف ہو +

فکب ۳ ای ارجن اس عالم مین دو نوع سے گزران کرنی چاہیے ایک کرم دوسرے گیان سے پہلے جو مین نے بیان کیا وہ عرفان کا تہا +

۴۴ مولف دیکہو صاف لکہا ہی کہ حکمت نظری و عملی کو حاصل کرے +

فکج ۴ جب تک کوئی کرم کرکے افعال کی لذات سے سیر نہو ترک کرنا افعال کا اوسے دشوار ہوگا پس کمال سے محروم رہیگا +

فکد ۵ کوئی کسیوقت ادراک سے معقولات کے معطل نہین رہتا ہی کیونکہ دل کی عادت واسطے سوچ اور بچار کے طبعی ہے

فکھ ۶ اگر کوئی بظاہر حواس کو روک کے بیٹھے اور دل وسکا تخیل محسوسات کا کرتا ہی وہ کند ذہن بد افعال ہے

فکو ۷ جو حواس ظاہری اور باطنی کو بواجبی روکے اور قوائے افعالی سے بے غرض نفسانی فعل کرے وہ مرد شریف ہے

۴۵ مولف جو برہم چرج نہ کرکے گرہست اسرم کرتا ہی اور گرہست کو بواجبی نہ کرکے سنیاس لیتا ہی وہ اکثر مردود دارین ہوتا ہی لاکہہ مین ایک کامل ہو جاوے-شاذ و نادر ہی کیونکہ برہم چرج طالب علمی ہی بے علم کا آدمی جانور سے بدتر ہی اور کسی کام کے لائق نہین ہی بجز خدمتگاری اور بلہ برداری

گرہست کے شرائط بیراگ سے مشکل ہین اگر بواجبی کرے سنیاس اسکی مقابل مین ناچیز ہے جن بچون کو سنیاسی اور بیراگی طفولیت مین خرید چیلا بنا بے علم رکھ بلا تکمیل شرائط گرہست فقیر بناتے ہین اپنے اور اپنے
چیلون کی ...

ایک سنیاسی نے اپنی جورو سی صحبت کر اوسکو روٹیان دین اور کہا کہ فلانا بیراگی جو دریا کے پار
رہتا ہی یہ اُسکو دی آ - راہ مین دریا عمیق ہی اُسکو کہنا کہ میرا شوہر جو تمام عمر شہوت رانی ہمراہ
زنان سی محفوظ رہا ہی اُسکی نیکی کے عوض مجھے راہ دی وہ تجھے غرق نہین کریگا غرض وہ
اسی منتر کے اثر سی پار ہوگئی اوس فقیر نے بعد کہانے روٹیون کے کہا کہ تو اوس دریا سی
کہنا کہ سچ اوس فقیر کے جسنے تمام عمر روزہ رکہا ہی اور افطار نہین کیا ہی راہ دی القصہ
وہ عورت پار ہوا اپنی شوہر کے پاس آئی اور کہا کہ عجیب بات ہی کہ تم باوجود کرنی صحبت
کے شہوت رانی سے اور وہ باوجود کہانے طعام کے اکل و شرب سے پرہیز گار رہی ہو - شوہر
نے سمجھایا کہ مین اپنی خواہش اور طلب لذت سی شہوت رانی تیری ہمراہ نہین کرتا ہون
بمراد تولید اور تناسل اور تیری رضا جوئی کے کرتا ہون اور وہ واسطے لذت کی طعام نہین کہاتا واسطے
قیام جسم اور حواس کے جسمین خدمت خلائق کرتا ہی کہاتا ہی اسطرح کا کہانا اور اسیطرح سی مباشرت کرنا
داخل حساب کے نہین ہے

فکرہ ۸ تو وہ فعل کر جو تیرے کرنے کے لایق مین کر ان کے نہ کرنے سے کرنا مصلحت ہی
کیونکہ اگر ان سی باز رہی گا تجھے آسایش میسر نہوگی

قلح ۹ جو ایشر کے ہیئت کرم نہین کرتے مین وہ اسباب گرفتاری جمع کرتے مین تو
انکی رغبت اور پیروی چہوڑ دے

مولف جو کسی مرض کے خیال سے بیگن نہین کہاتا اور مفلسی سے عقد نہین کرتا ۴۵
اور لاچاری سے پلنگ پر نہین سوتا لایق عیب کے نہین ہے مگر جو کافر
بتوقع نکوئی آخرت کے ان کی لذتون سے محروم رہتا ہے وہ
کم بخت بد نصیب ہی

نکط ۱۰ برہما نے سب سے پہلے جگ کرنیکو ہدایت کی یہ شل کام دہین ہر چیز کا دینو والا
ہی اوسکے سبب سے ہر کام کو رونق ہوتی ہے

قل ۱۱ دیوتون کے واسطے جگ کر تاکہ وی تیری ممد ہون اور سمجھہ کہ معاونت سی ایک
دیگر کے حد سے زیادہ نفع ہوتا ہی

مولف جگ کے معنی دعوت عام اور خاص مین اور نفع پہونچانا اونکو جو اوس کے مستحق ہین
اور دیوتا نیک افعال آدمی کہلاتے ہین اور بد افعال اسر اور نیک اور بد فعل کرنے والے

آدمی جو طعام زمین پر پکایا جاتا ہی اور زمین کے باشندونکو تقسیم ہوتا ہی وہ زمین کے باسی دیوتون کو پہونچتا ہے

جنگ کرنا اپنی عیش اور آرام کو نالایق ہی مگر جب کوئی بادشاہ اپنی رعیت یا دوسرے بادشاہ پر سختی کری اور خلاف عدل کے حرکات کری تب خدا واسطی بلا غرض نفسانی اوس سی جنگ کرنا بیجا نہین ہی بلکہ مانند جگ کے ہی کیونکہ جنگ سے شرفا کو نفع پہونچتا ہی اور شریفون کی معاونت سے عزت اور آرام دنیا حاصل ہوتا ہی جو اونکو تکلیف دی اوسکو رفع کرنا ضرور ہی جس شخص سے کسیکو کچھہ نفع نہ پہونچی کیسا ہی صاحب کمال ہو لایق اعتبار کے نہین ہی اگر بادشاہ بمراد دفع ظلم کے جنگ کری وہ داخل جہاد کے ہی اور جو نفس کے فربہ کرنیکو حیلہ جہاد کا کری وہ خلق کا دشمن ہی جو خلق کا دشمن ہی خدا سی منکر ہی جو منکر ہی وہ واجب القتل ہے۔

طبیب مریض کا ہاتھہ یا پانون کاٹنے گنہگار نہین ہی اور بادشاہ جو خونیکو دار پر چڑہاوی نازیبا نہین ہی اور اوستاد جو شاگرد کو بمراد تربیت زد و کوب کری ظالم نہین ہی ہان جو اپنی مطلب سے کسیکو بد کہتا ہی یا کسیکی مذمت کرتا ہی یا کسی کا نقصان کرتا ہی یا کسیکی نندا کرتا ہی وہ گنہگار ہوتا ہی

قلا ۱۲ جو دیوتون کے نذر کریگا دیوتا اوسکی مراد بر لانے مین سعی کرینگے اگر وے بدلہ ندین تو دزد کے برابر مقصور ہووین

مولف حکماء یونان لکھتی ہین کہ جو لوگ بہیک مانگ کے لیتی ہین اور مکر پہیلا اور سبز باغ دکہا مال لیتی ہین یہ دزد ہین کیونکہ عوض کا دینا اونکی اختیار مین کچھہ نہین ہی۔ ۴۷

قلب ۱۳ جو بغرض مہمان نوازی طعام پکاتی ہین اور مہمانونکو کہلا باقیماندہ سی اپنا پیٹ بہرتے ہین وی گنہگار نہین ہین اور جو اپنی شکم کی بہرنیکو طعام پکاتے ہین وی نالایق بدفعال ہین

مولف مشہور ہی کہ اپنا پیٹ کتا بہی بہرتا ہی انسانیت کا لازمہ ہی اورونکو نفع پہونچانا یہ نہین کہ اورون کے مال کے اوڑانیکو سوچ وچار کرنا + ۴۸

پس ماندہ کی معنی بعضونے سمجہا ہی کہ گرد اور برہمن اور فقیرون کے منہہ سی اوگلا اور رکابی مین بچا کہانا یا جہوٹا کہانا کسی کا روا نہین ہی + مراد یہ ہی کہ مہمانونکو پیٹ بہر کہلا جو دیگچی مین بچی اسکو کہانا۔ اگر کوئی مرید اپنی پیر کا عاشق ہو اور جذبہ عشق مین کوئی حرکت کری وہ داخل امر اور نہی کے نہین ہی۔

قلبح ۱۴ ناج سے تمام حیوان ناطق اور مطلق بیدا ہوتے ہین اور ناج مینہہ سے اور مینہہ جگ سے - اسواسطے جگ جزو اعظم کرم کانڈ کا ہے

قلد ۱۵ کرم بید کا حکم ہے - اور بید برہما کا کلام ہے پس ثابت ہے کہ ذات بحت ہمیشہ جگ کرتا رہتا ہے

مولف جاندار کی غذا غلہ ہے اور غذا سے نطفہ اور نطفہ سے جاندار پیدا ہوتے ہین اور غلہ بارش سے - اور بارش بخارات اور دخان سے - اور بخار و دخان زمین سے اسکی مفصل تعریف انوار نا متناہی مین ہے ۴۹

تمام دنیا کے افعال نیک سے سخاوت سب شے اعلی ہے اگر عام پر بلا طمع نتیجہ کے دنیا اور عقبی کے کرے -

قلہ ۱۶ جو افعال کو ترک کرتا ہے اور اپنے پیشہ کے عمل نہین کرتا ہے وہ بد افعال ہے کیونکہ انسان کو واجب ہے کہ جب تک پابند حواس کے رہے نیک افعالی کو ترک نکرے ورنہ اوسکی حیات بکار رہتہ ہے

مولف اس کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ ارجن جنکو گرو سمجہکے قتل کرنے سے پرہیز کرتا ہے وے برہمن ہین اور برہمنون کا کام ہے برہم کو جاننا اور برہم کی راہ بتانا جب انہون نے اپنے دہرم کو ترک کیا اور تلوار باندہ لڑنا اختیار کیا ارجن جسکا کام ہے تلوار چلانا وہ وہ اپنے دہرم کو کیون تیاگ دے ۵۰

قلو ۱۷ جو تن پرستی کے افعال مین متوجہ رہتا ہے وہ نیک افعال نہین ہے

قلز ۱۸ جو کوئی کرم اور معاونت کیسیکی نہین کرتا ہے وہ کسی سے مدد بہی نہین پاتا ہے -

قلح ۱۹ ہر بشر کو چاہئے کہ معاونت غیر و نکی بلا توقع بدلے اور غرض نفسانی کے کرے تاکہ بلند رتبہ پاوے

قلط ۲۰ جدہ کر ناراج نیتا ہے اور اس سے راجونکو فضیلت ہوتی ہے چونکہ تو اس کرم کے جوگ ہے پس تجہے لازم ہے کہ بدکار ظالمون کو سزا دے

قم ۲۱ جس راہ پر راجے چلتے ہین عوام وہی راہ پکڑتے ہین اور جس فعل کو پیشوا پسند کرتے ہین پیرو اسکو بہتر جانتے ہین

قما ۲۲ مجہے ترلوکی متعلق کرمونکے کرنیکی کچہہ ضرورت نہین ہے اور وہ کوئی شے

نہین ہی جو مجھ سی تیر نہین ہی تاہم بیکار نہین رہتا ہون

قمب ۲۳ وجہ یہ ہی اگر مین کرمون کو چھوڑ دون عوام میری پیروی کرین

قمج ۲۴ جب عوام میری پیروی کرکے ضروری کرمونکو کرنے سی باز رہین انتظام عالم کا خراب ہوجاوے تب مین رہبر اور پیشوا بدفعلی کا کہلاؤن جس سی عالم کا قتل ہو +

قمد ۲۵ جاہل طمع سی لذت محسوسات کے کرم کرتے ہین عالم کو چاہئی استغنا سے کرم کرے :+

قمہ ۲۶ جاہل گیان کے مستحق نہین ہین پس جب تک جو جاہل ہی ادسکو کرم کیطرف لگا رکھنا چاہئی اور جسکو عقل ہو وہ مختار ہی اپنی مرضی کے موافق جو چاہی وہ کرم کرے :+

مولف بزرگون نی واسطی جاہلون اور بیعقلونکی برتہا بوجن وتیرتہہ کو جانا اور برتونکا رکہنا اور جپ کرنا اور طرح طرحسی تپ کرکایا کو کشٹ دینا اور پتر کرم اور دیو کرم اور جگ اور جوگ اور اوپاشنا اور دان اور پُن کی راہ بتائی ہی اور اونکی پہوسلانے اور ڈرانے کو بیکنٹھ اور نرگ بنایا ہی تاکہ با مید نتیجہ کے نیک کام کرین اور بدی سی باز رہین میری رای مین بہی جاہلونکو بیم ورجا مین رکہنا چاہئی روادگیانیون کو خود مختار کردینا نہ چاہئی مگر وہ بندوبست کرنا چاہئی اور ایسی راہ ورسم انکے واسطے بنانا لازم ہی کہ جیسی حالت طفولیت سی جوانی اور جوانی سی پیری تبدیل ہو۔ یہ جہل سے نکل اوپاشنا اور اسمرتہہ سی صعود کر۔ کرم کانڈھی اور اوس سی بلندی پر چڑہ گیانی ہو جاوین اور ایسی امین کا انکی واسطی رواج دینا کہ تا مرگ جہالت مین مبتلا رہین انصاف سی بعید ہی :+ ۵۲

قمو ۲۷ کرمون کا کرنا مقتضای بشری ہے لیکن مغرور جانتے ہین کہ مین فاعل افعال کا ہون

قمز ۲۸ جو ذات بحث سی واقف ہوتا ہی وہ اوس تفاوت کو جو ذات اور صفات مین ہے جان لیتا ہی اور سمجہتا ہی کہ حواس محسوسات مین بعادت طبعی تصرف کرتے ہین اور مین انکا مقید نہین ہون

قمح ۲۹ جو لذات صفات طبعی مین مقید ہین یعنے احمق ہین ردنکو بھی تعلیم کرنا دانا پر فرض ہے

قمط ۳۰ اے ارجن تیری دلمین مین مقیم ہون پس تو جو کام کرہی تصور کرکہ مین

سرو اپنجیت سنگہ جلد کنور شیو راج سنگہ صاحب بہادر نبیرہ مہاراجہ
رنجیت سنگہ بہادر ۵ صد جلد مفت تقسیم کرتے ہین

کرتا ہون اور اپنی طرف کسی فعل کی نسبت نکر اور وہم کو چہلا دے اور جنگ کو دیر تکر

۵۳ مولف ظاہر راجہ دہرت راشٹر اور راجہ جرجودہن نے مہابہارت کیا مگر بانی مبانی اس
جنگ کے سری کرشن جی تھے۔

کرمون کا کرنا اندریونکا سوبہاو ہی آتما ان سے جدا ہی اور جز اندریونکو ہوتی ہی آتما
کو نہین ہوتی ہے اندریان جسم سے متعلق ہین اور جسم حیات و فنا سے آتما حیات اور
ممات سے منزہ جاودان وایک حال پر ہی فقط اگیان کے سبب جسم سے محبت کر غم اور
خوف کرتی ہی جب گیان ہو جاوے آنند روپ ہے ❊

متن ۳۱ جو برہسپتی کا مت رکہتا ہی وہ پابند رسومات کے نہین رہتا ہی اور کرمون سے
بری ہو جاتا ہے ❊

۵۴ مولف اکثر انگریزی حکام کے حضور مین جب کسی قانون کا حوالہ دیکر کوئی حجت پیش کی
اونہونے جواب دیا کہ قانون ہمسی بنا ہی قانون سے ہم نہین بنے ہین

قناعت ۳۲ جو اس مذہب بیدانت کی مذمت کرتا ہی وہ جہل مرکب مین گرفتار رہی

۵۵ مولف معقول سے منکر عاقل کبہی نہو گا جو ہو وہ بیشک جہل مرکب مین گرفتار ہی
اگر شل ست نارائن کی کتہا کی گیتا با معنی عوام کو سنائی جاتی جو تاریکی ہند مین چہا رہی نہ چہاتی

قتنب ۳۳ کرمون سے بالکل رہت ہونا گیانیون سے بہی ناممکن ہی پہر نادان دوان
سے کسطرح باز رہ سکتے ہین

۵۶ مولف کہانا اور پینا اور سونا اور جاگنا اور بول براز اور چلنا اور پہرنا اور تدبیر ان کے
سامان کی کرنا اور حفاظت سامان کی کرنا اور جنکی سبب سے سامان مہیا ہو اونکی خدمت
کرنا جین حیات۔ ترک ہو نہین سکتا ہی چنانچہ سنیاسی بہی کچہہ نہ کچہہ کرتے رہتے ہین پس
دنیا دار کسطرح انسے بری ہو مگر دل سے انکو فانی جاننا اور دوا استعمال کرنا جیون مکت
کے مرتبے مین پہونچتا ہی

فنج ۳۴ جو اس جذب منفعت اور دفع مضرت محسوسات کے مایل رہتے ہین اور فی الحقیقت
یہی تیری دشمن ہین تو ان کی صلاح کو نہ مان ❊

قند ۳۵ رسم اپنی قوم کے بمقابلہ دوسری قوم کے ناقص ہو تو بہی دوسری قوم کی پیروی
نکرے کیونکہ اوسمین خوف ہے ❊

سردار بچگوت سنگہ ولد کنور پرتاب سنگہ صاحب بہادر نبیرہ مہاراجہ
رنجیت سنگہ بہادر ۵۰ صد جلد مفت تقسیم کرتے ہین

مولف جس علم مین دخل نہو اُسمین مداخلت نکرے اور جس کام کے سرانجام کی عقل نہو اُسمین دست اندازی کرنا جائیز ہے جیسی لکہا ہے + کلاغے تک کبک را گوش کرد + تک خویشتن را فراموش کرد + ۵۷

یہ مراد نہین ہے کہ جسکا باپ چمار کا پیشہ کرتا ہو اُسکا بیٹا بجز چرم دوزی دوسرا پیشہ نکرے اگر اس اشلوک کا یہ مطلب ہوتا کہ باپکا پیشہ بیٹا کرے ماہی گیر اور طوائف اور چہتری کے بیٹے رکہشیر اور گائے اور بکری اور شتر کے چرانیوالے اوتار اور پیغمبر اور دزد و ڈکیت راجہ اور بادشاہ ہو جاتے اور کبیر جی اور نانک جی اور چرنداس و تلسی داس اولیائے وقت نہ کہلاتے + ذات پات پوچہے نہ کوئی + ہر کو بہجے سو ہر کا ہوئے + ہر کہ شمشیر زند سکہ بنامش خوانند + داود جی

قنتہ ۳۶ ارجن نے کہا اے کرشن آدمی کسکی تحریک سے مرتکب بد فعلی کا ہوتا ہے کیونکہ کوئی آدمی بدنامی اور بے آرامی نہین چاہتا ہے پہر وہ کون ہے جو اسکو بدکاری مین مشغول کرتا ہے

قنو ۳۷ کرشن نے جواب دیا کہ تحریک سے نفس حیوانی کے شہوت اور غضب پیدا ہوتے ہین پہلے شہوت پیدا ہوتی ہے جب شہوت کے موافق نہین ہوتا ہے غضب پیدا ہوتا ہے علاوہ اسکے جو بہت کہاتا ہے وہ زیادہ بدکار ہوتا ہے اور راہ نجات سے دور رہتا ہے

مولف نفس تین ہین ایک نباتی اُسسے پران پیدا ہوتے ہین دوسرا حیوانی اوس سے رج - اور تم - یعنی شہوت اور غضب پیدا ہوتے ہین - تیسرا انسانی اس سے ست یعنی تمیز پیدا ہوا ہے + ۵۸

سری کرشن بہت کہانیوالے کو بدکار کہتے ہین عوام متحیر ہے جو انکو روٹی دیکر زیادہ کہلاتے ہین اور لدہیانہ کے برہمن شرط کرکے زیادہ دودہ پیتے ہین اور عوام انکی تیر کو واسطے زیادہ ہونے بہوکہہ کے تلاش کرتے ہین +

قنتر ۳۸ جسطرح سے دُہوان آگ کو اور کدورت صفائی آئینہ کو اور جہلی بچہ کو بچہ دان مین چہپا رکہتی ہے اسیطرح سے رج - اور تم - علم اور عقل کو پوشیدہ کرتے ہین +

مولف اگر رج اور تم کو ست کے تابع رکہے تو اچہے کام ہو وین اور جو ست پر یہ دونون یا کوئی ایک غالب ہو جاوے بد فعلی کرے + ۵۹

قنح ۳۹ شہوت عرفان کی دشمن ہی اور جسطرحسے اگ زیادہ غذا پانے سے یعنے زیادہ لکڑی سے زیادہ مشتعل ہوتی ہی اوسیطرح ہی + دستگاہ حرص افزاید بسامان خلق را +

قنط ۴۰ گیان اندری درکرم اندری دہنتہہ کرن مصدر ہر فعل کے ہاین جب یہ لذت محسوسات کیطرف مایل ہوتے ہین آتماسے غافل کردیتے ہین +

قس ۴۱ حواسونکو ضبط کر بلا ان گنہگار دنکو قتل کر اور بالیقین سمجہہ کہ معدوم کرنیوالے گیان یعنی عقل اور بگیان یعنے عرفان کے یہی بدذات ہین +

۶۰ مولف حواس کو قابو کرنا بغیر علم اور عمل بیدون کے ناممکن ہی جو بیدون کے پڑہنے کو ادہیکاری نہو وہ کیونکر قابو کرے اور کیونکر گیانی اور بگیانی ہو

جسکا باپ اور ولی اپنی بیٹی کو علم پڑہنے سے معذار کہتا ہی وہ گنہگار ہی افسوس آتا ہی کہ ہند کے مردم اولاد کی بیاہ کرنیکو جتنا خرچ کرتے اور توجہ رکہتے ہین تعلیم اور تربیت کو شوق نہین رکہتے ہین جیسے بڑا کا بچہ خود بخود بہرتا ہی ویسے اپنا بیاہ بچہ آپ کریگا اور عوام بچونکو زیور پہناتے ہین جسکے سبب اکثر بچے ہلاک ہوتے ہین ہندی رسومات سے ایسے بندہی ہین جیسے بیل کے سر سے سینگ جب تک یہ نامعقول رسومات سے بندھی رہینگے تب تک عزت اور حکومت اور دولت اور آرام دنیا سے محروم رہینگے اور عقبی کا حال کسیکو معلوم نہین تہا اور نہ ہی اور نہ ہوگا +

قسا ۴۲ محسوسات سے حواس اور حواس سے دل اور دل سے عقل اور عقل سے نفس ناطقہ شریف ہی +

قسب ۴۳ اے ارجن اپنی تئین عقل سے شریف سمجہہ کے نفس حیوانی کو کہ یہی تیرے مخالف ہین نیست کر +

۶۱ مولف حواس ادہیا کو بہاگ بہری اور الوار نامنتا ہی پڑہ کے پڑہو اور خوب غور کرکے سمجہو پہر اسپر عمل کرو جیون مکت بادہ اور برم انند کو پادو +

چوتھی ادہیا کرم سنیاس اندریون کے قابو مین رکھنے کو ہدایت اس مین ۴۳ - اشلوک ہین

قسج ۱ اے ارجن کرم کر جوگ یعنی تہذیب اخلاق عمدہ چیز ہے اور یہی لازوال ہے مین نے سب سے پہلے یہ علم آفتاب کو سکہایا تہا۔ اور آفتاب نے بیوست مُن کو اور اوس نے اچہواک کو ؛

۶۲ سولف مراد یہ ہے کہ علم اخلاق ہند مین بیوست مُن ۔ اور اچہواک سے ظاہر ہوا ہے ؛

قسد ۲ اس علم کے جاننے سے راجہ فضیلت پاتے ہین کیونکہ وہ رویش صفت ہوجاتے ہین لیکن انقلاب سے زمانہ کے یہ علم معدوم ہوگیا ہے ؛

۶۳ سولف اس اشلوک سے ظاہر ہوتا ہے کہ اوس وقت مین جب سری کرشن تہے جنکو پانچہزار سال گزرے عالم کم اور جاہل زیادہ تہے اور زمانہ کی شکایت وے بہی کرتے تہے اور بیشک ہر ولائیت اور ہر وقت مین عالم اور عاقل کم اور جاہل زیادہ تہے اور رہین گے

قسجہ ۳ یہ جوگ قدیم اور نہایت شریف ہے تجہے اپنا عزیز سمجہہ کے بتاتا ہون ؛

۶۴ سولف جو راجہ یہ علم نہین جانتا ہے راج کے لایق نہین ہے اور جو پاسبان یہہ علم نہین رکہتا ہے وہ گرگ ہے ؛

قسو ۴ ارجن نے کہا اے کرشن تم اب پیدا ہوئے ہو اور آفتاب مدت مدید سے ہے پس مین کیونکر باور کرون کہ تمنے یہ علم آفتاب کو سکہایا ؛

قسز ۵ کرشن نے جواب دیا اے ارجن مین اور تو قدیم ہین لیکن اصل کی حقیقت تو نہین جانتا ہے مین جانتا ہون ؛

۶۵ سولف طالب علم کو چاہئے کہ جس مقدمہ مین شک ہو وہی حجت کرے آشنا اور صدقنا نہ کرے گے

نفس ناطقہ یعنی آتما قدیم ہے اور برہما سے چیونٹی تک مین ہے ۔ وہی آفتاب اور اچہواک مین ہے ۔ وہی مجہہ مین وہی تجہہ مین ہے ۔ اور وہی اسمین اور اوسمین ۔ پس مراد یہ ہے کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی یہ علم بہی پیدا ہوا ۔ اور تب ہی سے آفتاب پیدا ہوا ؛
ایجاد اس علم کی روشنی سے عقل کے ہوئی ہے ۔ کبہی کبہی گردش افلاک سے کمی واقع ہوئیت مین

گم هوگیا جس حکیم نے اُسکو مقرر ظاهر کیا اُسکے نام سے مشهور رها جسکا مزاج گرم هوگا
وه اِس علم کا مستحق هوگا بلغمی مزاج کو نسیان هوتا هے ✣
اگرچه ارجن پانڈو کے گهر اور کرشن بسدیو کے گهر پیدا هوئے نفس ناطقه قدیم هے
پس نفس ناطقه نے سورج کو سکهایا هے ✣
فسح ۶ مین وه هون جسکا نه کوئی باپ هے اور نه کوئی بیٹا اور صاحب تمام عالم کا هے
مگر طبیعت سے تناسخ مین پهنسا هون ✣
۶۶ مولف برهم سے جب مایا یعنے اودیا وصل هوئی جیو آتما هوگیا گیان هونیسے
پرم آتما هوجاتا هے بگیان سے فقط آتما رهجاتا هے جو فی الاصل تها ✣
قسط ۷ جب اخلاق حمیده گم هوجاتے هین اور شر و فساد زیاده هوجاتا هے اعتدال
دینے کو ایک صورت پیدا هوتی هے مین وه صورت هون ✣
۶۷ مولف جسطرح سے کئی برس کے بعد قحط هوتا هے اور وبا خواه مخواه هوتی هے
اسیطرح سے کئی قرن کے بعد انقلاب سلطنت کا اور کئی صدی کے بعد ترمیم
رسم و رواج کا هوتا هے اور جب ایک مدت آسمان چرخ کهاتا هے تب ایک عمده
حکیم یا اوتار یا پیغمبر هوتا هے وه سابقه رسم و رواج کو بالکل منسوخ کر مجدد آئین جاری کرتا هے ✣
قح ۸ واسطے مدد دینے نیکون کے اور استیصال بد بختون اور قایم کرنے بنیاد عدل
کے اور اکهاڑنے دیوار ظلم کے مین پیدا هوا هون تاکه آینده کوئی اپنی حد سے باهر پانو
نه دهرے اور افراط و تفریط هونے نه پاوے ✣
فتا ۹ جو سمجهے که میری اصل کیا هے اور افعال مجهسے کیا نسبت رکهتے هین وه جب قالب
عنصری سے جدا هووے تناسخ مین گرفتار نهووے ✣
قعب ۱۰ کیونکه گیان اور ریاضت اُسکے دلسے الفت اور نفرت اور بیم و رجا کو
کهو دیتے هین پهر وه آتما سے رجوع لاتا هے پهر مجه سے وصل هوجاتا هے
قعج ۱۱ جو مجهسے جسطرح دیکهتا هے مین اُسکو ویسا هی نظر آتا هون پس حقیقت مین سالک
راه سلوک کر گئے هین
مولف صانع صنعت کی کوئی شکل نهین هے اور نه اسکا کوئی مکان هے لیکن جو کچهه نظر
آتا هے وه اس سے غیر بهی نهین نهے اگر کوئی کهے که یه وه نهین هے مین کهون کهان نسبت ابا

چو یک دانہ برست آمد نمودار درخت و برگ و بار و مغز تا پوست
غلط بنود اگر گوہی کہ مجموع ہمان یک دانہ اصلی خود اوست

صدق دل سے اگر کوہی پرتما پوجن کرے وہ بھی گمراہ نہین ہے مگر جو مندر کا در بند کر
اور قفل لگا اپنی بی بی سے ہم آغوش ہونے کو گھر جاوے وہ پوجاری نہین ہے ٹھگ ہے
کیونکہ قفل مال کی حفاظت کو لگاتا ہے اور ٹھاکر کو ٹھاکر نہین جانتا ہے اور پرستش نہین
کرتا قیدی کیطرح زندان مین رکھتا ہے +

فقرہ ۱۲ جو کمال محسوسات کا چاہتے ہین اور نتیجہ کی امید رکھتے ہین وے دیوتونکو پوجتے
ہین ہین انکی مراد بھی برلاتا ہون +

فقرہ ۱۳ چارون برن کی تفریق مینے کی ہے اور موجد چارون برن کا مین ہون
لیکن مین انکا مقید نہین ہون +

سو لئے عوام کیواسطے پابندی برن کی ہے خاص کیواسطے نہین کیونکہ آتما سب ۶۹
مین ایک ہے +

انتظام دنیا کے واسطے کہ ہر ایک ایک وضع کا کمال حاصل کرے تفریق برہمن چھتری وغیرہ
کی ہوئی ہے اور ہر ولایت مین مولوی اور پادری واسطے تعلیم و تلقین کے اور نواب اور
جرنیل وغیرہ واسطے حفاظت ملک کے اور تجار اور سوداگر واسطے آسایش خلق کے اور ناخواندہ
اور مفلس اور عاجز واسطے خدمت اور مزدوری کے ہوتے ہین +

جسطرح سے دنیا کے کامون کو چار قسم کے یہ پیشے ہین ویسے عقبے کے واسطے کرم کانڈ
و جوگ اور اوپاشنا اور گیان ہے جس سے جو کام ہو سکے اور جسکا جسطرف شوق ہو اگر
وہ اپنے حسب حال کرے کامل ہووے چنانچہ ہر ولایت مین یہی عملدرآمد ہے مگر ہندمین
تھوڑے عرصہ سے خصوصیت خاندان کی ہوئی اُس سے جو نتیجہ برآمد ہوا عیان ہے +

فقرہ ۱۴ مین نہ کوئی کرم کرتا ہون اور نہ کرمون کا پھل چاہتا ہون جو اس رمز کو سمجھے وہ
بھی ایسے خیال سے درگذرے +

فقرہ ۱۵ قدیم زمانے مین جو خواہان کمال ہوتے تھے وے بھی اسی آئین پر عمل کرتے تھے +

فقرہ ۱۶ کونسا کرم کرنے کے جوگ ہے اور کونسا اجوگ ہر کوئی نہین جانتا ہے اس واسطے
بیان کرتا ہون تاکہ عوام بد کرمون سے باز رہین +

قعط ۱۷ اگر دنی اور ناکردنی اور اُن کی جزا اور سزا کو معلوم کرو کہ ہر ایشر کو اپنے ذہن سے تیز کرنا مشکل ہے

١٨٠ قف ۱۸ جو ایشر کے ہیئت کرم کرتا ہے وہ سزا اور جزا سے منزہ رہتا ہے اور وہی صاحب کمال ہے +

قفا ۱۹ جسکے کرم اچھے اور توہمات سے منزہ ہین اور عرفانکی آگ سے جلے ہین وہی گیانی ہے +

قفب ۲۰ جو اپنے سب کرم کے پھل کی اچھا نہین رکھتا ہے اور اپنے حال مین خوش رہتا ہے اور کسی غرض نہین رکھتا ہے وہ کوئی کرم کرے حساب سے خارج ہین +

قفج ۲۱ جو شہوت اور غضب سے پاک ہے اور دل اور اندریونکو زیر حکم عقل کے رکھتا ہے اور تکلفات رسمیات سے آزاد ہے اُسکے جسم سے اتفاقاً کوئی فعل بد ہو جاوے وہ داخل گناہ کے نہین ہے +

قفد ۲۲ جو ایسا قانع اور صابر ہے کہ خود بخود جو میسر ہو اُسمین راضی اور شاکر رہے اور توہمات متضادہ سے مطمئن ہو جاوے اور کسی پر حسد نکرے اور برآمد اور غیر برآمد مدعا کو مساوی جانے اور جو فعل کرے اُس مین محو نہ ہو جاوے اُسکا فعل عین عرفان ہے +

قفہ ۲۳ جو بیم اور رجا سے آزاد ہے اور دل سے عارف ہے اگر وہ جگ وغیرہ فعل کرے اُسکا فعل شمار سے باہر ہے +

قفو ۲۴ جو اُس آلہ کو جس سے بوقت ہوم کے جنس کو آگ مین ڈالتے ہین اور اُن چیزونکو جنکو ہوم کرتے ہین اور اُس آگ کو جسمین ہوم کرتے ہین حق سمجھے وہ عارف ہے +

مولف جملہ موجودات حق ہے کچھ خصوصیت اور فضیلت کسی کو نہین ہے +

قفز ۲۵ بعضے کرم کانڈی دیوتون کو پوجتے ہین بعضے آگ مین ہوم کرتے ہین

قفح ۲۶ بعضے حواس کو ضبط کرکے ترک لذات محسوسات کرتے ہین +

قفط ۲۷ بعضے پرانون کو روک کے حواس کو قابو کر رکھتے ہین

١٩٠ قص ۲۸ بعضے نوع بنوع سے سخت ریاضت کرتے ہین اور بعضے جپ جہانی اور بعضے عبادت

اور بعضے اشتانگ جوگ اور بعضے تلاوت اور بعضے منترون کو جپتے ہین +

قصد ۲۹ بعضے ایان باو جسکا مقام مقعد مین ہے اور پران باو جسکا مقام دہن مین ہے انکو روک آمد و شد ہوا کو بند کرتے ہین +

قصد ۳۰ بعضے غذا کو کم کرکے نفس کو مطیع کرتے ہین اور ایسے کرم کر کے گناہون سے پاک ہوتے ہین +

قصد ۳۱ جو اس آئین پر چلتے ہین حق سے واصل ہوتے ہین اور جو برخلاف اسکے فعل کرتے ہین ذلیل اور خوار رہتے ہین +

قصد ۳۲ یہی کرم ہین جنکی تفصیل بیدون مین لکھی ہے اور یہی سبب نجات کے ہین +

۷۱ مولف خلاصہ یہ ہے بیدون کے موافق وے کرم نہین ہین جو رسمیات مین داخل ہین

قصہ ۳۳ جگ وغیرہ کرمون سے عرفان افضل ہے کیونکہ اس سے مکت ہوتی ہے +

۷۲ مولف خلاصہ یہ ہے کہ اُن بارہ قسم کے کرم کرنے سے کسیکو دکھ اور کسیکو سکھ ہوگا گیان سب سے آزاد کرتا ہے +

ہزارون برہمن اور سنیاسی اور بیراگی نظر آتے ہین اور لاکھون گرستی شیخ سدو اور گوگا پیر کے پوجاری اُن بارہ قسم کا عامل کوئی ہوگا گیان کا طالب شاید کوئی ہوگا گو ہمنے نہین دیکھا وہن ہین وے مہا پرش جنہونے ہند کے باشندون کو بگیان اور گیان اور کرم اور اوپاسنا اور جوگ سے ہٹا خلاف بیدون اور شاسترون اور پورانون کے بہیانک اور رو وچھ کرمون مین پھسایا اور تمہ لوگی کے سکھہ سے کھویا اور جابجا بھٹکایا +

تو خشم باش زما دوستی تماشا کن +

قصد ۳۴ جب کوئی بہت فروتنی اور حد سے زیادہ خدمت کرتا ہے تب صاحب نظر علم الٰہی بتاتے ہین +

۷۳ مولف باآنکہ عوام میری مذمت کرتے ہین اور خاص دشمنی رکھتے ہین با این ہمہ اپنا وقت اور اپنا زر خراب کر بشنو و یا نشنو و سخن گفتگوے میکنم +

مثل مشہور ہے گھر آئے ناگ نہ پوجے بمئی پوجن جائین +

گھر کا جوگی جوگنا آن گانو کا سدھ

قصد ۳۵ جو عارف ہوتا ہے اُسے جہالت اپنا اثر کرنے نہین سکتی ہے اور عارف کی نظر

ہین تمام مخلوق مساوی نظر آتی ہے کیونکہ صاحب علم کا سب کے اندر ہے ✤
تصحیح ۳۶ کیسا ہی گنہگار ہو جو عرفان کی کشتی پر سوار ہوا وہ گناہون کے دریا سے پار ہوا
قصط ۳۷ جس طرح سے آگ لکڑی خشک اور تر کو جلاتی ہے عرفان نیک اور بد کرمون کو
جلاتا ہے اور کرم تین طرح کے ہوتے ہین ✤
ر ۳۸ عرفان سب سے اعلے اور جدا ہے کیونکہ اس سے سب حاصل ہوتا ہے ۲۰۰
ر ۳۹ ارادہ مضبوط سعی کامل ضبط حواس جب منزل مقصود پر پہونچتا ہے یہ سب
ترک ہو جاتے ہین ✤
رب ۴۰ جو بے وقوف ارادہ ضعیف رکھتا ہے اور پریشان خاطر رہتا ہے اور سعی معقول
نہین کرتا ہے وہ ہلاک ہوتا ہے ✤
رج ۴۱ جو سعی کر کے سنیاس کرتا ہے وہ افعال کے بندھن مین نہین رہتا ہے
رد ۴۲ اے ارجن تو راجہ کا بیٹا ہے تیرا دھرم شمشیر رانی ہے پس تو تلوار کو پکڑ کے اُٹھ ✤
مولف ارادہ مضبوط او بادشاہ ہے اور سعی کامل کرم کا نڈ ہے اور ضبط حواس گیان ہے ۷۴
یہ تینون دینے والی کسی نعمت کی نہین ہین مگر بگیان کی سرائے مین پہونچانے کو بھاڑی
کے ٹٹو ہین اور بگیان نعمتون کا دینے والا ہے بغیر صرف و نحو اور لغت دانی کے انشا
پردازی نہین آتی ہے اگر صرف وغیرہ پڑھے اور انشا پردازی نکر سکے وہ علم لاحصل ہے
جو کم عقل ہوتا ہے وہ دوسرے کی عقل کا محتاج رہتا ہے اور جس وقت مین کوئی
عاقل پیدا نہین ہوتا ہے اُسوقت مین مردون کی عقل پر عمل رہتا ہے جب کوئی عالم اور
عاقل پیدا ہوتا ہے وہ پورانی تصویر کو چھیل چھال کے بے ڈول سے سوڈول بنا دیتا ہے
اور اُسکو کپڑا اور زیور پہنا خوبصورت بنا دیتا ہے بلکہ نئی پہلے سے عمدہ بنا لیتا ہے ✤
عاقل و عالم و دولتمند اور زور آور محتاج دوسریکا نہین رہتا ہے بے وقوف اور بے علم اور
مفلس اور کم زور یار اور مددگار تلاش کیا کرتا ہے بگیان سے سب طرح کی قوت ملتی
ہے اسواسطے عارف کسیکا محتاج نہین رہتا ہے ✤
عرفان سے دولت وغیرہ کچھ حاصل نہین ہوتا ہے مگر عارف کے دل مین ان
نعمتون کی قدر نہین رہتی ہے کیونکہ وہ ان نعمتونکو فانی جانتا ہے ✤

پانچوین ادہیا سنیاس جوگ موقع اور وقت کے مناسب فعل کرنا چاہیے اسمین اشلوک ۲۹ ہین

ر ۵ ا ارجن نے کہا اے کرشن ایک مقام مین ترک افعال کو دوسرے موقع مین
تعمیل افعال کو ہدایت کرتے ہو اجتماع ضدین کا محال ہی چاہئے کہ دو مین سے ایک کو ترجیح دو
مولف اکثر باورچی برہمن خفا ہوتے ہین کہ کبھی تم کہتے ہو روٹی جل گئی کبھی کہتے ہو ۵،
کچی رہی وے یہ نہین جانتے ہین کہ شرط پکانے روٹی کی کیا ہے اسیطرح سی جو عقل
نہین رکھتے ہین وے سمجھتے ہین کہ چارون بیدون مین چار قسم کا مضمون ہی اور گیان
اور اوپاشنا اور کرم کانڈ اور جوگ مین اختلاف ہی جسکو عقل ہو وہ سمجھے کہ معتبر کتابون مین لکھا ہی
کہ جورو جب اپنے خسم کو کھانا کھلاوے مثل مادر کے ہو جاوے اور جب پلنگ پر بیٹھے مثل
کسبی کے بن جاوے اور جب مجمع مین بیٹھے مثل مصاحب کے بات کرے قایل کا یہ مطلب نہین
ہی کہ جورو خسم کو بیٹا تصور کرے یا کسبی کی طرح بدکاری کرے مگر یہ مطلب ہے کہ موقع کے
مناسب فعل کرے تا کہ شوہر کو عزیز ہووے ✣

ر ۲ اے ارجن کرم کا کرنا اور چھوڑنا حسب موقع مناسب ہے اور جب تک انانیت معدوم
نہو کرم کو کرنا چاہیے ✣

ر ۳ جسکی نظر سے دوئی جاتی رہے وہ کرم سے آزاد ہے ✣

ر ۴ اطفال کرم کانڈ اور گیان کو دو جانتے ہین اور عاقل دونون کو ایک سمجھتے
ہین کیونکہ دونو کا مطلب ایک ہے ✣

ر ۵ جہان گیانی جاتا ہے وہین کرم کانڈی پہونچتا ہے پس اُنکو دو خیال کرنا نادانی ہے

ر ۶ جو پہلے کرم نہین کرتا ہے وہ تیاگی نہین ہوتا ہے اور جو فاعل نیک افعال ۲۱۰
کا ہوتا ہے وہی برہم سے لین ہوتا ہے ✣

ر ۷ جو کرم جوگ کرتا ہے اُسکا دل صاف ہو جاتا ہے اور جسم اور حواس پر قادر ہوتا ہی
پھر خالق کائنات اُسکا دستگیر ہوتا ہے اور اُسکے ناقص افعال حساب سے منہا ہو جاتے
ہین ✣

ر ۸ برہم کا جاننے والا با آنکہ دیکہتا اور سنتا اور سونگتا ہی اور مس کرتا ہی اور

جھکتا ہے اور قیام کرتا اور تنفس کرتا ہی مگر سمجھتا ہے کہ مین فاعل کسی فعل کا نہین ہون ✤

ریچ ۹ جو کچھہ یہ کہتا یا دیتا یا لیتا ہی یا چشم پوشی کرتا ہی یا نگرانی رکھتا ہے سمجھتا ہی کہ فاعل ان فعلو نکے حواس اور قواعد محسوس کرنے والے ہین ✤

ریچ ۱۰ وے جو کرمون کو کرتے ہوے اپنے تئین مجبور سمجھتے ہین اور مختار نہین جانتے ہین اور لذات محسوسات کا خیال نہین رکھتے ہین اُنکو انکے بد افعال گنہگار کرنے نہین سکتے ہین جیسے کنول کے پھول پہ پانی تالاب کا اپنا اثر کرنے نہین سکتا ہی ✤

ریچ ۱۱ جو حق سے واصل ہوتا ہے وہ دل اور حواس اور جسم سے الفت کو چھوڑکے عمل کرتا ہے ✤

ریچ ۱۲ عارف افعال کے نتیجہ کی تمنا کو ترک کر واصل ہوتا ہے اور تفرقہ کا گرفتار اپنے اعمال کا بدلا چاہتا رہتا ہے پس مقید رہتا ہے ✤

۲۷ مولف جو اپنی نیک افعالی کے بدلے کی توقع رکھیگا وہ جنم آیندہ کا بھی متوقع رہیگا اور اپنی بد افعالی کا عوض ملنا بھی یقین کریگا پس ایک ایسے چھوٹے گمان مین جسکا دور ہونا محال ہی تمام عمر کاٹیگا بعد مرنے کے جو ہو وہ ہو اس حیات کو بھی خرابی سے قطع کریگا اور دل اُسکا محسوسات کے بیم و رجا مین گرفتار رہیگا جسکا دل محسوسات کے دام سے باہر نہین ہوتا ہی وہ مکت نہین پاتا ہے اسواسطے چاہئے کہ جو نیکی کرے خدا کے واسطے جوانمردی اور دریا دلی سے کرے اور جو بدی ہو جاوے اُس سے توبہ کرے کیونکہ بدی شہوت اور غضب سے ہوتی ہی اور شہوت اور غضب متعلق نفس حیوانی کے ہین نفس انسانی کے متعلق تمیز ہے جس نے بدی کی وہ حیوان ہوا پس کمال بیجا ہی بلندی پہ نوچڑھکے پستی کو گرے ✤

اسی واسطے بزرگون نے کہا ہے کہ جسکا کچھ تقصیر کرے اُس سے معافی چاہے اور اپنے گناہ کو بخشاوے یعنے اُسکے دل سے انتقام کا خیال نکالدے نیکی پوشیدہ کرے تاکہ عوام کی تعریف سے اسکا نفس قوی نہووے اور مفعول اُس فعل کا شرمندہ نہووے اور اپنی ذلت اور اُسکی طاقت پہ رشک نہ کرے ✤

گیت دان ہند و مرد اور عورت برہمنون کو دریا مین اور خلوت مین اور نوع بنوع کے

سردار جگجوت سنگه ولد کنور پرتور اسنگه صاحب و بنبیره
رنجیت سنگه بهادر جد جلد مفت تقسیم کرتے هین

حیلون سے دیتے هین +
نواب خان خانا جو اکبر کا وزیر تها وه جسکو ایک رکابی طعام کی دیتا تها اُسکے تلے روپیہ اور اشرفی رکهتا تها +
انگریزی آئین همکو حد سے زیاده پسند هے اور وه یه هے که جبپر کسی انگریز کو رحم آتا هے اور چاهتا هے که اُسکو کچهه بخشے ایک لفافه پر مکتوب الیه کا نام لکهتا هے اور اپنا نام نهین لکهتا هے اور اُسکے اندر نوٹ کسی قدر روپیونکا رکهدیتا هے مکتوب الیه اپنے نام کا لفافه سمجهوتا هے اور مثل انعام الهی نوٹ کو پاتا هے اور خواه مخواه رکه چهوڑتا هے که کسکو واپس کرے اور شرمنده کسی سے نهین هوتا هے اور ممنون کسی کا نهین رهتا هے +
جو آدمی کسیکو کچهه نفع پهونچاتا هے وه انسانیت سے صعود کر فرشته هو جاتا هے جو ضرر پهونچاتا هے وه انسانیت سے نزول کر حیوان هو جاتا هے +
جس سے نفع اور ضرر کچهه نهو وه مخنث کهلاتا هے +
جو عدل کی حفاظت کرے اور نیکی اور بدی حسب موقع کرے وه حضرت انسان هے +
ریز ۱۳ جو اپنے دلپر حکومت رکهتا هے سب کامون کو دلسے ترک کر آرام سے بیٹهتا هے اور سمجهتا هے که مین اپنی ذات سے کوئی کام نهین کرتا هون اور نه اورسے کراتا هون +
ریج ۱۴ پرمیشر نے کچهه حکم نهین دیا که آدمی کرم کرے یا اپاوشنا کرے یا گیان یا انانیت کرے جسنے جسکو بهتر سمجها اُسنے وهی اختیار کیا +
مولف اس اشلوک کا منشا خوب سمجها هون دانم دلے نگویم دویم حکما کی رائی هے ۵۷
که طبایع انسانکی مختلف هوتی هین اگر ایک پیشه یا ایک چیز کو عام چاهتے انتظام اسطرح پر نه رهتا اسیوجه سے بنوع مختلف مذهب جاری هوگے +
ریط ۱۵ ثواب اور عذاب کی کچهه اصل نهین هے لیکن جهالت اور حیوانیت سے اسکی حقیقت پوشیده رهتی هے کیونکه جاهل کا نفس تصدیق سے عاجز رهتا هے +
رک ۱۶ جسکی جهل عرفان سے دور هو جاوے اُسکو اسکی حقیقت مثل آفتاب کے عیان هو جاوے اور اُسی کو ذات بحت نظر آوے + ۲۲۰
رکا ۱۷ جسکی پاشنا حق مین هو وه حق سے واصل هو پهر وهی اُسکا پشت پناه هو جب یه وهان پهونچے جهان سے بازگشت نهین هوتی هے +

رکب ۱۸۔ صاحب کمال برہمن اور فاضل اور چھتری اور گائے اور ہاتھی اور سگ اور
سگ خور کو برابر سمجھتا ہے ؛

۶۸ مولف عقلمند ہمیشہ یہی کہتے ہیں کہ آدمی آدمی سب برابر ہیں جسکو علم اور عقل اور دولت
اور حکومت اور حسن سے بزرگی ہو وہ اُسکے طالب کی نظر میں بزرگ ہے بے وقوف
یہی حساب کرتے ہیں کہ فلاں فلانے کا بیٹا ہے باآنکہ یہ کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس کا
نطفہ ہے ؛

جسکے خاندان میں پشت بہ پشت اچھی تربیت ہوتی چلی آئی ہو اور دولت اور حکومت
بھی ہو اور وہ بھی موصوف بصفات مذکورہ ہو وہ شریف ہے جو زراعت اور تجارت
اور صنعت اور خدمت سے گذران کرتا ہو وہ متوسط درجہ میں ہے ؛

جو چوری اور ٹھگی اور گداگری اور دغابازی سے عوام کو تکلیف دیتا ہو وہ کمینہ ہے مگر
آتما سب میں برابر ہے ۔

سمجھ ۱۹ جو سم درشٹی ہے وہ ہر میدان میں فتح پاتا ہے کیونکہ اُس کے تصور میں دنیا اور
عقبی برابر ہو جاتی ہے اور وہ پرمیشر میں لین ہو جاتا ہے ؛

۶۹ مولف موحد کو سوائے پرمیشر کے دوسرا نظر ہی نہیں آتا ہے اور سوائے پرمیشر کے دوست
اور دشمن اور مرغوب اور مکروہ اور نیک و بد و دنیا و عقبی اور آرام و تکلیف کچھہ نہیں
تصور کرتا ہے ؛

جب کوئی آدمی کسی مرد یا عورت پر عاشق ہوتا ہے اپنے معشوق کو خراب جگہ یا جنگل میں
پاتا ہے اُس کے ہمراہ وہیں اپنی مراد حاصل کرتا ہے اور کراہیت اُس گندہ اور ناپاک مکان
کی دل میں نہیں لاتا ہے سبب یہ ہے کہ ملاقات معشوق کا خیال دل میں اسقدر سما جاتا
ہے کہ کسی قسم کے نیک و بد کا خیال اُسکے دل میں جانے کو گنجایش نہیں پاتا ہے اسی طرح
سے عاشق ذات لاتعین بہشت اور دوزخ کو بہتر اور بدتر نہیں جانتا ہے اور دوست
اور دشمن سے رغبت اور نفرت نہیں کرتا ہے پرمیشر کو ہر مکان اور ہر دل میں بیٹھا پاتا
ہے خیال یعنی چت سے بڑا کوئی نہیں جو یہ چاہے وہی ہووے جھوٹے کو سچا یہ کرسکتا
ہے اور سچے کو جھوٹا یہ بناتا ہے پس دوست اور دشمن اور فانی اور جاودانی کچھ
ہے یہ ہے اسکو گیان کے جال میں پھنسا جیون مکت دبدبہ مکت کو بس میں کرے ؛

رکد ۲۰ - جس نے ذات بحت کو جانا اُسکے دل میں ذات بحت نے قیام کیا پھر اُسکے
خیال میں دانائی اور نادانی اور مرغوب اور مکروہ مساوی ہوئے

رکہ ۲۱ جو آلایش لذات محسوسات کی سے آزاد ہو وہ کرم جوگ یا گیان جوگ کرے
مساوی ہے ؛

رکو ۲۲ جو لذت محسوسات کی جسموں سے ملتی ہے وہ غموں کی کہان ہے گیانی اس
کہان میں پاؤں نہیں دھرتا ہے ؛

رکز ۲۳ - جو شہوت اور غضب کو مرنے سے پہلے قابو کرے وہی گیانی ہے ؛

رکح ۲۴ جسکے باطن میں آرام ہے وہی روشن ضمیر ہے اور وہی حق سے واصل ؛

۸۰ مولف عوام صاحب کمال اُسکو جانتے ہیں جو عجیب و غریب حرکت کرتا ہے اور خلاف
تدبیر اور تقدیر کے تماشا دکھاتا ہے اور خاص کے خیال میں وہ صاحب کمال ہے جو
علم الیقین سے عین الیقین اور عین الیقین سے حق الیقین حاصل کر عام اور خاص کو
جتھلتھ بات بتاتا ہے یا خاموش ہو بیٹھ رہتا ہے اور بالیقین باور کر وجس کا دل
محسوسات کے توہمات سے پاک نہو گا وہ آرام نہ پاویگا گو کہ وہ بہشت برین میں مقیم ہو

رکط ۲۵ جس نے نفسانیت کو معدوم کیا اور دوئی کو دور کر عوام کی خیرخواہی کا پیشہ اختیار
کیا وہ ہی صاحب کمال ہوا ؛

۲۳۰ رل ۲۶ جو شہوت اور غضب سے بری ہے اور جزو کل محسوسات سے متنفر ہے وہ دل پر
حاکم ہے اور جو دل پر حاکم ہے وہ جوہر بسیط یعنے آتما سے واقف ہے اور جس کو یہ علم ہے وہ
حق سے شاغل ہے ؛

رلا ۲۷ جس نے محسوسات کا دہیان دل سے ہٹا دیا اور غیر محسوس کی لذت پر میل کیا اور
پران باؤ اور اپان باؤ کو قابو کیا وہی صاحب کمال ہو گیا ؛

رلب ۲۸ جو اندری اور انتہہ کرن کو قابو میں کرے اور شہوت اور غضب پر حکومت
رکھے اور بیم و رجا اور الفت اور نفرت سے آزاد ہووے وہ بہشتی ہے ؛

رلج ۲۹ پرم آتما اُس سے راضی ہے جو ہمیشہ ریاضت اور دعوت کیا کرتا ہے اور اُسکی
مخلوق کا خیرخواہ رہتا ہے اے ارجن تو وہ کرم کر جو پرمیشر کے ملنے کو معین ہے ؛

۸۱ مولف دس پران اور چودہ اندری و انتہہ کرن اور تین گُون یہہ ۲۸ جزو جسم کے متعلق

ہیں اِن کو اعتدال کے ہمراہ رکھنا اور افراط و تفریط میں پہنسنے نہ دینا سر گُن اوپاشنا اور کرم کانڈ اور ریاضت اور جوگ اور حکمت علمی ہے اور اِن کی حقیقت کو جان لینے کے بعد اور اِن کے عمل کر لینے کے بعد اِن کو فانی اور ناچیز جاننا اور اِن سے اعلیٰ مرتبہ کو چاہنا نرگن اوپاشنا اور گیان ہے یہی بیدانت کا سار ہے اسی مضمون کے سمجھانے کو تمام بید اور شاستر اور پوران ہیں ❊

من ز قرآن مغز را برداشتم ❊ استخواں پیش سگاں انداختم - پرم آتما جو ہے اور اُسکے پانے کو جو راہ ہے وہ یہ ہے اور سنسار جو ہے اور سنسار کے سکھ جو ہیں اُن کے حاصل کرنے کو یہی راہ ہے اِس کے سوائے کوئی راہ دنیا اور عقبیٰ کے فتح کرنے کو نہیں ہے اور اِس راہ میں کوئی قید ہندو اور مسلمان اور فرنگی وغیرہ مذہبوں کی ہی نہیں ہے اور کچھ خصوصیت قوم اور خاندان اور نطفہ حرام اور نطفہ حلال کی ہی نہیں ہے اور کچھ قید چاروں برن اور چاروں آسرم اور چاروں استہاد وغیرہ کی ہی نہیں ہے ❊

اسی مرتبہ کے حاصل کرنے کو عوام جپ اور تپ اور تیرتھ اور برت اور دان اور پوجن اور جگ اور جوگ کرتے ہیں اگر یہ مرتبہ نہ ملے جو کچھ کرے یا کیا ناحق ہے ❊

جسکو علم نہیں ہوتا ہے وہ ہر فعل کو بے محل اور بے موقع اور بے وقت کرتا ہے اور جو فعل بے موقع ہوتا ہے وہ نتیجہ نیک نہیں دیتا ہے جو رو پڑوسیوں کے حوالے کرے اور بچوں کو جہالت میں چھوڑے اور زراعت اور تجارت اور صنعت اور خدمت کو چھوڑے اور بجوض اُسکے بھیک مانگے اور نشہ میں چور رہے اور بے حیائی کا جامہ پہن ہر قسم کی حرکت کرے اُسکو عوام سنیاسی اور بیراگی اور تیاگی بتاتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ تیاگ کے معنے چھوڑنے کے ہیں جب جس نے حیا اور شرم کو چھوڑا ضرور حیا اور شرم کا تیاگی ہوا جس چیز کے تیاگ سے کمال حاصل ہوتا ہے اُسکا تیاگی نہیں ہوا ہے جو جورو اور بچوں میں گذران کرے دل سے اُنکو غیر سمجھے اور مرا خیال کرے اور اپنی نیک افعال کے عوض کی تمنا کو تیاگ دے وہ تیاگی ہے ❊

(چھٹی ادہیا اتم سنجوگ آتما میں محویت کرنی چاہیئے)

(اِس میں ۴۷ اشلوک ہیں)

رلد ۱ جو اپنے کرموں کے پہل کی اچھا نہیں رکہتا ہے وہ تیاگی ہے اور آتما میں لین ہے اُسکو نہ کوئی آتش پرست کہہ سکتا ہے اور نہ کوئی تیاگی کہہ سکتا ہے ❖

رله ۲ سنیاس اور جوگ بالمعنی واحد ہیں کیونکہ جب تک توہمات دل سے دور نہیں ہوتے ہیں آتما میں لین نہیں ہوتا ہے ❖

۸۲ مولف پرانوں کو قابو میں کرنا جوگ ہے اور اندریوں کا بس میں کرنا سنیاس ہے اگر دل تفکر محسوسات سے پاک ہو شرایط جوگ اور سنیاس تعمیل ہوں یا نہوں مساوی ہے اور جو دل متفکر لذّات محسوسات کا رہے جوگ اور سنیاس اُن اَرتھ ہے واسطے دور کرنے آلالیش محسوسات کے جوگ اور سنیاس ہے جیسے دور کرنے کو کسافت شکم کے جلاب وادویہ مقی اور معرق اور فصد ہے ❖

رلو ۳ حواس کے قابو کرنے سے جوگی ہوتا ہے اور دل کے قابو کرنے سے عارف ہوتا ہے ❖

۸۳ مولف حواس یعنے اندری آنکہ اور کان اور ناک اور آلہ تناسل وغیرہ کو کہتے ہیں اندھا آنکھوں کو بہرہ کانوں کو مخنث آلہ تناسل کو خوب قابو میں رکھتا ہے کہ جوگی اُنکی برابر قابو میں کر نہیں سکتا ہے دل اُنہوں کا قابو میں نہیں رہتا ہے اسوجہ سے اُنکو کچھ شرف نہیں ہوتا ہے پس جس جوگی کا دل اُسکے قابو میں نہیں ہوا وہ اندھوں اور مخنثوں سے بدتر ہے اور وجہ ظاہر ہے کہ وے بہ لاچاری اور مجبوری اندہے اور اپاہج ہیں یہ مسخرہ اُنکی نقل کرتا ہے ❖

دل بادشاہ ہے حواس باطنی یعنے انتہ کرن اور حواس ظاہری یعنے گیان اندری اور قوائے افعالی یعنے کرم اندری مثل دیوان اور وزیر اور مشیر کے جب تک بادشاہ مقتول یا مقید نہو اُسکے مُلک پر تسلط وزیروں اور مشیروں کے قید اور قتل کرنے سے نہوسکیگا کیونکہ بہرے اور اندھے مر نہیں جاتے ہیں بادشاہ بہی ایک اہلکار کے مرنے اور مقید ہونے اور نمک حرامی کر لے سے اُسکا کام دوسرے سے لے لیتا ہے ❖

رلز ۴ جو لذات محسوسات اور ادراک مظنونات سے کنارہ کرتا ہے وہ خطرات دُنیا اور عقبیٰ سے آزاد ہو عرفان کے گہوڑے پر سوار ہوتا ہے ❖

۸۴ مولف انسان کے واسطے یہی معراج ہے اور یہی معجزات اور یہی کرامات اور کمالات

اگر ہو سکے اسی کے تکمیل کو سعی کرے وے کمالات جو عوام کے دل میں سمارہے ہیں محض جھوٹے
ہیں جو عرفاں کے گھوڑے پر چڑھ نہ سکے وہ مثل بلون آسمان پر جانے کو اور مثل تار برقی
دور کی بات سُننے کو اور مثل ریل گاڑی خشکی پر چلنے کو اور مثل جہاز دُخانی پانی پر سیر
کرنے کو اور مثل کلوں کے آدمی اور جانوروں کا کام کاٹھ اور آہن کی پتلیوں سے
لینے کو اور مثل بم کے گولہ کے ایک تیر سے ہزار تیر مارنے کو کوئی چیز بنا دے میں اسکو جادوگر
اور صاحب کرامات اور حاکم دیو اور جن اور پری کا کہونگا عارف نہ کہونگا ٭
جو احمقوں کو فریب دیکر صاحب کمال کہلاتے ہیں اُن سے چڑی ماروں کو زیادہ
صاحب کمال جانتا ہوں کیونکہ وے ایک دو احمق کو کبھی کبھی معتقد کرتے ہیں یہ ہر روز
ہزاروں جانور پکڑتے ہیں وے صاحب کمال اُنکا مال کھاتے ہیں یہ خود اُنکو ہی کھا
جاتے ہیں اُن کے جانور سسک سسک کر مرجاتے ہیں اِن کے جانور فوراً دار الفنا
سے دار البقا کو جاتے ہیں ٭

ربع ۵ جو خودی کو چھوڑ دیتا ہے وہ موت کے چُنگل میں نہیں پہنستا ہے بلکہ احدیت کے
درجہ میں پہنچتا ہے پس سمجھ کہ تیری خودی تیری خود دشمن ہے ٭

ربط ۶ جو اپنی ذات میں آپ محو ہو جاتا ہے وہی یگانہ زمانہ ہے اور جو بضد اس کے
ہے وہ اپنا آپ دشمن ہے ٭

رم ۷ جو اپنے نفس پر قادر ہے وہ سرد و گرم و رنج و راحت و مدح و مذمت کو برابر ۸۴
سمجھتا ہے ۔

رما ۸ جو علم الٰہی سے مستغنی ہو جاتا ہے وہ اختلاط سے محسوسات کے منزہ رہتا اور اُسکی
نظر میں کنکر اور پتھر اور زر اور جواہر برابر نظر آتا ہے ٭

مولف فقط دُنیا کی عزت اور لذت محسوسات کی ذیل میں نہیں ہیں عاقبت اور بہشت ۸۵
کی نعمتیں بھی زیر بد محسوسات کے ہیں بلکہ تمنا حکمت بھی اِسی کی ذیل میں ہے جو کچھ بچا ہی وہ مستغنی ہے
استغنا بعضوں کو جنون سے اور بعضوں کو غلبۂ جہل مرکب سے اور بعضوں کو غلط فہمی سے
ہو جاتی ہے وہ لائق تعریف کے نہیں ہے جسکو بعد تکمیل شرایط حکمت نظری اور عملی کے ہو
وہ مستغنی ہے ٭

رسب ۹ جو خیر خواہ اور بد خواہ و دوست و دشمن اور غرضمند اور بے غرض اور خودی

کلاں و برابر والے اور یگانہ اور بیگانہ اور نیک افعال اور بد افعال کو یکساں سمجھے وہ اشرف ہے ؛

رچ ۱۰ جو جسم اور دل کو قابو میں کرے اور خواہش محسوسات کو ترک کرے اُسکو لازم ہے کہ خلوت میں بیٹھ کے دل کو آتما سے لگاوے ؛

رمد ۱۱ - ایک ایسے صاف اور ہموار مکان میں جہان نشیب و فراز نہو سبز گھاس کو بچھاوے اُسپر ہرن یا شیر کی کھال اُسپر کوئی کپڑا پھر اُس پر سیدھا ہو کے بیٹھے اور کچھ حرکت نہ کرے ؛

رہلہ ۱۲ جو دل اور اندریوں اور اندریوں کی حرکات کو روک سکے وہ اُس سندر بیٹھنے کا قصد کرے اور معلوم رہے کہ دل کے قابو کرنے کو اسٹانگ جوگ ہے ؛

مولف جوگ شاستر جُدا ہے اور اُسکا علم بہت مشکل ہے اور بغیر استاد مشاق فقط مطالعہ ۸۶
کُتب سے عامل ہونا خیلے دشوار ہے بلکہ خوف کئی بیماریوں کا ہے اگر کوئی نادان دیکھنے سُننے سے نقل کرے نتیجہ نیک نہ پاوے خلاصہ اِس کا حبس دم ہے اور حبس حواس اور یکسوئی خلاصہ اشٹانگ جوگ کا ہے ؛

مولف نے ایک آسان راہ جس میں کچھ خوف نقصان کا نہیں اور نفع سراپا ہے تجویز کر جوگ بشسٹ کے ترجمہ میں جو موسوم الکھ امواج ہے لکھا ہے اور اُس کا سرانجام گرہستی اور تیاگی سے باآسانی ممکن بھی ہے جو چاہے اُس کے پانچویں پرکرن کے دسویں نمبر میں دیکھ لے ؛

گیان پرکاش کا ایک ایک لفظ قصہ طلب ہے لیکن الکھ پرکاش اور الکھ امواج وغیرہ کُتب مصنفہ مولف میں سب مفصل مرقوم ہے اور توجہ اپنے باطن کی شرط ہے جس کی توجہ کامل مطلوب کی طرف ہو اُسکو پوشیدہ راز خود بخود عیاں ہووے ؛

فقیری کی شرط ترک کرنا لذات اور خیالات محسوسات اور سرگن کا ہے عوام کمال فقیری کا اُسپر یقین کرتے ہیں جو مشہور مہنت ہاتھی اور گھوڑے اور چیلے چیلیاں اور زر اور زمین رکھتا ہے اور پروہت اور گرو اُس کو کرتے ہیں جو پشتاں پشت سے نسلاً بعد نسلاً اور بطناً بعد بطناً جاہل رہا اور گمراہ کرتا رہا ہے ؛

پروہت اُسکو کرنا واجب ہے جو بیدوں اور شاستروں کا عالم ہووے اور گورو

سردار جلجوت سنگھ ولد کنور کپور سنگھ صاحب بہادر سیرہ بہار آبہ

اُس کو کرنا چاہئے جو بعد عالم ہونے کے عامل بھی ہو اور فقیر اُسکو سمجھنا چاہیئے جو علم اور عمل کی شرطوں کو تمام کر سب کو چھوڑ دے فقیر بیٹا کسی کو دینے نہیں سکتا ہے کیونکہ وہ اپنے بیٹوں کو چھوڑ کے فقیر ہوتا ہے جو فقیروں سے ذر و زمین و زن اور آنکی فروعات چاہتا ہے وہ کیکر کا تخم کاشت کر آنبہ کے پھل کی توقع رکھتا ہے ❖

بزرگوں کے قدم بقدم رکھنا ہند کی آئین ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اُلو کے بزرگ آفتاب کی مذمت اور حقارت اذل روز سے کرتے رہے ہیں اور اس میں کچھ شک نہیں کہ اُلو کے واسطے آفتاب ناقص ہے مگر آدمی کو سچا ہئے کہ اُلو کے قول کو باور کر اپنے بزرگوں کے قول پر عمل کرے ❖

رمز ۱۳- بدن کو سیدھا رکھے اور سر و گردن کو کج نکرے اور ناک کے نتھنوں کو متوجہ تمام دیکھے اور کسی طرف کو نہ دیکھے ❖

رمز ۱۴ جو آتما کا طالب اور مستقل مزاج اور ملوثات سے آزاد اور دل پر حاکم ہو پرمیشر کا دھیان کر سکتا ہے ❖

رمز ۱۵ جو دل کو قابو کر کے اپنی ذات کی طرف توجہ کرے وہ بیغایت آرام اور لذت کو پاوے ❖

رمز ۱۶ جو بہت کھاتا ہے یا فاقے کرتا ہے یا بار بار کھاتا ہے یا بہت جاگتا ہے یا بہت سوتا ہے وہ جوگ کرنے کے لایق نہیں ہے ❖

مولف کھانا و پینا و کہنا و چلنا و خلوت و جلوت و مناکحت و محبت و عداوت یعنی ۸۷
جملہ افعال اور حرکات انداز سے چاہیئے افراط اور تفریط کرنی نہ چاہیئے ❖

نہ چنداں بخور کز دہانت بر آید ❖ نہ چنداں کہ از ضعف جانت بر آید۔ بعضے مناکحت کو گناہ سمجھ کے جتی ہو جاتے ہیں بعضے ہزاروں عورتیں مثل قطار شتراں گھر میں باندھتے ہیں بعضے شرط کر کے پیڑے کھاتے ہیں بعضے چلہ کشی تک کرتے ہیں بعضے صنعت و تجارت و زراعت کو چھوڑ بھیک مانگتے ہیں اور بعضے رشوت اور چوری اور ٹھگی کو جائز سمجھتے ہیں جو ایسا کرتے ہیں جہالت سے گمراہی میں پہنسے ہیں انداز اور موقع سے عیب بھی عیب نہیں ہے اور بے محل ہنر بھی ہنر نہیں ہے اور وجہ ظاہر ہے کہ صانع نے جو چیز بنائی کوئی بیکار اور فضول نہیں بنائی تندرست کی رگ پر نشتر مارنا گناہ ہے بیمار کی رگ پر نشتر نہ مارنا گناہ

ہے پس لنشترہ نیک ہی اور نہ بد اس کے بے موقع استعمال سے یہ بد ہو جاتا ہے اور بموقع
استعمال سے نیک ہو جاتا ہے جو موقع جانتا ہے وہ گیانی ہے اور جو وقت کو نہیں پہچانتا
ہے وہی اگیانی ہے اسی وجہ سے جو کام بموقع ہوتا ہے نیکنام کر دیتا ہے اور بے موقع
کرنے سے بدنام ہوتا ہے ؛

اگر گیتا کے پاٹھ کرنے والے اور اس کے سننے والے اور اسکو پڑہ بہتر سمجھنے والی اسکے
معنے سے علم رکھتے جو میں اب کہتا ہوں وے پہلے سے عمل کرتے ہوتے ؛

رن ١٧ جو کھانا اور پینا اور سب حرکت گیان کے موافق کرتا ہے اور خواب اور بیداری ۲۵۰
گیان کے خلاف نہیں کرتا ہے اس سے جوگ ہو سکتا ہے ؛

رنا ١٨ جو استحکام سے دل کو اپنے ذات میں محو کرتا ہے اور لذات محسوسات سے آزاد
ہو جاتا ہے وہ پرمیشر میں لین ہو جاتا ہے ؛

رنب ١٩ جس مکان میں ہوا کم اثر کرتی ہے شمع کی لو کو جنبش کم ہوتی ہے اسی طرح سے
جس دل میں ہوا و حرص کم ہوتی ہے وہ کسی طرف حرکت نہیں کرتا ہے ؛

رنج ٢٠ جس کا دل جوگ کی مداومت سے قایم ہو جاتا ہے اپنی ذات میں آپ مست
رہتا ہے ؛

مولف اس مقام میں جوگ حبس دم سے مراد ہے لیکن حبس دم کرنے سے پہلے حبس ۸۸
حواس اور حبس حواس کرنے سے پہلے تکمیل حکمت نظری اور عملی کرنی چاہئے اگر کوئی
حکمت حاصل کرے از خود ضابط حواس ہو جاوے اور محتاج حبس دم نہ رہے اگر
کچھ اس میں قصور رہے حبس دم کر کے مطلب حاصل کرے جو بغیر علم اور عمل اور ضبط
حواس حبس دم کرے جب اسکا دم آزاد ہووے جیسا گدھا پہلے تھا ویسا ہی رہے حبس
دم کی لذت مثل شراب کے ہے کہ جب نشہ جاتا رہے جو حالت پہلے رکھتا تھا وہی ہو جاوے
اور جیسا خیال شرابی کا شراب پینے کے وقت ہووے ویسا ہی حالت جوگ میں رہے ؛
ایک بھانڈ نے جوگی کی نقل کر حبس دم کیا لیکن دم کو اتارنے نہ سکا اس سبب سے
دفن کیا گیا مدت کے بعد وہ زمین کھودی اور بھانڈ صحیح و سالم برآمد ہوا اور کسی وقف
جوگ نے اسکے دم کو اتارا جب ہوش میں آیا پکارنے لگا کہ مہاراج گھوڑا انعام میں ملے
پس ثابت ہے کہ عوام کی دانست میں جوگی تھا مگر اس کا دم انعام میں تھا ؛

جوگی اسٹ سدہی کی تمنا سے جوگ کرتے ہیں یا مکت کی عرض سے یہ دونو جہالت کی علامت ہین تمنا کا تیاگ مکت ہے *

رند ۲۱ وہ سرور جو بے نہایت ہے اور تعقل محسوسات سے زیادہ ہے عامل اس عمل کو ملتا ہے اور مستغنی ہو کے پرمیشر مین لین ہو جاتا ہے *

رنو ۲۲ جو یہہ رتبہ پاتا ہے اس سے اعلیٰ مرتبہ تلاش نہین کرتا ہی اور جو اس مقام مین مقیم ہوتا ہے اُسکو حرکت حواس نہین ہلاتی ہے *

رنو ۲۳ جو اسکی حقیقت کو جان لیتا ہے گناہون سے پاک ہو جاتا ہی اور اسیکا نام جوگ ہی کہ دل کو تخیلات سے پاک کر ذات بحت مین لگا دی *

رنز ۲۴ تمام خیال محسوسات چھوٹے و بڑے اور نیک و بد و دنیا و عقبیٰ دل سے ہٹا دے اور حواس کو دل سے اور دل کو آتما سے جوڑے یہی کمال ہے *

رنج ۲۵ علم سے عالم ہو پھر دل کو مطمئن کر اور اپنی ذات پر قایم کر پھر کسی محسوس کا خیال نکر *

رنط ۲۶ جب دل محکوم ہو جاوے پھر کسی طرف کو دوڑے تب روک کر اپنے جوہر ذات سے دور ہونے نہ پاوے اور اُس ہی میں محو رہے *

۲۶۰ رس ۲۷ جو ایسا جوگی ہو کہ محو بالذات ہو جاے وہ گناہون سے پاک ہے اور لطیف سرور مین مقیم ہوتا ہے *

۸۹ مولف ہماری مذہب کے ایسے عمدہ اصول ہین جنسے کوئی مذہب کا انسان انکار کی مجال نہین رکھتا ہی وجہ یہہ ہے کہ سراپا حکمت اور دانش سے مرکب ہین لیکن ہنود کو برہمنون نے بیدون اور شاستروں کو چھپا ایسا کمزور کر دیا جیسا انگریزون نے سلطنت چھین کے ہند کے مردم کو بدست و پا کر دیا راجا کہی وہ نیاؤ پاسیاڑی وہ داؤ *

ایک گدہی کو لومڑی نے کہا کہ تو دھوبی کے گھر مین کیون رہتا ہی یہ تجھپر بوجھ لاد کے سوار ہوتا ہے اور آپ ہر قسم کی نعمت کھاتا ہے تجھے گھاٹ کے کوڑے نیز چرنے کو چھوڑ دیتا ہے میرے ہمراہ چل تجھے ایک عمدہ جنگل میں جہان اچھی گھاس چرنے کو اور ٹھنڈا پانی پینے کو اور کشادہ جنگل ہوا کھانے کو ہے دے چیون گدہے نے جواب دیا کہ گدہی کو عرش پر بھی بیگار مین پکڑتے ہین۔ مولف کو دنیا اور عقبیٰ مین کسی چیز کی درکار نہین ہے اور اصلی کسی کو تحریص و تخویف نہین کرتا ہی اندہون کو چاہ جہالت مین پڑا دیکھکر افسوس کرتا ہی پھر

سردار بھگوت ولد کنور پشورا سنگھ صاحب بہادر نبیرہ مہاراجہ
رنجیت سنگھ بہادر ۵ صد جلد مفت تقسیم کرتے ہین

دل کو سمجھا تا ہی شام کو مردے کو کبتک روئے ۔ ہرچند بزرگونکا قول ہے
جہان سننا نہو کوئی کسی کی ایسی محفل مین خموشی ہی بہلی ہی نالہ و فریاد کیا حاصل
لیکن جوش عون سی کہتا ہون کہ بھینس سی عقل بڑی ہی اور افضل ہی کیونکہ عقل ہونے
سے بھینس کا کام گائے اور بکری سے بھی برآمد ہونا ممکن ہی ۞
رسا ۲۸ جس نے دل کو بس مین کیا وہ گناہون سی پاک ہوا اور بیم و رجا سے
خلاص ہوا پھر حق سی واصل ہوا پھر راحت لازوال سے کامیاب ہوا ۞
رسب ۲۹ جسکا دل حق سے ملجاوے اُسکی من مین سب جگہہ برابر معلوم
ہووین اور تمام مخلوق مین اپنی تئین اور اپنی مین تمام مخلوق کو دیکھی ۞
۹۰ مولف رفتم بسیر دریا دیدم عجب تماشا دریا درون کشتی کشتی درون دریا
ربع ۳۰ جو مجھی سب مین اور سب کو مجھہ مین دیکھتا ہے اُس سے مین پوشیدہ نہین
رہتا ہون اور نہ وہ مجھ سے جدا رہتا ہے ۔
۹۱ مولف حباب بر لب عروسانی زشوہر خود نمیماند + اگر ماند شبے ماند شبے دیگر نمیماند
رسد ۳۱ تمام موجودات کے دل مین مین مقیم ہون پس جو میری وحدانیت
پر یقین کر کے عبادت کرے وہ کوئی فعل کرے مگر میری طرف مصروف رہے ۔
رسلہ ۳۲ جو اورون کے رنج و راحت کو مثل اپنی رنج و راحت کے تصور کرے
وہ شریف ہے
رسو ۳۳ ارجن نے اعتراض کیا کہ اے کرشن سبکو مساوی سمجھنا دشوار ہے اور
دل پارے کیطرح ہمیشہ بیقرار رہتا ہے وہ کسطرح ساکن ہوسکتا ہے جسکی حرکت طبعی ہے
رسنر ۳۴ دل طبعی متحرک ہے اور مغرور اور سرکش بھی ہے اسکو روکنا مثل روکنے
آندھی کے امکان بشری سے محال ہے ۞
۹۲ مولف ارجن سری کرشن کے دوست آندھی کو روکنا ناممکن بتاتے تھے آج
کل کے گیروا پوش اور جٹا دہاری اور لنگوٹی باندھنے والے منترون کے زور سے مینہہ آندھی
اور برف اور اولون اور ٹیڈی کو اختیار مین رکھتے ہین جہان چاہیں جہان نہ آنے دین
اور جورو اور بچے اور ملک اور مال جھولی مین رکھتے ہین جو مانگتا ہے اُسکو دیتے ہین
گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو + از شما یک تن نشد اسرار جو ۞

رسح ۳۵ کرشن نے جواب دیا کہ بیشک دل بیقرار ہے مگر مداومت سے جوگ کے اور ترک کرنیسے خیال لذات محسوسات کے قابو مین ہوسکتا ہے۔

رسط ۳۶ مین بالیقین جانتا ہون جسکا دل اوسکے قابو مین نرہیگا اسکو وصل ذات بحت سے نہوگا اور جو دل کو قابو مین کرینگا علاج کرتا رہیگا وہ سلطنت ابدی پاویگا ✤

۱۵ رع ۳۷ ارجن نے کہا اے کرشن جو بہ ارادہ اتصال جوگ کرنا شروع کرے مگر کمال کو پہونچانے نہ سکے وہ کس مقام مین پہونچیگا ✤

رعا ۳۸ جواب جو اس راہ پہ چلے اور منزل مقصود پر پہونچنے لگے وہ مثل اوس ٹکرہ ابر کے رہیگا جو ایک ابر سے جدا ہوا اور دوسرے سے ملنے نہ سکا

رعب ۳۹ سوال ہنوز مجھے شک باقی ہے اور سوائے تمہارے دوسرا کوئی نہین جو میرے شک کو رفع کرے ✤

رعج ۴۰ جواب جو راہ حق اختیار کرے اگر بالفرض اعلے مرتبہ نپاوے تاہم ناقص مقام سے امن مین آجاوے ✤

۲۲ مولف حکمانے تین درجے اکثر چیزون کے قرار دئے ہین۔ ادنے۔ اوسط۔ اعلے۔ دوزخ۔ اعراف۔ بہشت۔ ونفس نباتی۔ نفس حیوانی۔ نفس انسانی۔ وتم رج ست۔ وعورت مخنث۔ مرد۔ واسر۔ آدمی۔ دیوتا۔ وچھوٹا۔ میانہ۔ بڑا پس سمجھو جو کہ اعلے مرتبہ کو پہونچا وہ مکت پاگیا اور جو ادنے درجے مین رہا وہ دوزخ مین رہا اور متوسط درجہ کا بہشت مین پہونچا ✤

حوران بہشتی را دوزخ بود اعراف   از دوزخیان پپرس کہ اعراف بہشت است۔ اگر کوئی جیلخانہ سے محفوظ رہے اور تخت سلطنت نپاوے تو بھی غنیمت ہے ✤

جو بہ ارادہ جنگ اور ملک گیری میدان مین جاتے ہین بعضے اون مین سے پہلے ہی حملہ مین پس پا ہوتے ہین بعضے دو چار ہاتھ کر پناہ مانگتے ہین اور فروتنی ظاہر کرتے ہین بعضے مجروح بعضے قتل بعضے اسیر ہوتے ہین بعضے فتح پاتے ہین مگر بے انتظامی سے سمہال نہین سکتے بعضے کئی پشت سلطنت کرتے ہین مگر کہاں کھودنیوالون اور حفت دوزون سے یہ سب عالی ہمت ہین ✤

اگر کسی سے نیکی نہوسکے و بدی کو چھوڑ دے تو بھی شہر لغت ہے اگر کوئی حکمت نظر نہو

اور علم سے گیانی ہو بگیان حاصل نکر سکے جہل مرکب سے نکل جہل بسیط یا حیرت کے درجے مین آجاوے وہ بھی غنیمت ہے *

جو بد راہی نفرت کر نیک راہ پر چلنے کو الفت رکھیگا وہ ضرور نیکی کی منزل پر پہونچیگا کہ نیکی اور بدی کی منزل باعتبار میل اور کوس اور جوجن کے نہین ہین مانند اُن خط کے ہین جو نقطہ سے لطرف بمین اور لیسار کے کھینچے جاتے ہین کہ جتنا جا ہو کھینچو اور جہان جا ہو چھوڑ دو *

رعد ۱ ۴ جو نیک فعل کرتا ہے ایک مدت بہشت مین رہکے نیک افعال کے گھر مین پیدا ہوتا ہے *

رعد ۲ ۴ عارف کے گھر مین بھی پیدا ہونا غنیمت ہے کہ بہت ریاضت کرنے سے اچھے گھر مین جنم ہوتا ہے *

رعد ۳ ۴ جیسی سمجھ پچھلے جنم کی ہوتی ہے ویسی اس جنم مین عقل ہوتی ہے اور اسہی کے کمال کو مستغنی کرتا ہے *

رعد ۴ ۴ جوگ کے استعمال سے جو سابقہ جنم مین کئے ہون اس جنم مین کمال کرکے وصل پاتا ہے کیونکہ جسکو خواہش ادراک معقولات کی رہتی ہے اسکو وصل ہوتا ہے اور وہ محتاج احکام بیدون کا نہین رہتا ہے *

مولف بیدون مین ضرور بعضے موقع مین تناسخ کا ذکر ہے اور یورپ اور یونان کے حکما کے منجملہ بھی بعضے تناسخ کے قایل ہین اسمین کوئی رمز الہیی پوشیدہ ہے جسکی حقیقت ہنوز مفصل میرے ذہن نشین نہین ہوئی اگر حیات باقی ہے کسی کتاب مین لکھونگا جبتک اصل مطلب معلوم نہین ہوتا ہے یہ حیرانی ہے کہ اس جنم کی عقل پچھلے جنم کی عقل کے موافق ہے جب دنیا سب سے پہلے موجود ہوئی تھی اُسوقت مین جو میری سمجھ تھی وہ کس وجہ سے ویسی ہوئی تھی * ۹۷

بیدون اور شاسترون کا پابند وہ رہتا ہے جو قوت ایجاد نہین رکھتا ہے جسکو علم لدنی ہوتا ہے وہ ترمیم اور تنسیخ اور تجدید کو مختار اور قادر رہتا ہے ہر قوم کے بزرگ برہمنون کے پانو دھونے اور انکو کہلانے سے بہشت کو جاتے ہین برہمنونکے بزرگ بلا تکلف ہر قوم سے نذر اور نیاز لیتے بلا امداد دیگرے جیون مکت اور بہشتی

مکت پاتے ہین کہار پالکی کے تلے کند ہا لگائے اور گالی اور مار کھاتے جاتے ہین
سردار پالکی ہین عیش کرتے جاتے ہین مسلمانون کے رہبر محمد اور عیسایئونکے ہادی
عیسیٰ اور یہود یونکے پیشوا موسیٰ اور جینیون کے رہنما لا فری ہین محمد و عیسیٰ موسیٰ کا
پیر او ستاد کون تھا کوئی بتا نہین سکتا ہے . کسٹ صاحب کے بنائی آئین
پر تمام پنجاب کے حاکم عمل کرتے ہین وے اپنے ویسے آئین بناتے تھے پس کسٹ صاحب
علم لدنی رکھتے ہین اور محتاج آئین اور قانون کے نہین ہین یہ قوت اُنکو خواہ سابق
جنم کی مشق سے ہو خواہ اس جنم کی جودت طبع خداداد سے . پہلی ستمبر ۱۸۷۲ء کو تناسخ
جسم کو ہوتا ہے روح کو نہین ہے .

رعع ۵ ہم جو گناہون سے دور رہتا ہے اور تصفیہ باطن کو سعی کرتا رہتا ہے
وہ کئی جنم کے بعد مکت پاتا ہے .

رعط ۶ ہم جو دل سے مصروف بالذات ہے اور صدق دل سے حق پرستی کرتا ہے
اُسکو مین اپنے سے جدا نہین جانتا ہون +

رف ۷ ہم جو سچائی سے میری طرف رجوع ہوتا ہے اُسکو عزیز رکھتا ہون اور ۲۸۰
غنیمت جانتا ہون +

مولف اگر پرمیشر پنج تت سے بنا ہوتا ضرور رشید و سپہر س و ر د ت و د س ۹۵
وگند کی منجملہ کوئی جزو رکھتا اور کرم اندری اور گیان اندریون سے پہچانا جاتا چونکہ
ان سے اعلیٰ ہے اس وجہ سے ان کے وسیلے سے محسوس نہین ہوتا ہے انتہے کرن
اگرچہ انہین پنج تت سے بنے ہین اور انہین کی طرف رجوع رکھتے ہین مگر بدھ کو اتنی طاقت
ہے کہ جو محسوسات کا خیال چھوڑ دے اُسکو دیکھنے سکے جس سے جیتا ہے +
بید اور شاستر بھی پنج تت سے بنے ہین اور وجہ ظاہر ہے کہ شاستر ون کے مصنف
پتنجلی و نیایک وغیرہ رکھیشر ہین اور بید و نکا مولف بیاس اور مصنف برہما بہادلکھ
کھتے ہین اور دل پنج تت سے بنا ہے پرمیشر اس سے بلندی پر ہے در کنز
ہدایہ نتوان یافت خدارا مصحف دل بین که کتابے به ازین نیست +

سردار جگجوت سنگھ ولد کنور بشیشور اسنگھ صاحب بہادر نبیرہ
مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر ۵ صد جلد مفت تقسیم کرتے ہین ؛

ساتوین ادھیا گیان بگیان یعنے عرفان کی فضیلت مین اسمین ۳۰ اشلوک ہین

رفا ۱ اے پرتہا کے پوتر جس نے میری سرن لی اورمن سے میرا دھیان کیا
وہ نرسند یہ مجھہ مین لین ہوا ۔
رف ۲ اب علم الٰہی کا بیان ایسی فصاحت سے کرونگا کہ پھر تجھے کچھ سندیہ نہ ہوگا
رفج ۳ ہزارون آدمیون سے ایک معقولات کا شوق رکھتا ہے انمین سے ایک
کمال پانے کو سعی کرتا ہے انمین سے ایک حقیقت کو پاتا ہے ؛
۹۲ مولف سری کرشن کے بچن سے ظاہر ہے کہ ہزارون مین ایک آتما کا طالب
اور لاکھونمین ایک آتما سے وصل ہوتا ہے معلوم نہین عوام کس دلیل سے کہتے ہین
کہ جس بات کو بہت آدمی پسند کرتے ہین وہ راہ عمدہ ہے انکے عہد مین بہ نسبت اسوقت
کے بہر کیف علم اور عمل زیادہ اچھا تھا جب انکے وقت مین لاکھون مین ایک آدمی
لیق متصور تھا اسوقت مین کروڑون مین ایک سمجھنا چاہئے تمام ہند مین چوبیس
کروڑ مرد اور عورت اور ہندو مسلمان وغیرہ ہین پس کثرت رائے اعتبار مجھکو کسیطرح نہین ہے
ایک ولایت مین بادشاہ ایک ہوتا ہے اہلکار متعدد رعایا کروڑون آفتاب ایک
ہے ستارے بیشمار ؛
ایک جنگل مین شیر ایک رہتا ہے گیدڑ بیشمار ؛
ایک قطار کا شتربان ایک ہوتا ہے اونٹ بہت سے اسیطرح سے حکیم اور کپل
سو دو سو برس مین ایک ہوتا ہے مچھر ہر برسات مین ان گنت ہوتے پہلے مجھے
کچھ شک تھا کہ شاید کثرت رائے کو کچھ فوق ہو گا غدر کا تماشا دیکھکے یقین ہو گیا
کہ احمقون کی رائے کے اتفاق سے خواری اور ذلت دارین کی ہوتی ہے ؛
چوبیس کروڑ ہندو مسلمان باآنکہ چوہے اور بلی کے برابر منافق ہین مگر برادر حقیقی
بنے تھے اور انکی جماعت مین ہر کوئی لاف کشف اور کرامات اور ساحری اور رمالی
اور نجوم دانی اور دلاوری اور فرعونی اور شرافت خاندانی کرتے تھے اور وے سب انکے

سردار جگجوت سنگھ ولد کنور بشیور سنگھ صاحب بہادر نبیرہ
مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر ۵ صد جلد مفت تقسیم کرائے

شامل تھے جنکی بد دعا اور سراپ سے زمین اور آسمان جل جاتے ہین اور اڑ جاتے ہین
لیکن ہمین نہیں ہزار گوروں سے بندر کیطرح ناچے اور تیتر کی مانند کباب ہوئے زیادہ کیا تعریف
کرون کہ اپنی ٹانگ اکھاڑے آپ ہی لجا پاوے ✤

کم عقل میری تحریر کو سخت اور بے ادب کہینگے لیکن جو علم اور عقل رکھتے ہونگے خیال
کرینگے جور اوستاد بہ زمہر پدر

عوام شرط دوستی عیب پوشی کو جانتے ہین مین عیب کے دکھانے کو شرط
خیر خواہی جانتا ہون جو عیبون کو چھپاتا ہے وہ عیبون کو قوت دیتا ہے جو عیبون
کو دکہاتا ہے وہ عیبون کو ضعیف کرتا ہے ✤

رفہ ۴ مٹی و پانی و ہوا و آگ و خلا و دل و عقل اور آہنکار کہ آٹھ ہین جدا جدا
مزاج ہے لیکن ان سب کی اصل مین ہون یہ سب مجھسے منقرع ہین بس ان سب کا
جو مزاج ہے وہ میرا ہے ✤

رفہ ۵ یہ اسباب عالم موجودات کے ہین ۶ اس ہیئت مجموعی نام عالم ہے مین ان سے برتر ہون ✤
مولف مراد یہ ہے کہ انتظام کونین کا پنج تت یعنے اربعہ عناصر اور تینون گن ۹۷
یعنے رجوگن وستوگن وتموگن سے ہوا ہے ذات پاک ان سے برتر ہے دل برہما
عقل بشن آہنکار رودر سے اشارہ ہے ✤

ہر ایک جملہ بید اور شاستر اور پوران کا بطور چیتان اور پہیلی کے ہے اسکے
معنے لغت اور صرف نحو سے عیان نہین ہوتے ہین اور اسکی حکایت اور روایت
بھی ہر بعید از عقل و خلاف از قیاس معلوم ہوتی ہین جب کوئی غور سے سمجھتا ہے
کمال مزہ دیتی ہین تمام حکایت اور روایت جوانواع پہیلی اور بیتال پچیسی اور سنگھاسن
بتیسی اور سوا بہتری مین ہین اس مانند ہین جیسے تعزیرات ہند مین زید اور
بکر کی چوری اور گرفتاری ہوئی ہے ✤

رفہ ۶ غور کرکے سمجھ کہ یہ مصدر اور منشار عالم موجودات کے ہین اور مین پیدا
اور فنا کرنیوالا سب کا ہون ✤

رفہ ۷ مجھ سے بڑا کوئی نہین ہے اور یہ سب مجھ مین منسلک ہین جیسے مالا کے

۹۸ مولف - اس اشلوک کے دو معنے سمجھتا ہون ایک یہ کہ پرم آتما سے بڑا کوئی نہین ہے
دوسرے آہنکار یعنی انانیت سب سے بڑا ہے اور اسیکے سبب سے تمام انتظام جسم
کا ہوتا ہے ✣

رفح ۸ ذائقہ پانی ور روشنی سورج و چاند و اونگ کار بید دن صدا ہوا و شجاعت انسانونکی
مین ہون ✣

رفط ۹ بو خاک کی و حرارت آگ کی و روح جاندارونکی اور زہد مرتاضونکا مین ہون

۲۹۰ رص ۱۰ تخم جملہ موجودات اور عقل عقلا اور حشمت سلاطین مین ہون ✣

رصا ۱۱ قوت شجاعان کی جو شہوت اور غضب سے پاک ہے اور خواہش ہنا کحت
کی جو عدالت سے بھری ہے مین ہون ✣

رصب ۱۲ جس چیز کا وجود ست و رج و تم سے ہوا ہے یعنی علم و عمل جہل سے وہ
فی الحقیقت مجھ سے ہوا ہے ✣

رجح ۱۳ تمام عالم ان تینون صفات کی لذات مین مبتلا ہو کے مجھسے غافل رہتے
ہین حالانکہ مین ان سے برتر اور لازوال ہون ✣

رصد ۱۴ یہ تین طرح کا جو طلسم ہے انکے دایرہ سے باہر ہونا دشوار ہے لیکن جو
میری سرن آوے وہ میری قوت سے باہر ہووے ✣

۹۹ مولف جاہل دنیا اور عقبے کا کچھ خیال نہین رکھتے ہین پھیلون اور گدہون کی مانند
لدتے اور مشقت کرتے رہتے ہین عاقل اپنے کرمونکا نتیجہ چاہتے رہتے ہین اور
عالم نفی اور اثبات کی بحث کیا کرتے ہین دویم تینون قسم کے مردم محسوسات کا
دھیان رکھتے ہین اور سرگن کی اپاسنا کرتے ہین اور پرمیشر کو دو سرا سمجھتے ہین کوئی
بشن اور شیو اور شکست کو پوجتا ہے اور کوئی کواکب اور عناصر کو اور کوئی حیوانات
ناطق اور مطلق زندہ اور مردہ کو اور کوئی نباتات اور جمادات کو کوئی دنیا کے لذات
کے سرانجام کا فکر رکھتا ہے کوئی عاقبت کے فکر مین رہتا ہے کوئی جنم آیندہ کا فکر کرتا
ہے کوئی حیرت اور حیرانی مین مبتلا ہے جو ان سب خیالات کو چھوڑے وہ آتما مین
محو ہووے ✣

رصلہ ۱۵ پست ہمت اور بد افعال اور

اس طلسم مین سرگردان رہتے ہین پس اُنکے خلق اور ادب غولون کے ہوتے ہین +
رصو ۱۶ عبادت چار نوع سے کرتے ہین ۱ درد کے دفع ہونے کو ۲ امید کی برآمد
کو ۳ شہرت نام اور فخر کو ۴ بے ریا عارف ہین +
رضر ۱۷ جو عارف بے ریا ہے وہ تینون سے افضل اور مقبول ہے +
رصح ۱۸ کیونکہ وے تینون شہوت اور غضب اور تعقل محسوسات مین مبتلا ہین اور یہہ
دل سے خواہش لذت محسوسات کو ترک کرتا ہے چونکہ مین مثل دریا کے لطیف ہون اور
ایسے دل مین مقیم رہتا ہون بس ایسے مہابرش کو مثل اپنی ذات کے جانتا ہون +
رصط ۱۹ اکثر مرتبہ کے اواگون کے بعد وے تینون بہی عارف ہو کے مجہہ مین
ہوتے ہین لیکن ایسے بہی کم ہین +
ش ۲۰ جاہل اور کودن مغلوب شہوت اور غضب کے ہو کے دیوتون اور ستارون ۳۰۰
کو پوجتے ہین +
مؤلف چارون بید اور چہئون شاستر اور اٹھارون پوران مین نرگن کی اوپاسنا کو ۱۰۰
شریف لکہا ہے اور کرشن گیتا مین سوا ہے پرمیشر دوسرے کی پوجا کرنے کو معیوب بتایا
ہے اور جوگ بشسٹ مین عقل کو نرگن کی پوجا اور جہلا کو بیراٹ روپ کی پوجا کو لکہا ہے
اور بہاگوت کی بارہوین [12] اسکند کی آخیر ادہیا مین صاف لکہا ہے کہ جب تک اگیان
رہے بیراٹ روپ یا سورج کی پرستش کرے - مین حیران ہون کہ جن چیزون کو عوام
پوجتے ہین اُنکی پوجا کرنے کو کس کتاب مین لکہا ہے +
آدمی کو چاہیے کہ پرمیشر کو کُل شئے کے اندر باہر دیکہے اگر اس طرح نظر نہ آوے اپنے
تئین بندہ اور اُسکو خدا سمجہے جو یہہ بہی سمجہہ مین نہ آوے کل کائنات کو خدا کا جسم اپنے
تصور مین قرار دے لے یہہ صورت بہی نبا نہ سکے تو چار صفت کو یاد کرے آفریدگار
رہا - پروردگار بخش - قہار رود ر - اور قادر قدرت مایا یعنے شکت - جس اندہی کی سمجہہ
مین کچہہ ان مین سے نہ آوے اُسکو اختیار ہے چاہے چاہ مین پڑے افسوس ہے مجہے
یہہ آتا ہے کہ شہیدون اور غازیون اور پیرون اور سیدون اور بہوتون اور چڑیلون
اور جنون اور پریون اور نا خواندہ برہمنون اور بد افعال فقیرون کے دہسان [illegible]

رشوت خور شرابی اور کبابی جاہل اور ظالم مغلوب شہوت اور غضب اپنے عیبون کے
چھپانے کو جو ان حرکات سے بری ہین اُن پر تہمت کرتے ہین مین اُنکے دل کی تسلی کو
کہتا ہون - بترس از بد کردار بترس از بد گفتار چرا که گفتار عارضیٔ کردار لازمی ست +
نیک باشی و بدت گوید خلق ٭ که بد باشی و نیکت گویند +
شا ۲۱ جو جسکو پرستش کرتا ہے ایک غرض اُس سے دل مین رکھتا ہے مین اُسکی مراد
اُسی کے ذریعہ سے بر آمد کر دیتا ہون +
مولف دولت کے واسطے لچھمن کی اور عقل کے واسطے سرستی کی اور اولاد کے واسطے ۱۰۱
چاند کی اور سلطنت کیواسطے سورج کی پوجا کرتے ہین پر ہیشر کو جو پوجے سب چیزین پاوے
پس وہ مورکھ ہے جو کل کو بہول جزو کو تلاش کرتا ہے +
شنب ۲۲ جو جسپر اعتقاد رکہتا ہے وہ اُسکو پوجتا ہے اور مراد جب پاتا ہے اُسکے طفیل
تصور کرتا ہے مگر فی الحقیقت بر لانے والا مراد تمام عالم کی مین ہون +
مولف عوام قبور سے بیٹا مانگتے ہین جب اُنکے بیٹا ہوتا ہے جانتے ہین کہ قبر کے مُردے ۱۰۲
نے بیٹا دیا حال آنکہ جب وہ زندہ تھا یہہ قدرت نہین رکھتا تھا اب تو خاک مین خاک ہوگیا
ایک نقل مجھے یاد آئی اگرچہ نالایق ہے مگر نالایق کا دل مین رکھنا بھی عیب ہے +
ایک نواب اپنی بیگم کو ہمراہ لئے بالا خانہ پر بیٹھے تھے اُس مکان کی مرمت ہوتی تھی ایک
مزدور کا چھوکرہ اینٹ یا گارہ لے پاڑ پر چڑھتا تھا نواب نے کہا اگر یہہ گر پڑے اسکی پیٹھ پھٹ
جاوے بیگم نے کہا کہ حضرت لونڈی دو خت کر دیگی - لونڈی نے سُنکے کہا کہ بیگم صاحب
پہلے اپنے دہن کو دوخت کیجئے جو بہت کشادہ ہے +
ششیج ۲۳ کوتاہ عقل دیوتون کی پوجا سے جو پھل پاتے ہین وہ سریع الزوال
ہوتا ہے اور اُنکا حشر اُنکے ہمراہ ہوتا ہے مگر اصل مطلب سے محروم رہتے ہین +
ستد ۲۴ میری کوئی شکل نہین ہے بے وقوف میری صورت بناتے ہین اور جیسی میری صورت
ہے ادراک اُسکا بسبب کمال لطافت کے امکان سے بشر کے باہر ہے +
مولف اس اشلوک کے مضمون سے صاف ظاہر ہے پرتا پو جن کو صاف امتناع ہے ۱۰۳
باوجود این ہمہ احمق خود کرشن کی بنوع مختلف صورت بناتے ہین اور علاوہ بشن اور شیو
اور شکست کی صورت ...

پرستی کا سری کرشن سے شرف رکھتا ہوگا کہ باوجود ممانعت کے ہدایت کرتا ہے یہہ سن کے
ایک خوش نمراج نے کہا کہ چندین مشکل برے آکل +

شلہ ۲۵ مین اپنی قدرت کاملہ سے آپ پوشیدہ ہون اور ہر ایک سے بے حجاب نہین
ہوتا ہون بے وقوف اس بات کو نہین سمجھتے ہین اور مین مصنوع نہین ہون خود بخود ہون

شو ۲۶ جو موجودات پہلے تہی اور حال مین ہے اور آیندہ ہوگی سب کی حقیقت مجھے
معلوم ہے اور میری حقیقت نہ کسی کو معلوم ہوئی تہی اور نہ ہے اور نہ ہوگی +

شنر ۲۷ جو خواہش متضادہ رکہتا ہے وہ بار بار پیدا ہوتا ہے اور مرتا ہے +

۱۴ مولف دل کو ایک دریا فرض کرو دریا مین لہر ہوا سے ہوتی ہے خواہش کو ہوا قرار
دو اور شئے مطلوبہ کو لہر سمجہو جب تک ہوا رہیگی لہرین پیدا ہوتی اور بگڑتی رہینگی جب ہوا
بند ہوگی دریا کا پانی مثل آئینہ کے صاف ہوگا پھر اُس مین مونہہ نظر آویگا اسی طرح جب
دل تخیل محسوسات سے صاف ہو جاوے اُس مین عکس چہرہ یار کا پڑے یہہ قول ہر ولایت
کے حکما کی رای کے موافق ہے جسطرح آئینہ کے صاف کرنے کو بعضے مصالحہ مین دل کے
صاف کرنے کو بید اور شاستر اور گیان اور اوپاسنا اور کرم اور جوگ مین اگر دل صاف
نہ ہو سب علم اور عمل ناکارہ ہین جیسے چمگادڑ کے واسطے سورج ہیچکارہ ہے +

شیح ۲۸ جو سعادتمند گناہون سے پاک ہو اور شہوت اور غضب سے آزاد ہو
وہ سچے دل سے واجب الوجود کو پوجنے سکے +

شط ۲۹ جو ناقص اور ناپایدار خواہشون سے آزاد ہوتا ہے وہ موت اور ناتوانی
سے بری ہوکے میری پناہ مین آتا ہے تب عارف ہوکے وہ کرمون سے بازرہتا ہی +

۳۱۰ شتی ۳۰ جو جسم یعنے عناصرون اور دیوتون یعنے حواسون اور پرانون یعنے انفاس
مین مجھے موجود سمجھتا ہے وہ جب قالب عنصری سے جدا ہوتا ہی مجھسے وصل ہوتا ہے +

آٹھوین ادھیا مہا پُرش جوگ واجب الوجود
کی تعریف مین اس مین ۲۸ اشلوک ہین

شنبا ارجن نے کہا کہ ای اشرف الموجودات برہم کون ہے یعنی واجب الوجود اور

ادہیاتم یعنے نفس ناطقہ کون ہے اور کرم یعنے افعال کیا چیز ہے اور ادہبوت یعنی صانع کس کا نام ہے اور ادہ دیو یعنے دیوتا کس کا نام ہے +

شلوک ۲ ادہ جگ یعنے قبول کرنے والا دعوتون کا جسم مین کون ہے اور کس طرح کا ہی اور جنہون نے حواس کو لذات محسوسات سے ضبط کیا انہون نے بعد مرگ کے تمکو کس طرح سے پایا اور شناخت کیا +

شلوک ۳ اے ارجن برہم وہ ہے جو لازوال اور بے نہایت لطیف ہے اور ادہیاتم مدرک معقولات کو کہتے ہین اور جو ایجاد کرنے والا عالم کا ہے اسکا نام کرم ہے +

شلوک ۴ ادہبوت مجموعہ عناصر کثیف کو کہتے ہین کیونکہ یہہ ممکن الزوال ہے اور ادہ دیو وہ ہے جس سے قوام ہر دو عالم کا ہوا ہے اور ادہ جگ جسم مین ہون +

شلوک ۵ جو مرتے وقت دل کو میری طرف رکہے اور میرا دہیان کرے وہ میری حقیقت کو جانے اور مجہہ سے وصل ہووے +

شلوک ۶ جس چیز کا جسکو شوق رہتا ہے اسی کے تصور مین ہمیشہ رہتا ہی پس مرتے وقت وہی صورت زیر نظر رہتی ہے پہر اس سے اتصال پاتا ہے +

شلوک ۷ اس وجہہ سے لازم ہے کہ مدام مجہے یاد رکہے اور میری طرف دل کو لگا رکہے پس جو دل اور عقل کو مجہہ سے لگا دیگا بے شک مجہے پاویگا +

شلوک ۸ جو جوگ کر کے مجہہ سے واصل ہوتا ہے اسکا دل دوسری طرف نہین جاتا ہی اور جو یاد مین مہا پرش کے رہتا ہے اس سے وصل پاتا ہے +

شلوک ۹ مین سب مقامات کو جانتا ہون اور قدیم ہون اور برہم ہون اور ذرہ سے زیادہ باریک ہون اور کل کا رزاق ہون اور میری شکل ایسی ہے جو تصور مین نہ آوے۔ یا آنکہ سورج سے زیادہ روشن ہون اور ظلمت سے زیادہ تاریک ہون چاہیے کہ مجہے یاد رکہے +

مولف عوام کرم کانڈ زنار بندی اور نت نیم اور بیاہ کرم اور جگ اور بنر کرم اور دیو کرم رسمی اور راج نیت اور ہر قسم کے بیوہار اور برہمچرج اور دان اور تیرتہہ اور برت کو جانتے ہین اور اوپاسنا بشن اور کرشن اور رام اور دیبی اور مہادیو کی مورت کو پوجنا جانتے ہین اور گیان اگہور سے ہو بام مارگی پوجا کرنے کو جانتے ہین جسکو علم اور عقل 105

کرم کانڈ یہہ ہے جو مین لکھتا ہون کہ وہ حرکت کرے جس سے کسی کو نفع اور آرام پہونچے اور وہ حرکت نکرے جس سے کسی حیوانات ناطق یا مطلق کو نقصان جان اور مال اور رنج اور نفرت ہو۔ اور سب کو مساوی جانے بضرورت نوکر سے خدمت لے اور آقا کی خدمت کرے اور کچہہ ایجاد کرے جیسے انگریزون نے ریل گاڑی نبائی +

او پاسنا یہہ ہے کہ لبکہ در جان فگارم چشم بیمارم توئی ٭ ہر کہ آید در نظر از دور پندارم توئی یعنے سوے نرانکار دوسرا خیال دل مین نرہے اور جو نیک اور بد کسی سے ہو پرمیشر سے جانے +

گیان کے معنے یہہ ہین کہ اشیائے فانی اور شئے جاودانی کو جانکے فانی اشیا کا بقدر ضرورت استعمال کرے اور جاودانی کا شوق دل مین رکہے اور ہر حرکت مین اعتدال کی حفاظت کرے اور افراط اور تفریط کو دخل ندے +

جوگ کے معنے یہہ ہین کہ جو حرکت جس عمر اور جس وقت اور جس موسم اور جس حال کے مناسب ہو اور جسکے ساتھہ جیسا سلوک واجب ہو وہ کرے +

بگیان حد سے زیادہ متوجہ ہو جانا غیر محسوس کیطرف بعد تقدیم شرائط کرم کانڈ یعنی برہم چرج اور گرہست اور بان پرست اور سنت اور جوگ جسکے آٹہہ جزو ہین اور گیان جسکے دو جزو ہین ایک حکمت نظری یعنے علم الہی اور ریاضی اور طبعی دوسرا حکمت عملی یعنے تہذیب اخلاق و ترکیب منزلی اور سیاست مدنی اور ایسی عادت کرنا کہ دوست اور دشمن دوست جانین اور اسکو اُن سے کچہہ پرواہ نرہے گویا مردہ ہوجاوے +

بام مارگی شراب پیتے اور گوشت کہاتے اور ہر ایک عورت سے مباشرت کرتے ہین اور اگہوری بول و براز بدن سے لپٹتے ہین اور کہاتے ہین اور کہتے ہین کہ سب چیز برابر ہے مگر آگ کو نہین کہاتے اور دریا مین غرق نہین ہوتے ہین کیا اُن مین یہہ تمیز نہین ہے جو آگ اور پانی مین گرنے سے اسکو بہی جب تک ہوش رہے ناپسند حرکت نکرے جب بیہوشی اپنا اثر کرے بیہوشی جو چاہے وہ کرادے +

مین انکو جو صاحب کمال کہلاتے ہین گرفتار زندان لذت محسوسات کا جانتا ہون اور اصل مطلب سے گمراہ۔ نابینا انکو جو چاہین دے کہین جیسے اربع عناصر سے جسم منتج کرتا

ہی اُنکی کمی اور بیشی سے مردود ہوتا ہے جسم جو اربع عناصر سے بنا ہے بغیر روح کی ناکارہ ہے ویسے گیان وغیرہ بغیر بگیان کے ہیچ کارہ ہے یہہ خلاصہ ہفت اقلیم کے بیدون اور شاستروں کا ہے اس سے جو منکر ہو وہ عالم نہین جاہل ہے ✣

۳۲۰ شلک ۱۰ جسکا دل جوگ سے ساکن ہوتا ہے اور مرتے وقت اُسکا دل برہم کو دیکھتا ہے وہ الطف اور اعلے ہے ✣

شلکا ۱۱ بیدوان اُسکو لازوال کہتے ہین اور جو محسوسات سے دل کو ہٹاتا ہے وہ اُس سے واصل ہوتا ہے بس اسواسطے سالک تجرد کو اختیار کرتے ہین ✣

شلکب ۱۲ چاہیے کہ سب دروازے بند کرکے دل کو سینہ مین قید کرے اور نفس کو دماغ مین تب اُس سے وصل پاوے ✣

شلکج ۱۳ اُدم مہامنتر ہے جو اُسکو پڑھتا اور میرا تصور کرتا مرے وہ سب سے اعلی مقام پاوے

شلکد ۱۴ جو سب کا خیال چھوڑ کے ہر دم مجھے یاد رکہے وہ خبردار اور کامل ہے اور وہی آسانی سے مجھے پا سکتا ہے اسکے سوائے کوئی مجھے پہچاننے نہین سکتا ہے ✣

شلکہ ۱۵ وہ عالی ہمت جو عرفان سے کمال کو پاتا ہے پہر تناسخ کیطرف رجوع نہین کرتا ہے کیونکہ اواگون مین سراپا رنج ہے ✣

شلکو ۱۶ برہما اور سبکے مقامات سے سلسلہ اواگون کا قطع نہین ہوتا ہے مگر جو آتما کو پہچان لیتا ہے اور اُسکے مقام کو پہونچتا ہے وہ تناسخ مین گرفتار نہین ہوتا ہے ✣

شلکز ۱۷ رات اور دن کے حساب کرنے والے ہزار جگ تک کا ایکدن برہما کا قرار دیتے ہین اور اسی مقدار کی رات ✣

شلکح ۱۸ جب صبح ہوتی ہے جملہ اشکال موجودات نہان خانہ سے عیان ہوتے ہین اور جب شب ہوتی ہے جملہ اشکال عیان خانہ سے نہان خانہ مین چلی جاتی ہین ✣

شلک ۱۹ باآنکہ جملہ موجودات وقت طلوع ہونے صبح کے خود بخود عیان ہوتی ہین اور وقت شروع شب کے نہان ہوتی ہین ✣

۳۳۰ شلل ۲۰ وہ جو سب سے اعلے ہے اور خالق اُنکا اور بے شکل اور قدیم ہے اِن سب کے معدوم ہونے سے معدوم نہین ہوتا ہے اور کچھہ تغیر اُسکے حال مین نہین ہوتا ہے

سے عالی ہے بس میرا اصلی مقام وہی ہے جو وہان پہونچتا ہے واپس نہین آتا ہے +
شلوک ۲۲ جو اُسکی ذات مین کسی کو شریک نہین کرتا ہے وہ جانتا ہے کہ وہی مہا پرش
ہے اور واحد ہے پہر اُسکو پاتا ہے اور تمام عالم اُسکے اندر ہے اور وہ کل کے اندر
اور باہر محیط ہے +
106 مولف سری کرشن کے قول سے ظاہر ہے کہ برہما جو سب سے مقدم ہے اُسکو بہی
پرستش نکرے اور کسی کو اُسکا شریک نگردانے۔ اور او در دل منست و دل
من بدست او ۔ چون آئینہ بدست من و من در آئینہ +
شلوک ۲۳ جو حق سے واصل ہوتا ہے وہ اصلی مقام کو پہونچتا ہے اور واپس نہین آتا
ہے اور جن مقامات سے آمد و شد ہوتی رہتی ہے بیان کرتا ہون +
شلوک ۲۴ چھہ مہینے سورج اوتراین رہتا ہے اس عرصہ مین جو مرتا ہے وہ حسب فہمید
بعضون کے آواگون سے رہت ہوتا ہے +
شلوک ۲۵ چھہ مہینے سورج دکشاین رہتا ہے اس مین جو مرتا ہے وہ تناسخ پاتا ہے +
شلوک ۲۶ یہہ علامت نور اور ظلمت کی ہے +
شلوک ۲۷ گیانی اور بگیانی ایسی باتون پر خیال نہین کرتے ہین اور ہر وقت کو برابر جانتے
ہین اے ارجن تو اپنے تئین عارفون مین داخل کر +
شلوک ۲۸ جو نتائج جگ کے بیدونسے معلوم کرکے جگ یا ریاضت کرتا ہے اُس سے
وہ اشرف ہے جو آتما سے لین ہوتا ہے +
107 مؤلف جب قطب شمالی کیطرف آفتاب رجوع کرتا ہے قطب جنوبی مین شب رہتی ہے
اور برعکس واقع ہونے سے برعکس ہوتا ہے چنانچہ چھہ مہینے کا دن اور چھہ مہینے کی رات
ہر دو قطب کے متصل ملکون مین ہوتی ہے +
ایرانی اور ہندو جو سورج اور آگ کو پوجتے ہین وے سمجہتے ہین کہ جب آفتاب ہم سے
دور ہے سعادت اور نیک بختی بہی دور ہے +
سری کرشن کا مذہب یہہ ہے کہ ظلمت اور نور کا مالک مالک عالم ہے آنچہ کفر است
بخلق آن بر ما آن دین ست تلخ و ترش و ہمہ عالم بر ما شیرین است۔ مرنا اور جینا اختیاری
اور بند ہے ... اسکے واسطے ... مکان اور ... ناحق اور غلط فہمی ... ہے

آدمی کے اختیار مین نیک افعالی ہے پس اسکو افعال نیک کرنے چاہئیے ✣

مکت جب ہوگی تب بیم و رجا سے آزاد ہوگا کہین مرے اور کسی وقت مین مکت کا مستحق سوے گیانی جو آزاد ہے دوسرا نہین ہے بلکہ گیانی کو جیتے جی مکت ہوجاتی ہے بیم اور رجا بغیر علم اور عقل کے نہین جاتا ہے جو مکت کو چاہے وہ علم حاصل کرے اور عقل سے بچار تا رہے ✣

بے وقوف کو بد معاش سمجھاتے ہین کہ تحصیل کرنا علم کا اُنکو چاہے جو نوکری پیشہ ہون یا پروہتائی اور معلمی کا پیشہ رکھتے ہون راجون اور ساہوکارون کو پڑھنے سے نفع نہین بلکہ نقصان ہے اسواسطے کہتا ہون کہ جس آدمی کو علم نہین عقل بھی نہین ہے پس جو علم اور عقل سے محروم ہی وہ آدمی نہین حیوان ناطق ہے حیوانیت مین گدہا اور وہ آدمی برابر ہوا اسکے نطق ہے اُسکے دُم ہے پس ایک ایک نقصان دونون برابر کہتے ہین ہائے افسوس عورتون کو ہندکے مردم نے مثل بیل اور گدہے اور گہوڑے کے مجبور کرکہ رکہا ہے جیسے یہہ حیوان مطلق اُن حیوانات ناطق کے تابع ہین ویسے وے حیوان ناطق حیوان ناطق یعنے برہمنون کے تابع ہوئے ہین ✣

ہنود کے واسطے بیدون سے زیادہ کوئی معتبر کتاب نہین ہے اور بیدون مین وہی لکہا ہے جو الکہہ پرکاش اور الکہہ امواج اور گیان پرکاش مین ہے اِن مین کہین نہین لکہا کہ کسی کو تعلیم اور تربیت سے محروم رکہو اور کسی کو شریف یا رزیل سمجھو بلکہ یہہ لکہا ہے کہ ایک آتما ہر گھٹ مین بیاپک ہے پس سب کو برابر سمجہو ✣

اسہی قول کے سویہ اقوال ہر ولایت کے حکما اور صوفیون کے ہین ہندی اور محمدی اور جینی کثرت مناکحت کا شوق رکہتے ہین اس واسطے یہہ ظلم عورتون پہ کرتے ہین اور دین اور دنیا کو برباد کرتے ہین ✣

بیدون کے خلاف جو عمل کرے یا تربیت کرے وہ ہندو نہین ہے وہ چنڈال ہے اور جس نے کوئی رسم بیدون سے خلاف جاری کی ہے وہ بے شک جاہل اور گمراہ تہا جو اُسکی پیروی کرتا ہے اتنہہ کرن اور گیان کرن اندری اور کرم اندری سے رہت ہے ✣

نوین ادہیاراج جوگ راج نیت
اس مین ۳۴ اشلوک ہین

شلط ۱ اسے ارجن توکسی کی غیبت نہین کرتا ہے اسواسطے علم الٰہی کاکہ یہہ سراکبر
ہے یعنے اتم گیان ہے تومستحق معلوم ہوا ہے پس تجھے اپنا عزیز سمجھکے تلقین کرتا ہون
تاکہ توتمام مکروہات سے نجات پاوے ❊
۱۰۳ شم ۲ یہہ علم سب علمونکا بادشاہ ہے اور راز پوشیدہ ہے اور نہایت لطیف اور پاک ہے
اور نتیجہ اس علم کا عیان ہے کہ سعادت دارین دیتا ہے اور قریب الفہم ہے یعنے معقول
ہے اور لازوال ہے یعنے اس سے کوئی منکر نہین ہے ❊
۱۰۴ مولف بیدانت کوکوئی ہند وناقص نہین سمجھتا ہے بلکہ ہرکوئی اسکو سب پر شرف دیتا ہے
محمدی اسکو تصوف کہتے ہین اور شریف جانتے ہین عیسائی اسکو فلاسفی کہتے ہین اور بزرگ
سمجھتے ہین یونانی اہیر عمل رکہتے ہین اور ماقبل الطبیعت اور مابعد الطبیعت اور علم الٰہی
اسکا نام رکہتے ہین مگر جاہل اسکے سمجھنے کی طاقت نہین رکہتے ہین اسواسطے ہندکے اوتارنے
یاپنڈتون یارکہیشرون نے اور اور ولایت کے پیغمبرون اور اماموں نے دہرم شاستر
اور فقہ اور آئین بنائین تاکہ بدی سے باز رہین اور نیکی اختیار کرین ❊
سخت افسوس ہے کہ بیدانت درکنار دہرم شاستر پربھی عمل نرہا اور بے اصل رسومات
آبائی کووہ زور ہوا کہ اس نے بیدون اور شاسترون اور پورانون کو چہپا دیا اور لاچار
ہوکے مجھے کہنا پڑا سرنوشت چوبد افتاد بہ تدبیر چہ سود کس بناخن نکشاید گرہ
پیشانی ❊
شم ۳ جو حق الیقین کا مرتبہ نہین پاتا ہے اور اس علم اعظم کو تلاش نہین کرتا ہے
وہ اس عالم مجازکے بیچ اسطرح رہتا جیسے دوزخ مین ❊
۱۰۵ مولف بغیر اس علم کے اور کسی علم سے بیم ورجا نہین جاتا ہے اور جب تک بیم ورجا
نہین جاتا دوزخ سے باہر نہین ہوتا ہے ❊
شمب ۴ صورت واقعی میری محیط اس عالم کی ہے اور تمام عالم مجہہ مین مقیم ہے لیکن

سردار جگجوت سنگھ ولد سردار شیو راسنگھ صاحب بہادر
نبیرہ مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر صدر جلد مفت تقسیم کرتے ہین

مین قایم بالذات ہون قایم بالغیر نہین ہون ❊

شتمہ ۵ عجیب قدرت ہے کہ نہ مین مخلوقات مین مقیم ہون اور نہ مین واضع مخلوق کا اور نہ مخلوق مجہہ مین مقیم ہے مگر پرورش کرنے والا عالم کا ہون ❊

مولف چار اور پانچ اشلوک کا مضمون مختلف ہے سبب یہہ ہے کہ وہ ذات لاتعین ہے اور سب مین ہے اور سب سے نیارا ہے ۱۱۰

اے کہ در ہیچ جانداری جا   در عجب ماندہ ام کہ ہر جائی

شتمہ ۶ جسطرح ہوا مین سب مقیم ہین تمام مخلوق مجہہ مین مقیم ہے اس رمز کو اندک غور کر کے سمجہہ ❊

شتمہ ۷ تمام مخلوقات کو برہما کا دن تمام ہونے سی اپنی طبیعت مین پوشیدہ کر دیتا ہون اور وقت برامد ہونے دن کے پہر بر آمدہ کر دیتا ہون ❊

شتمہ ۸ اپنی طبیعت سے جمیع مخلوقات کو بار بار پیدا کرتا ہون اس وجہہ سے تمام مخلوق اپنی طبیعت کے متابعت کرتی ہے

مولف خلاصہ یہہ ہے کہ ہر شے کا ارادہ جدا ہے ❊ ۱۱۱

شتمہ ۹ میرے افعال کو کوئی بواجبی جاننے نہین سکتا ہے وجہہ یہہ ہے کہ مین بے پرواہ ہون میرا فعل کسی کی عقل مین سمانے نہین سکتا ہے کہ لاتعین ہے ❊

شتمہ ۱۰ مجہہ سے ہر طبیعت کو قوت ملتی ہے ساکن خواہ متحرک سوائے میرے اُنکا اور وسیلہ نہین ہے ❊

شتمہ ۱۱ جاہل میری حقیقت کو نہین جانتے حال آنکہ مین تمام کائنات کا صاحب ہون اور مین نے جسم انسانی کو حجاب کیا ہے پس میری جو اصلی ہیئت ہے اُس سے کوئی مواقف نہین ہے ❊

مولف حرمت سے ملایک نے سجدہ کیا ہے جو وقت کہ وہ صورت انسان مین آیا ۱۱۲

شتمہ ۱۲ جنکی سمجہہ خلاف عقل کے ہے اُنکو کسی کی سعی سے سود نہین ہوتا ہے کیونکہ اُنکا علم اور عمل اور خیال اور ارادہ لاحاصل اسباب کی طرف رجوع رکہتا ہے پس یقین کر یہہ اُس خلط اور مادہ سے پیدا ہوئے جس سے غول اور اسر پیدا ہوتے ہین ❊ ۲۵۰

مولف بہت روایت اور حکایت اور نصیحت ... ۱۱۳

کی کتب ہین دیکھتا ہون بس تعین کرتا ہون وے اتنی قدیم ہین کہ ہر جگہہ انکی شہرت ہوئی
یا ایسی واجبی ہین کہ انسان کی طبیعت مین خود بخود آتی ہین چنانچہ فارسی کہتے ہین ..

کوشش بے فایدہ است وسمہ برابروئے کور +

شنا ١١٣ جو اُس خلط اور مادہ سے مجسم ہے جس سے دیوتا مرکب ہین وہ مجھے مبدع مخلوقات
کا جانتا ہے اور حواس کو جمع کر مجھے پوجتا ہے +

شنب ١١٤ جسکا عقیدہ درست ہے وہی شریف ہے اور وہی حمد الہی کرتا ہے اور مدام
سجدہ مین رہتا ہے اور ہر قسم کی عبادت کرتا ہے

مولف بعضے ناستک ہین وے وئیست ہین اور بعضے قایل واجب الوجود ہین وے ١١٤
دیوتا ہین عوام وبتون کے سر پر سینگھہ اور دیوتون کے بازون پر پر خیال کرتے ہین یہہ
انکی غلط فہمید ہے فی الحقیقت دونون انسان ہین افعال سے سُر اور اسُر ہو جاتے ہین
دیکھو بہاگوت کی اٹھوین اسکند کو +

شنخ ١٥ بعضے ہر شے مین مجھے دیکھتے ہین بعضے مجھے مخلوق سے جدا جانتے ہین بعضے
بعض مین مجھے تصور کرتے ہین +

مولف تین مذہب کل عالم کے ہین ابہید وبہید وبہید ابہید بنوع دیگر ادویت ودویت ١١٥
بسشٹا دویت وہمہ اوست وہمہ از وست وہنک از وست +

ہندو اور مسلمان بالام تاکید اور نون ثقیلہ کے کہتے ہین کہ سوائے اپنے گوروکی ہدایت
والی کتابون کے اور کسی کتاب کو نہ دیکھو مین سمجھتا ہون کہ جب تک تمام عالم کے معقول
اور منقول سے واقف ہو اور جب تک بحر اور بر کو سیر نکرے اور میزان مین عقل کے ہر ایک
کے عیب اور ہنر کو نہ تولے تب تک اُسکو ہندو کہنا نہ چاہیے ہندو کا مذہب ایسا نہین ہے
جسکو کسی مذہب کا آدمی قایل کر دے جو مسلمان اور کرسچن ہو گئے وے گمراہ اور بے
وقوف گوروؤن کے چیلے اور احمقون کے ہمسایہ اور اقربا نے تبلاؤن اپنے کفر کی گرمی
شیخ کو بے اختیار رکھے اسلام کچھہ نہین +

تن عریانی سے بہتر نہین دنیا مین لباس؛ یہہ وہ جامہ ہے کہ جس مین نہین سیدھا اُلٹا +
ہنود اپنے مذہب کو جن علتون سے چھوڑکے دوسرا دین اختیار کیا بیان کرتا ہون

اور شاسترون مین بُت پرستی کا حکم نہین ہے دیکھو بھاگوت کے ساتوین ادھیا بارھوین اسکندھ کی

۲ بعضونکو زبردستی مخالفان مذہب نے اپنا کھانا کھلادیا اقربا نے اُنکو ناپاک سمجھا حال آنکہ جو انگریزی جیلخانون مین رہ کے رہا ہوئے ہین وے ان سے زیادہ ناپاک نہین ہین

۳ بعضون نے دولت یا زمین کے واسطے دوسرا مذہب اختیار کیا یہہ بھی اُنسے اچھے ہین جو چوری اور ٹھگی اور دغابازی اور افترا پردازی اور زبردستی کرتے ہین اور اسقاط حمل کراتے اور زہر دیتے اور جادو کرا کرا کے یا کسی کو طمع دے انسانون کو مرواتے اور مارتے ہین کیونکہ وے ایک راہ سے خدا پرستی چھوڑتے ہین دوسری آئین سے کرتے ہین یہہ کافر بالکل خدا سے بے راہ ہوجاتے ہین ؛

۴ بعضون نے شراب اور کباب اور عورت کے مزہ مین آنکر دوسرا دین قبول کیا یہہ بھی بام مارگیون سے بہتر ہین کیونکہ وے ہر قوم کے ساتھہ بیٹھکے شراب پیتے اور گوشت کھاتے اور زنا کرتے ہین بلکہ نئے شرابیون کی کھاتے اور جہان سگ موںھہ لگاتا ہے باہ کا تک یہہ بارون بھنیے لگاتے رہتے ہین

بام مارگی کلکتہ اور بنارس اور دہلی اور متھرا اور آگرہ اور تھانیسر اور ہردوار اور ہر شہر مین سنیاسی اور برہمن اور چھتری اور بیش اور سودر ہر قوم کے ہزارون ہین ظاہر مین بھگت بنے رہتے ہین پوشیدہ یہہ سب حرکت کرتے ہین سمجھانے کو ویدانتی بنتے ہین عمل مہا جاہلون کا کرتے ہین اور انکے اقربا سب جانتے ہین

پس جسقدر ضعف مذہب مین ہنود کے ہوا اور جتنی کمی اعداد مین ہنود کے ہوئی جہلا کے ایجاد رسمون سے ہوئی کہ دگو ڑ کھاوین اور گلگلون سے پرہیز کرین ؛

شنند ۱۱۶ اکرم جو بید ولن کے مطابق ہین اور دعا اور ایجاب اور غلہ اور کلام اور روغن اور آگ اور وے چیزین جو آگ مین ڈالتے ہین سب مین ہون ؛

مولف جو ہر چیز کو ایک ہی جانے اور سب مین آتما کو دیکھے اگر وہ اپنے تئین برہم کہے ناجایز نہین ہے کیونکہ وہ انا لیلے کا مترجم ہے جو میٹھا میٹھا کھاتا ہے اور کڑوا کڑوا پھینکتا ہے وہ فرعون اور ہرناکس کا جانشین ہے ؛ ۱۱۶

ایک فقیر نے ایک بادشاہ سے کہا کہ مین تجھپر عاشق ہون بادشاہ نے کہا بجرم اس گستاخی کے تمہیر دو سزا سے ایک واجب ہے [illegible] قتل ہونا فقیر

سنے جواب دیا کہ جلاوطن ہونا قبول ہے بادشاہ نے کہا کہ اے فقیر اگر تو قتل ہونا قبول کرتا مین تیری بغل مین بیٹھہ معشوقانہ ناز کرتا تونے جہوٹھا دعوئے عاشقی کا کیا کیونکہ جانکو عزیز سمجھا اب تو واجب القتل ہے گشتنی سوختنی لائق گردن زدنی ✤

نامہ نگار نہ کسی کی مذمت کرتا ہے اور نہ کسی پر تہمت دھرتا ہے اور نہ کسی کے عیبون کو دیکھتا ہے سبب یہہ کہ کوئی غرض نفسانی نہین رکہتا ہے جو غرض نفسانی نہین رکھتا ہے وہ کہتا ہے گوشت خر دندان سگ - میں جو سخت کلامی کرتا ہون اسکا سبب یہہ ہے کہ مثنوی مولوی روم کا یہہ شعر یاد آجاتا ہے کور کورانے مرد در کربلا درنے اُفتی چون حسین اندر بلا ✤

بعضے شک کرتے ہین کہ جسطرح اسکے برادر باپ داوا کی ملکا ور میراث کی پایداری کو سعی کرتے ہین یہہ تصنیف اور تالیف کو بیٹا اور بیٹی کے قائم مقام سمجھتا ہے میرا یہہ خیال ہرگز نہین ہے کیونکہ میرے ذہن مین سمایا ہے کہ جب روح قالب سے جدا ہوگی تبہی قیامت صغرا جو برہما کے دن تمام ہونے سے ہوتی ہے اور قیامت کبرا جو برہما کی عمر تمام ہونے سے ہوتی ہے ہوجاوے گی لیکن جسطرح امامیہ مذہب کے مردم اپنے پیشوایان کی مصیبت یاد کرکے روتے ہین مین اپنے بزرگون اور برادرون اور بچون کی تباہی اور خواری کو خیال کرتا ہون جو ہوئے اور ہوتی ہے اور ہونے والی ہے

شنفہ ۱۷ باپ اور مان اور دادا اور پردادا اور آگ اور اسم اعظم اور رگبید اور ججربید اور شام بید اور سب مین ہون ✤

۱۱۷ مولف بیرون و درون من شا صورت او پیدا درحضرت کفرستان بتخانہ چنین باید

شنوہ ۱۸ آخرت اور پروردگار اور صاحب اور گواہ اور گھر اور پناہ اور نیک اندیش اور خالق اور فانی اور واضع اور مکان اور تخم عالم کا مین ہون ✤

شنفہ ۱۹ حرارت دینے والا اور پکڑنے والا اور چھوڑنے والا اور پیدا کرنے والا اور آبحیات اور موت اور ست اور است مین ہون ✤

شنیح ۲۰ تینون بیدون کا عالم اور آبحیات کا پینے والا اور گناہون سے پاک اور عبادت مین محو وہ ہے جو دیوتا ہوکے بہشت سے کامیاب ہوا ✤

۱۱۸ [illegible] تعریف کے ہے اور جو

بضد اسکے ہو گو کہ تر بیدی یا چوبے ہو اور آبحیات پئے ہو ہیچکارہ ہے

شتط ۲۱ وے جو بہشت کے طالب ہین اُنکے اعمال کا جب نتیجہ تمام ہو گا پھر مرت لوگ مین آوینگے ؛

119 مولف طالب جو ہو گا کسی شے محسوسہ کا ہو گا فرض کرو وہ مطلوب کو پاویگا لیکن اُس شے کو زوال ضرور ہو گا پس بہ رفع ثانی طالب ہو گا حتے کہ جب تک سلسلہ رہے ؛

۲۶۰ شسس ۲۲ جو نرگن کو پوجتا ہے وہ مقبول ہے اور اُسکی احتیاج پرم آتما بر لاتا ہے اور اُسکی حفاظت حافظ حقیقی کرتا ہے گو کہ وہ کچھہ تمنا نہین کرتا ہے اور حفاظت نہین چاہتا ہے

شسا ۲۳ جو سوائے واجب الوجود کسی اور کو بنام نہاد دیوتا پوجتا ہے یا اُسکی طرف اعتقاد رکھتا ہے گو کہ بالمعنی مجھے پوجتا ہے مگر وہ بے وقوف ہے ؛

120 مولف سری کرشن سوائے نرگن سرگن سروپ کے پوجنے کو بھی نا روا فرماتے ہین ہمارے وقت کے پیشوا برہمن اور بیراگی ہوتون اور چیڑیلون اور کلوخ گلی کو کلاوہ باندھکے سجدہ کرواتے اور روپیہ پیسا چڑہواتے ہین اور جسکی کمر کی قوت سے بیٹا پیدا ہوتا ہے اور تجارت یا زراعت سے روپیہ حاصل ہوتا ہے اُنکی طفیل یقین کراتے ہین اور جو اُنکو کہے کہ تم لوگون کو احمق بناتے ہو اُسکو بر شٹ مشہور کرتے ہین ؛

ابلہان را ہمہ شربت ز گلاب و قند است قوت دانا ہمہ از خون جگر مے بینم ؛

شسب ۲۴ کُل کا مالک مین ہون جو اورون کو پوجتا ہے میرے جوہر بسیط سے جاہل ہے اس وجہہ سے وہ تنزلات مین مبتلا ہو گا ؛

121 مولف سینچر اور راہ اور کیت وغیرہ کے پوجنے سے اگر بیماری اور موت ہٹ جاتی منجم جو عالم اس علم کے تھے اور راجے جو لاکھون بلکہ کروڑن روپئے خرچ کرتے تھے نہ مرتے اور نہ بیمار ہوتے اور سیتلا کے پوجنے سے لڑکے چیچک سے اچھے ہوتے ایران اور انگلستان مین ایک لڑکا جوان نہ ہوتا اور گو گا اور مرد جو کچھہ طاقت رکھتے پہلے تکلیف دیتے اُنکی جو اُنکو ناچیز جانتے ہین ؛

کیا افسوس ہے جو عورتین اپنے شوہرون کی محبت سے مرین وے ستی کہلاوین اور بچے جو مرین وے دیوتا ہوئے اور بڈھے جو مرین وے پیر ہوئے اور لڑکے اور جھگڑے جو مرے وے غازی اور شہید ہوئے گیروا پوش جو مرے وے بیر ہوئے اُنکا

پیدا کرنے والا اور انکو مارنے والا انکے مقابلہ مین کچہہ نہ ہا +
جیسے عورت کا باپ کسی مرد سے بیاہ دیتا ہے اور خصم جور و پر ستم کرتا ہے وہ کہتی ہے
کہ اب تو میان تیرے بس پڑی چاہے کوٹو دن ڈالے ویسے ہند ورسومات کی بس مین
ہین چنانچہ +
مولف کا جب بیاہ ہوا تھا ہمراہ ایک جماعت کثیر کے کہ جس مین کئی نواب اور راجے اور
صاحبان انگریز موجود تھے اور ہاتھی اور گہوڑے اور پالکی اور نالکی سب مہیا تھے پہلے
گدہے پر چڑہا تھا اور جیسے گنہگار کا گدہے پہ چڑہانے وقت مونہہ کالا کرتے ہین
روئی سے ہیرا مونہہ چہپا تہا +
روزگارم بشد بنادانی من نکردم شما حذر بکنید
شسیج ۲۵ جو دیوتاؤن اور پیرون کو پوچتا ہے اُسکا حشر اُسکے ہمراہ ہوتا ہے اور جو
جنیات کو پوجتا ہے اُسکو وے اپنے ہمراہ لیجاتے ہین اور جو ایزد لایزال کو پوجتا ہے
وہ اس سے واصل ہوتا ہے +
۱۴۲ مولف پرمیشر سے کوئی نکمت چاہتا ہے اور کوئی بیکنٹہ اور کوئی خصم آئیدہ مین سکہہ
کوئی اس جنم مین تندرستی اور دولت اور حکومت اور خوبصورت عورت اور سعادت مند
فرزند اور پترون کے واسطے بہشت اور اولاد کے واسطے اولاد اور بہائیون کے واسطے
خرابی اور ذلت مین پرمیشر سے چاہتا ہون کہ ہند کے مردون اور عورتون سے جہالت
اور گمراہی اور پابندی ناقص رسومات کی جاتی رہے چاہئے کہ جو میری تالیف اور تصنیف
کو پسند کرے وہ بہی یہہ دعا مانگے - مرئیے اور مرجائیے اور پڑے ہئے ہر کے دوار کبہی تو
دینددیال کی بہنک پڑے گی کان +
ایک ہمنشین نے کہا کہ اے الکہہ دہاری تونے ہر قسم کی علم کی کتابین دیکہین اور
لکہین اور تمام عمر تونے تحقیقات مین معقولات اور منقولات کے صرف کی تو کہہ چارون
متمون مین سے کونسا شریف ہے یعنے ناستک جو کہتے ہین کہ پرمیشر کوئی نہین ہے
جو کچہہ ہے یہہ سنسار ہے ہمیشہ سے ایسا ہی تہا اور رہیگا +
دوسرے جو کہتے ہین کہ جو کچہہ ہے وہ پرمیشر ہے سوائے پرمیشر کے کچہہ نہ تہا اور نہ
ہے اور نہ ہوگا +

تیسرے جو کہتے ہین کہ پرمیشر کی صنعت ہے جو کچھہ تھا اور ہے اور ہوگا وہ ان سے جدا ہے یہہ فانی ہے وہ جاودانی ہے ؛

چوتھے جو کہتے ہین کہ پرمیشر ہے مگر نیکی اور گیان پرمیشر سے ہے بدی اور جہل نفس سے ہوتی ہے - تو کہہ کہ چارون طریق سے کونسا طریق اچھا ہے - یعنے جو کہتے ہین کہ گیان سرب اوپر ہے کیونکہ گیان کے بغیر مکت نہین ہوتی ہے ؛

دوسرے کہتے ہین کہ جوگ شریف ہے جس سے پران قابو مین ہوتے ہین ؛

تیسرے کہتے ہین کرم شریف ہین جس سے حواس بس مین رہتے ہین ؛

چوتھے کہتے ہین کہ اوپاشنا شریف ہے اس سے سب کچھہ پیدا ہوتا ہے یعنے خواہش نیک شے کی جو حد سے زیادہ ہو ؛

بجواب اُسکے کہتا ہون کہ مین جو نظر آتا ہون اور گنہا لعل موسوم ہون اور الکھہ دہاری کہلاتا ہون پنج تت سے بنا ہون چار تت کو سب کوئی قبول کرتا ہے خلا کو ہر کوئی فرضی بتاتا ہے یہہ چارون نام اور مزاج جدا رکھتے ہین اور ایک دوسرے کے مخالف ہین لیکن وہ جو عنصر خالص ہے نظر نہین آتا ہے جو نظر آتا ہے چارون بلکہ پانچو سے مرکب ہے ؛

مثلاً آگ اُسکو کہتے ہین جو روشن نظر آتی ہے اس مین سب عنصر موجود ہین جو بطرف بلندی کے راجع ہے ہوا ہے اور جب بلندی سے پستی کو رجوع کرتی ہے پانی ہے اور جو آگ تلے کو رجوع کرتی ہے وہ مٹی ہی پس ثابت ہی کہ چارون عنصر سے آگ مرکب ہی اور مقام دوسری شے کو بغیر خلا کے نہین ملتا ہے جب اسمین تین شے اور ہین اسمین خلا ثابت ہے آگ جسکا نام ہے وہ فقط حرارت ہے جسکی کوئی صورت نہین ہے علاوہ اسکے جو مین آگ کو شرف دون تمام جسم مین آگ زیادہ ہو جاوے پس بخار سے جل مرون اسی طرح ہر ایک عنصر کا حساب کرو یس انداز سے آگ چاہئے اگر کم ہو جاوے تو بھی زندہ نہ رہون اسی طرح چار آسرم ہین - ۱۸۸ ا برہم چرج یعنے علم کو حاصل کرنا اور جہان کے کمائی اور گیان کو حاصل کرنا - ۲ - گرہست اچھے گرہون سے دنیا داری کرنا ۳ - بان پرست گوشہ مین بیٹھہ کے پرمیشر کا دہیان کرنا چوتھے سنیاس یعنے جوگ کرنا جیسے عناصر مین خلا پنجم ہے آسرم مین پرم ہنس آسرم ہے جسکی تعریف تحریر نہین ہو سکتی ؛

اپنے اپنے وقت پر سب ضروری ہین اگر ایک کو ترک کرے تین ناقص ہین - ۳ - چار اقسام

ہین ۱ جاگرت یعنے بیداری ۲ خواب جس مین کچہہ نظر آتا ہے اور اسکو سپن کہتے ہین
۳ سکہوپت یعنے خواب غفلت ۴ تریا یعنے آزادی تینون سے ان مین کوئی ایسی شئے
نہین جسکے بغیر آدمی زندگی کرے ۴ چار فصل ہین سردی گرمی بہار اور خزان اگر
ایک فصل رہے اور تین موقوف ہو جاوین قیامت برپا ہو ✣

۵ سلطنت کے چار رکن یا چار وزیر یا چارہا تہہ ہین ایک تعلیم اور تلقین کرنے والے
اور آئین کے بنانے والے انکو چاہو برہمن کہو چاہو رکہیشر اور حکیم اور فلاسفر اور کونسلی
دوسرے ملکون کے حفاظت کرنے والے اور دشمنون سے مقابلہ کرنے ولے چاہو انکو
ملیٹری کہو چاہو جہادی چاہو جنگی چاہو چہتری کہو تیسرے تجارت اور زراعت کرنے
والے انکو سوداگر یا جنیٹل مین یا بیوپاری یا بیش کہو چوتھے وے کام کرنے والے جس
مین علم اور عقل و دولت کم درکار ہے اور محنت زیادہ جیسے حمالی انکو انفار کہو چاہو کمین کہو
چاہو متفرقات پیشہ ور چاہو سودر کہو مین جب مہتر کو ناقص کہون فوراً مجھے جاروب
کشی کرتی رہے ✣

۶ طفولیت بمنزلہ ست جگ کے ہے تریتا اور جوانی اور گرہست برابر ہے دوآپر اور
بان پرست ہم مرتبہ ہین سنیاس کل تیاگ کو کہتے ہین کل جگ مین خیرات کو شرف ہے ✣
طول کلام کو مختصر کرتا ہون کہ بہاگوت کے آٹھوین اسگند مین لکہا ہے کہ سر اور اسر کی
مان دو ہین باپ ایک ہی ہے ہر ایک عورت اپنے بیٹے کو پیار کرتی ہے باپ
دونون کو مثل دو آنکہون کے سمجہتا ہے ✣
اگر چور جہان مین نہ ہوتے اور نہ رہتے چوکیدار کو کون نوکر رکہتا اور کوتوال اور
مجسٹریٹ کسواسطے مقرر ہوتے پس ثابت ہے کہ ایک دوسرے کا محتاج ہے جسکو الکھہ کی دہارنا
ہو جاوے اسکی بند الکہہ ہو جاوے اور الکہہ وہ ہے جو بیان مین نہ آوے جسکو الکہہ کی دہارنا
نہو یہہ جاوین مثل جذام اور تپ اور کہانسی اور دیوانگی کے روگ ہین روگ کوئی
ہو مہلک ہے اور چارون مثل ادویہ مسہلہ اور معرقہ اور مقیہ اور مصفیہ خون دوا ہین
طبیب لائق چاہیے جو مریض کے مرض کے موافق دوا دیوے شناخت بیماری کی بہت
آسان ہے کیونکہ جسکو غلبہ صفرا کا ہوتا ہے اُسکے مونہہ کا مزہ تلخ رہتا ہے اور غلبہ بلغم

سردار جگجیت سنگہ ولد سردار شیورا سنگہ صاحب بہادر منہ
مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر ۵ صد جلد مفت تقسیم کرتے ہیں

سے جسطرح بیمار کا دل چاہئے اور جسطرح حکیم علاج کرنے سکے کرے مراد تندرستی او سلامتی
سے ہے اگر خدا اشفا بخشے اور مجہہ سے میرے دل کا حال کچہہ نہ پوچہہ عاشق تو قلندر
ہین نہ ہندو نہ مسلمان اور تمکو آفرین ہے جو ان مذہبون کی تحقیقت دریافت کرتے ہو
عوام اتنا علم رکہتے ہین کہ ہم سرادگی ہین یا بشنون یا شیوی یا شاکتی یا امامیہ یا چار
باہری یا رومن کیتھلک یا پراٹسٹنٹ اور کہتے ہین کہ ہمارے پیشوا کا حکم ہے کہ اپنے مذہب
کو پرمیشر کا بنایا جانو اور جہان کے مذہبون کو گمراہون کا بنایا یا منسوخ ہوا سمجہو گویا
سب کے قول سے سب جہوٹے ہین اور اپنے اپنے مذہب کے ثبوت اور جملہ مذہبون کے
تردید کو ہر کوئی طول طویل کتاب لکہتے ہین چنانچہ تحفۃ الہند اور تحفۃ الاسلام اور تحقیقات
دین حق ۔ محمدی اور ہندو اور عیسائیون کی بنائی ملاحظہ سے گذرین لیکن دبستان
مذاہب کے لکہنے والے پر صد رحمت ہے کہ اُس نے بلا تعصب سچ سچ بیشمار مذہبون کا خلاصہ
لکہا ہے ۔ جیسے رنڈی کے یارون کی کوئی فہرست بننی نہین سکتی ہے ویسے میرے
پیر اور گور اور اُستاد بیشمار ہین مگر جیسے محمد صاحب کے چار یار مشرف تہے ویسے مصنف
دبستان مذاہب کا بہی میرے مرشدون مین سے ہے گو کہ نہ اُس نے مجہے دیکہا اور نہ میرے
وقت مین وہ حیات تہا تم اگر حقیقت کو سمجہا چاہتے ہو چراغ حقیقت کو بغور دیکہو
شسمہ ۲۶ ۔ جو صدق دل سے پہول یا پہل یا پتہ میری نظر کرتا ہے اسکی محبت پر
کرکے قبول کرتا ہون +
۱۴۳ مولف پہول پہل سے یہہ مراد نہین کہ کسی پر تما پر چڑہا وے غرض یہہ ہے کہ محبت
سے جو پرمیشر کے راہ مین قلم اور قدم اور درم سے سعی کرے وہ قبول ہے +
شسمہ ۲۷ چاہئے کہ جو حرکت کرے اور جو کہا وے اور کسی نوع کا جگ کرے اور
کسطرح کی فیاضی کرے اور کسی قسم کی ریاضت کرے ایشر کی ہنت کرے +
شسمہ ۲۸ جو نتیجہ اپنے افعال کا چاہیگا وہ قید مین افعال کے گرفتار رہیگا اور جو
بے توقع بدلے کے فعل کریگا وہ حق سے واصل ہوگا +
شسمہ ۲۹ مین تمام مخلوق سے مساوی نسبت رکہتا ہون نہ کوئی مجہہ سے ملا ہے اور
نہ کوئی جدا لیکن جو دل سے محبت رکہتا ہے وہ مجہسے ملجاتا ہے
شسمہ ۳۰ کیسا ہی کوئی بد فعل ہو [illegible]

۱۲۴ مولف جب تک مین نے سری کرشن کی گیتا کو نہین دیکہا تہا اکثر برہمن مجہہ سے کہتے تہے کہ گیتا مین لکہا ہے ÷

بید ودا سوود دوا برہمنا ئے مم کی تنو اسکے معنے ہین کہ برہمن خوانده ہو یا ناخوانده پرمیشر کی برابر ہے ÷

شسط ۳۱ وجہہ یہہ ہے کہ عجلت سے انکی افعال بدنیکی کے ہمراه بدل جاتے ہین اسواسطے جو خداپرست ہے وه گنہگار نہین ہے گو کہ نادانی اور جاہلی مین اتفاقیہ اُس سے خطا سرزد ہوئی ہو ÷

۲۷ شسع ۳۲ جو کمین ہین مثل بیش اور سودر کے وے جب یقین حاصل کرتے ہین اعلی مرتبہ مین پہونچتے ہین ÷

شعا ۳۳ پہر برہمن اور رلجے جب درویش صفت نیک افعال ہون کسب کمال سے کسطرح محروم رہین ÷

شعب ۳۴ اے ارجن دل سے میری طرف رجوع کر اور محبت سے عبادت اور سجده کر کیونکہ جو پرمیشر سے مصروف ہے وه اُس سے لین ہوتا ہے ÷

۱۲۵ مولف جسکو علم اور عقل پرمیشر کا ہوتا ہے وه برہمن ہے اور جسکو زور اور عقل حکومت کی ہے وه چہتری اور راجہ ہے جو قوت جسمانی اور روحی نہین رکہتا ہے وه کمینہ بلکہ اس سے بدتر ہے نطفہ کا کچہہ اعتبار نہین کیونکہ یہہ معلوم نہین ہوتا ہے کہ عورت کہ کسکا نطفہ اپنے شکم مین پرورش کرتی ہے ÷

جب مین گورچہتر مین گیا ایک برہمن نے پوچہا کہ تم کون ہو مین کہا تم کون ہو برہمن نے جواب دیا کہ ہم گورچہتر کے برہمن - مین نے کہا کہ یہہ کہری جو نظر آتی ہے ہم اسکے برہمن ہین جو ہم تمکو دان کرینگے اُسکا بدلا تم اگلے جنم مین دلاؤگے اور جو تم مجہہ کو دان کروگے اُسکا بدلا مین خوره دونگا اس لطیفہ کو سُنکے وه بہت خوش ہوا پہر مین نے کہا دینے لینے والے کے مونہہ مین خاک ڈالتا ہون محبت بڑی چیز ہے - ایک راجہ اپنے بزرگون کی گیا کرنے کو گیا تہا برہمنون نے حسب آئین وہان کے اُسکے ہاتہہ باندہ جو چاہا سو لیا راجہ نے مصلحت وقت سمجہہ کے صبر کیا جب برہمنون نے اُسکے بزرگون

نے اہلکارون کو فرمایا کہ گیا کے برہمن بہت مالدار ہین اور یہ وتر روپیہ پیدا کرتے ہین
خرچ کرنا انکی رسم نہین ہے اور راجا کا خزانہ بیجا ہے انکو لوٹ لو کہ ہم دہرم شستر سے علاوہ
اسکے انکا کام بید پڑہنا اور پڑہانا اور کرم کرنا اور کرانا ہے روپیون رکہنا چہتری اور سودر کا
کام ہے ان کے پاس اسکا رہنا ناجایز ہے برہمنون نے ہر چند ہر قسم کی باتین بہانگ
اور روچک بنائین مگر راجا نے ایک کو نہ سنا اور رکہیشر ون سب سامان بنا دیا ✤

اے یارو ذرا غور کرو سری کرشن جیو مہاراج فرماتے ہین جو قوت روحی اور جسمانی نہین
رکہتا ہے وہ کمینہ ہے تم دونون قوتین حاصل کرو بہاگوت جو سنسکرت مین اب ہے
یہہ وہ ہے جسکو سوت نام ایک سودر نے بیاس کے گدی پر بیٹہہ کے نیم کہار کے رکہیشر ون
کو سنائی نکی حکمت کی تعمیل پس نطفے کو کچہہ اعتبار نہین ہے ✤

دسوین ادہیا بہبوت جوگ صانع صنعت کی
قدرت لا انتہا ہے - اسمین ۴۲ اشلوک ہین

شلوک ۱ اے ارجن تو مجہہ سے محبت رکہتا ہے اسو جہہ سے جو رمز لطیف ہے اور تیرے
حق مین مفید ہے تجہے بتاؤنگا ✤

شلوک ۲ جو دیوتا ہین اور رکہیشر ہین وے مجہے مجسم قرار نہین دیتے ہین بلکہ سب گن
کی ہدایت نرگن کو جانتے ہین ✤

شلوک ۳ جو آتما کو بے باپ کے موجود ہوا اور صاحب تمام کائنات کا جانے وہ بیوقوف
اور گنہگار نہین ہے ✤

۱۲۶ مولف جو پرتما کو نہین پوجتا ہے اسکو برہمن ناستک کہتے ہین حالانکہ سر گن پوجن
براٹ روپ کے دہیان کو کہتے ہین برہما کا پوجن پرتما اور سر گن پوجن سے باہر ہے
شاید ایسے شخص کو ناستک کہنے کا سبب یہہ ہوگا کہ نرگن اور سرگن کا پوجاری بغیر
مدد اور خوشامد برہمنون کے پوجا کر لیتا ہے اور روپیہ اور پیسا جو انکے بہنگ اور تماکو کے
کام آوے کہین نہین چڑہاتا ہے ✤

یہی خیال کرتے ہونگے کہ جب ہر کسی کو آتما کا گیان ہو جاویگا ہماری بہاتک اور رو جیک باتین کب سُنیگا ؛

ایک برہمن کو اسٹ سِدھی سے ایک سِدھی حاصل ہوئی تھی اُس نے ایک کو لپنے سیاہے ہین مونہہ ڈالتے دیکہا جسکو ایک ججمان کے گھر سے لایا تھا برہمن کو غصہ آیا کہ اسنے میرا نقصان کیا وہ چڑیا فوراً بہسم ہو گئی تب مصر جی کو اپنے برہمن پنے کے کمال پر بڑا ناز ہوا ؛

دوسرے روز ایک بیس کے گھر بھیگ مانگنے کو گئے وہ بیس غسل کرتا تھا اور اسکی جورو غسل کراتی تھی سِدھ جی سے کہا تھوڑی دیر صبر کرو انکو فوراً غصہ آیا ؛

اُس عورت نے ہنسکے کہا مین وہ چڑیا نہین ہون جو تیرے غصہ کی آگ سے بہسم ہو جاونگی اگر اپنی خیر چاہتا ہے تو اپنے قصور کی معافی کی درخواست کر نہین ابہی تجہے خاک مین ملا دونگی ؛

نورجہان گرچہ بصورت زن است در صف مردان زن شیر افگن است

شعر ۵ علم عقل اطمینان تحمل راستی خواہشون پر فتح دل پر فتح آرام رنج خوف موت کا امید نجات ؛

شعر ۶ حفاظت ظلم سے یعنے اعتدال سیری ریاضت خیرات مذمت ہر شخص مین بنوع دیگر خلق ہوئی ہے ؛

مولف یہہ سب فروع دہرم شاستر اور فقہ کے ہین ہر مذہب کے موجدنے بطور دیگر بیان کیا ہے مثلاً بعضے بکرون اور گہوڑون اور اونٹہون کو قتل کر اور انکو کباب کر جگ کا نام کر خیرات سمجتے ہین اور بعضے اپنے بدن سے گوشت کاٹ کے جانورون کو کہلانا خیرات جانتے ہین اسیطرح ہر ایک کو قیاس کر لو ؛ ۱۲۷

شعر ۷ ساتوان رکھہ چارون برہما کے پوتر سنک و سنندن و سنت کمار و سناتن و اتہہ کرن وغیرہ جو چودہ ہین یہی علت اور اسباب پیدائش عالم کے ہین اور سنکلپ سے موجود ہوے ہین ؛

مولف بیدون اور شاسترون اور پورانون کو قدیم زمانے رکہیشرون اور پنڈتون نے بطور چیستان کے بنایا ہے لفظون مین معنے نہین رکہے ہین جو غور نہ کرے اُسکو مزہ کبہی نہ ملیگا اس شلوک کی کیفیت اگادہ پرکاش سے عیان ہے ۱۲۸

شعر ... واقف ہووے وہ بے حرکت اور مطمین

ہو خاموش ہو جاوے ✣

شف ۲۰۱ مبدع اس عالم کا مین ہون یعنے نفس ناطقہ اور مجہہ سے یہہ عالم موجود ہوا یعنے اتما سے جو عقل رکہتا ہے وہ اس راز کو سمجہہ کے نرگن کی پوجا کرتا ہے

شف ۹ جسکا دل اتما کی طرف رجوع کرتا ہے اور جسکی خواہش اتما مین محو ہوتی ہے ایک دوسرے کو رہنمائی کرتا ہے اور اُسکی صفت بیان کرتا ہے اور ہمیشہ بے غم رہتا ہے ✣

مولف عوام کی تعلیم اور تربیت مین سعی کرنا پڑہا کے سُنا کے سمجہا کے کتاب انعام دیکے ۱۲۹
آسان زبان مین ترجمہ کر کے سب سے عمدہ ہے ہر قسم کے جگ اور جوگ اور دان اور تیرتہ اور جپ اور کرم اور اوپاشنا اور گیان اسکے مقابلہ مین پاسنگ ہین اور چیز اپنی دوسرے کو دینے سے اپنے پاس سے جاتی ہے علم جتنا دیوے اُتنا زیادہ ہووے اور جنہکو دے اُسکے پاس سے بنوع مختلف تہوڑے عرصہ مین تلف ہو وے علم اوسکے خاندان بلکہ ہمسائیون کے خاندان مین نسلاً بعد نسل ترقی پاوے ✣

ہند مین جو ذلت اور خرابی نظر آتی ہے اُسکا سبب یہی ہے کہ علم کو برہمنون نے مثل بابچہ خون حیض کے چہپایا اخیر اُنکے پاس بہی نہین رہا جس زمانہ مین بہاگوت تصنیف ہوے سوت نام قوم کا سودر ایسا عالم تہا کہ جس نے بیاس گدی پر بیٹہہ کے بہتیار رکہیشرون وجو قوم کے برہمن باعلم اور باعمل تپ کرتے تہے سُنائی تہی آج وہ دن ہے کہ برہمنون کو بہی اوسکی رمز اور اشارہ سمجہنے کی عقل نہین ہے ✣

صاحبان انگریز کی سلطنت کو وسعت فقط علم اور عقل سے ہوئی ہے جہاز دخانی کی ایجاد ایک آہنگر نے کی تہی ✣

ہمارے ملک مین جو دیا سلائی بناتا ہے اُسکو لنگوٹی بہی میسر نہین آتی انگلستان مین جو دیا سلائی بناتا ہے فخر التجار اور جگت سیٹہہ کے خرید کرنے کو ہمت کرتا ہے ✣

ہند کے مردم قسمت پر تہمت کرتے ہین اور ولایت کی آب ہوا عمدہ اسباب کی تیاری کو بتاتے ہین یہہ نہین جانتے ہین کہ ہم جہل مرکب کے دریا مین غوطے کہا رہے ہین اور جن سے دستگیری کی کرتے ہین ڈوبے تلے بیٹہہ گئے ہین یعنے زمین مین غرق ہو گئے ہین جیسے شراب کی بوتل مین دُرد ✣

شف ۱۰ [illegible] سے [illegible] اسکے ذہن

کتب خانہ وقف

کو مین رسائی دیتا ہون تب رسائی ذہن سے میرے حقیقت کو جان لیتا ہے ؛

شنفع ۱۱ تب اُسکے حال پر رحم کرتا ہون و جہل کی ظلمت جو اُسکے دل پر ہوتی ہے اُسکے دور کرنے کو عقل کا چراغ روشن کرتا ہون پھر وہ جوانمرد اور ثابت قدم ہو جاتا ہے اور جوہر ذاتی پیدا کرتا ہے ؛

شنفع ۱۲ ارجن نے کہا تمہاری ذات ذات بحت ہے اور تم نہایت لطیف اور پاک اور قدیم ہو اور خالق کائنات اور محیط عالم کے ہو اور خود بخود موجود ہوئے ہو ؛

شنفع ۱۳ سب رکھیشر مثل نارد و جو رکھیس الفقرا ہین اور اسست اور دیول اور بیاس تمہاری صفت بھی کرتے رہے ہے ۔ جواب تم اپنے آپ کرتے ہو ؛

شنفع ۱۴ جو تم کہتے ہو سچ ہے مجھے تمہارے قول پر یقین ہے اور واقعی یہہ ہے کہ تمہاری ماہیت نہ سرون نے جانی اور نہ اُسرون نے ؛

۱۳۰ مولف بیاس جو مصنف چارون بید کا ہے اور نارد وغیرہ جو مصنف بعضے پورانون اور شاسترون کے ہین سب ادویت ست کی تعریف کرتے رہے ہین اور برہم کو سدگہ کہتے گئے اور سب نے بعد ختم کرنے اپنی رائے کے یہی لکہا ہے کہ جیسا تو ہے نوع انسان کو خبر نہین ہے ندانم آن گل رعنا چہ رنگ و بو دارد ؛

شنفع ۱۵ تمہاری حقیقت کو تم ہی خوب جانتے ہو اور تم خالق کائنات کے ہو اور صاحب مخلوق کے اور ملک الملایک اور مبدع عالم اور عالمیان کے ہو ؛

شنفع ۱۶ تمہاری ذات موصوف جملہ صفات کی ہے اور کمال لطیف ہے اور تم اپنی قوت سے تمام عالم کے محیط ہو ؛

شنفع ۱۷ ارجن کہتا ہے اے مہاراج تمکو کسطرح سے پہچانون اور کس چیز مین تمہارا تصور کرون ؛

شنفص ۲۹ وہ راہ جس سے وصل ہو پھر کے بیان کرو کہ اچھے کلام روح افزا کے سُننے کو بار بار دل چاہتا ہے ؛

شنصا ۱۹ اے ارجن میری صفات کی حد اور انتہا نہین ہے ؛

شنصب ۲۰ مین باطن مین تمام موجودات کے موجود ہون اور اول اور آخیر اور وسط

شنج ۲۱ بارہ سورجون مین جسکا نام بشن ہے اور روشن چیزون مین جو آفتاب ہے
اور اونچاس ہواؤن مین جسکا نام مرنچ ہے اور ستائیکس کواکب مین جسکا نام چاند ہے
مشرف ہے وہ مین ہون ÷
شصد ۲۲ بیدون مین جسکا نام شام ہے اور دیوتاؤن مین جسکا نام اندر ہے اور
حواسون مین جسکا نام دل ہے اور مخلوقات مین جسکے سر مین عقل ہے وہ شریف ہے
پس مین ہون ÷
شصہ ۲۳ ارودرون مین شنکر اور راچہسون مین کمیر اور بسو مین آگ اور پہاڑون
مین سمیر بزرگ ہے وہ مین ہون ÷
شصوہ ۲۴ پروہتون مین برسپت اور مین اسکند یعنے سوام کاتک اور ندیون مین
سمندر بڑا ہے وہ مین ہون ÷
شصزہ ۲۵ رکہیشرون مین بہرگ اور الفاظون مین اونگ اور اذکارون مین ذکر دعوت یعنے
جس سے خلق راہ حق پر چلے اور ساکنان مین ہمالہ پہاڑ کلان ہے وہ مین ہون ÷
شصح ۲۶ درختون پیپل اور صاحب علمون مین نارد اور گندرپون مین جیہ رتہ اور حکما
مین کپل شریف ہے وہ مین ہون ÷
شصط ۲۷ گہوڑون اونچی اور ہاتہیون مین ایراپت اور آدمیون مین بادشاہ افضل
ہے وہ مین ہون ÷
۴۰ ت ۲۸ سلاحات مین بجر اور مادہ گاوان مین کام دہین اور کرمون مین مباشرت کیونکہ
یہ سبب پیدائش عالم کا ہے اور سانپون مین باسک اکبر ہے وہ مین ہون -
۱۳۱ مولف اسوقت مین توپ سلاحات مین فضیلت رکہتی پس اسہی کو بڑہ سمجہنا چاہیے
اور آدمیون کے اختیار مین ہے کہ اس سے بہی کسی کو زیادہ بزرگی دیدیوین
تا ۲۹ سانپون مین سیس ناک اور پترون مین اریمان اور ضابطون ضابط حواس محمود
ہے وہ مین ہون ÷
تب ۳۰ راچہسون مین پہلاد اور منجمان مین ساعت اور حیوانات مین شیر اور پرندون
مین گرڑ کلان ہے وہ مین ہون ÷

گنگا لطیف ہی وہ مین ہون +

تد ۳۲ موجودات عالم مین اول اور اوسط اور آخیر اور علوم مین علم بیدانت اور مباحثہ مین وہ بحث جس سے نجات حاصل ہو لایق ہے وہ مین ہون +

تہ ۳۳ حروف مین الف اور ضمایر مین متکلم اور بدلا ورون مین زمانہ اور نتیجہ دینے والون مین برہما جسکے چار موہنہ مین بزرگ ہے وہ مین ہون +

تو ۳۴ ہنت کرنے والون مین موت اور پیدا کرنے والون مین آفریدگار اور زمانہ مین نیکنامی اور آسودگی اور کثرت اور زینت اور حسن کلامی اور قوت حافظہ اور عقل اور استقلال اور جہان کو شرف ہی وہ مین ہون +

تیز ۳۵ بیدون کے رچاون مین وہ رچا جو شام بید مین بوزن پریت اندر کی تعریف مین ہے اور نظمون مین وہ نظم جو بروزن گاتیری کہ اور مہینون مین وہ مہینہ جسکا نام منگسر ہے اور موسمون مین موسم بسنت اور باغون مین بہار شریف ہی وہ مین ہون —

تخ ۳۶ قمار بازمین فریب اور صاحب خانہ مین صاحب جلال اور میدانون مین جنگ کی فتح اور ادساتون مین شجاعت اور دوستون مین قوت علمیہ کو فخر ہی وہ مین ہون -

تط ۳۷ جادوؤن کے خاندان مین بہیر بسدیو اور پانڈ کے خاندان مین ارجن اور صاحب دلون مین بیاس اور شاعرون مین دسنا نامی ہے وہ مین ہون

تی ۳۸ معلمون مین معلم علم تہذیب اخلاق اور خواہشون مین سرخروئی اور اسرار دان مین خاموشی اور افعالون مین تدبیر اور گیانون عرفان شریف ہی وہ مین ہون — ۱۱۸

تیاو تمام مخلوق کا تخم مین ہون پس جو ساکن اور متحرک ہے مجہہ سے غیر نہین ہے

تیب ۴۰ میری صفت لا انتہا ہے جو کچہہ بیان ہوا یہہ مختصر ہے +

تیج ۴۱ صاحب دولت اور صاحب حکومت مجہہ سے جلال پاتے مین

تید ۴۲ ای ارجن اس قسم کی تحقیقات کا کرنا ضرور نہین ہے مطلب کو سمجہنا تہوڑی مین ہوسکتا ہی مین تمام عالم کے رگ اور ریشہ مین محیط ہون +

مولف جسکو تمام حکمت نظری کی اصول اور فروع پر علم ہو اور بیدون اور شاسترون ۱۳۲
اور پورانون کا واقف ہو وہ اس دہیا کی ایک ایک لفظ کے معنے جانے - لیکن جو
بہاگ بہری ... ادر اپنے ذہن کو لڑادی

بہرواربہوت سنگ ولد لنور لتہور اسکہ ضابہا ہرکیار

وہ ہی نتیجہ حاصل کرے دوست آدمی کا حسب قول سری کرشن کے قوت حلمیہ ہے
چاہیے اس سے دوستی کرو جو جہل کیطرف رجوع کراتے ہین انکو دشمن جانو تمام قوم
ہنود کی ہین انکے گورؤن نے بہر دیا ہے کہ سری کرشنجی مہاراج کے سولہ ہزار ایکسو
گیارہ بیٹ رانیان تہین تہوڑا غور کرکے سمجہو کہ جو شخص ایسا عالم ہو کہ حکمت نظری اور
عملی پر قادر ہو اور بید اور شاسترونکا حافظ ہو اور سخت دشمنون اسکے میدان مین فتحیاب
ہو اوسنے کتنی مدت طالب علمی کی ہوگی اور بڑے مہمات کی بندوبست مین
بہت برس سوچ اور بچار مین گذرے ہونگے +
برس کے ۳۶۰ دن ہوتی ہین اگر ۱۶۱۱۰ کو ۳۶۰ پر قسمت کرو تو ۴۴ برس ۸ مہینے
۲۰ دن ہوتے ہین
۱۶ برس کی عمر ہونے سے جوانی شروع ہوتی ہے ساٹھہ برس کی عمر ہونی سے قوت
شہوت رانی معدوم ہوتی ہے پس حاصل کلام یہہ ہی کہ شہوت رانی کی ۱۶۱۱۰
دن کہین یعنے ۴۵ برس -
جو کچھہ درباب کثرت مناکحت اور مباشرت بحق سری کرشن جیو مہاراج کے لکہا ہے
یا غلط فہمی ہے یا راجون اور سرداران کو گمراہ کرنے کو اور انکا مال کہانے کو جوڑ
بازی ہی + جسطرح بیدن کے مقابلہ مین پورانون کو عزت نہین ہے ویسہ عاقلون اور
اور عالمون کے روبرو جاہلون کو عزت نہین ہے +
احمق مشہور عام کو دستاویز مکمل تصور کرتے ہین ایک جانور آنکہہ پہوڑا مشہور ہی کسی
نے نہین دیکہا ہے اور نہ کسی کتاب مین اسکا تذکرہ ہے الغرض اسکی اصل کچہہ نہین جہوٹ
اور بے وقوفون نے آنکہہ پہوڑا اپنے دل سے بنا رکہا ہے - خدا می بیند و می پوشد
بندہ نمی بیند و میخروشد - سری کرشن کے چال اور چلن اور علم اور عمل کو انکی کتاب سے
مین تنہا واقف ہون جتنا انکے ہم پیالہ اور ہم نوالہ نہ ہونگا کیونکہ راز دل کا اسکی
تحریر سے عیان ہوجاتا ہے +
جو آدمی یا دیوتا شہوت رانی اور ناچ رنگ اور شراب اور شکار مین مصروف ہے
وہ مہمات دنیا کے سرانجام کے لائق ہے اور نہ عقبے کے جسکی تمام عمر انتظام مہمات
جہانداری مین صرف ہوئی عجب ہے جو مرتکب ویسی حرکات کا ہوا ہو +

صاحب عقل عورت سے مباشرت اس طرح کرتے ہین جیسے رفع حاجت بشری اور شراب کو اسباب حمق قرار دیتے ہین +

مین یہہ نہین کہتا ہون کہ تمام عمر مین کبہی ویسی حرکت اونسے نہوئی ہو کیونکہ جامہ بشری مین انہون نے اوتار لیا تہا کبہی کوئی ایسا فعل بہی کیا ہوگا مگر عوام نے پر کا کوا بنا دیا ہے اس خیال کو دل سے دور کرین ایک شاہزادیکا قول ہے ہرکہ دارد میل دیدان دگہن ہنیدمرا پس جو سری کرشن سے محبت رکہی انکی قول پر عمل کرے اور انکی قول کو پڑہے اور پڑہاوے اور سمجہے اور انہون نے جیسے اپنی شکل اور صورت گیتا مین لکہی ہے ویسی اپنے من مین بنالے پتہرون سے کیون ٹکرین مارے اور انکو بدافعالی سے کیون یاد کرے جو مہنت اور گوشائین اور برہمن چیلون کو سکہا اور چیلیون کو سکہی بنا کے نچاتی ہین اور چیر ہرن کی لیلا دیکہتے ہین اونسے دی لاکہہ مرتبہ اچہے ہین جو بازاری کسبی کو نچاتے ہین

قول قدیم ہے کہ سخنے کز دل بیازارد - تو مگو تا دیگرے بیازارد - لیکن ایکہزار برس کے اندر کوئی پیدا نہوا کہ اوسکو دیگرے فرض کرتا آخر یہہ سمجہا کہ بہوکہ گئے بہوجن ملین اور جاڑا گئے قبا ہے جوبن گئے تریا ملے پیتون دیو بہائی اور عوام کے نفع کو شیوجی کا دہیان کر جنہون نے زہر کو اپنے گہٹ مین رکہا تہا اس کلنگ کے ٹیکے کو اپنے ماتہے پر لگایا شناگر ہمین ہنجیہ برآرد بر دبال عنقے گردد جب تک دانہ گندم خاک مین نہین ملتا ہے بلند ہو کے نہین پہلتا ہے اور جو کسی سے ڈرتا ہے وہ شجاع نہین ہوتا ہے جسکو حیرت رہتی ہے وہ دل کی بات کہتے ڈرتا ہے جو حق الیقین رکہتا ہے وہ نقارہ پر چوب مار کے بات کرتا ہے جو کسی کی طرفداری کرتا ہے وہ زمانہ سازی کرتا ہے جو عدالت کرتا ہے وہ سخن حق کہتا ہے -

عشق تا خام ہست باشد بستہ ناموس و ننگ پختہ مغزان جنون را کے حیا زنجیر پاست

گیارہوین ادہیا بسوروپ درشن عالم کے
حقیقت اسمین ۵۵ اشلوک ہین

تیہ ۱ ارجن نے کہا ای کرشن تمہاری باتون سے جو گیان کی مین ہیرا اگیان
جاتا رہا +

تیو ۲ اور یقین حاصل ہوا کہ ایجاد اور فنا عالم کی تمہارے قدرت عظما سے ہے

تیز ۳ جیسی تمنے اپنی صفت بیان کی فی الحقیقت تم ویسے ہو۔

تیع ۴ اگر مجہے لائق سمجہو آپنے صورت مجہے دکہا دو

تیط ۵ کرشن نے جواب دیا کہ ای ارجن جو تو مجہے دیکہا چاہتا نوع بنوع کی اشکال مین
اور طرح طرح کی موجودات مین مجہہ دیکہہ لے

۱۳۳ مولف اس عالم کو میرا جسم فرض کر اور عالم کی جان مجہے جان اس قسم کے تصور کو براٹ
روپ کا پوجن کہتے ہین اور مبتدی بچون کو قدیم زمانے مین سکہاتے تہی اور سرگن
پوجن بہی یہی ہے +

۲۰۴ تک ۶ مین ایسا لطیف ہون کہ میری صورت کی دیکہنے کی طاقت سورج اور آگ اور
ہوا اور رودر کو بہی نہین ہے

۱۳۴ مولف جب سورج اور رودر کو پرم آتما کے دیکہنے کی طاقت نہین پہر انکو پوجنے سے کیا
ملیگا مانگتا جاتا ہے تو مانگ دس سے جو راجون کو دیتے ہین جمادات اور نباتات اور
حیوانات ناطق اور مطلق اور کواکب اور عناصر کے پوجنے والون سے سُن ہادی یعنی
پوجنے والے خدا کے جو سرادگی اور ناستک کہلاتے ہین شرف رکہتے ہین کہ خاک بردارے
از تودہ کلان کرتے ہین +

تکا ۷ میرے جسم مین تمام موجودات ساکن اور متحرک کو دیکہہ +

۱۳۵ مولف برہمانڈ اربعہ عناصر سے مرکب ہے جسم بہی اربعہ عناصر سے بنا ہے خالق خلقت
کا برہما ہے دل آدمی کا برہما ہے چاند اور سورج سے جہان روشن ہے آنکہون سے
جہان روشن ہے برہم سے برہمانڈ قایم ہے پران سے جسم قایم ہے مفصل الکہہ پرکاش
مین رقم ہے +

پرمیشر کو ان آنکہون سے نہ کسی نے دیکہا ہے اور نہ دیکہیگا گیان سے پہلی بہی گیانیون
نے دیکہا ہے اور اب بہی دیکہتے ہین اور آئندہ بہی دیکہین گے شمع معرفت میز
اسمضمون کو مین نے کچہہ زیادہ لکہا ہے +

تمب ۸ ان آنکھون سے مجھے دیکھنا ناممکن ہے اسواسطے تجھے گیان کی آنکھین دیتاہون ۔
تکچ ۹ سنجے نے دہرتراشٹر سے کہا کہ کرشن نے بعد کہنے اسبات کے ارجن کو بیراٹ روپ دیکھایا ۔
تکمد ۱۰ کثرت سے موہنہ اور آنکھین اور عجیب اور غریب صورت زیور اور لباس اور مختلف صلاحاسے
تکہ ۱۱ پھول ور لباس اور خوشبو سے عالم کیطرف بچشم نورانی نگران ۔
تکو ۱۲ جو روشنی ہزار آفتاب کی فرض کرو اسکے مقابل ناچیز
تکرس ۱۳ ارجن نے اس صورت کو دیکھہ کے معلوم کیا کہ اسکے ایک گوشہ مین سو تمام لشکر کے کھڑا ہون ۔

سولف جو آپ لی گھر اور دیس اور ولایت سے باہر نہین جاتا ہے وہ اپنے حسن اور حکومت اور دولت کو لاثانی جانتا ہے اور جو علم نہین رکھتا ہے وہ بھی اور رواجی تو نکو اسباب سعادت دارین تصور کرتا ہے جو علم ریاضی اور طبعی نہین جانتا ہی اور بھوگول اور کھگول کو نہین دیکھتا ہے وہ مثل گولرکے کیڑہ کی گولر کے پہل کو کرہ بیضاوی تصور کرتاہی جو جہانگیر دین اور آئین اور مصنوعات خلقی اور صنعی سے واقف ہوتا ہی وہ ہفت اقلیم کی سلطنت کو ایک چوکیدار کی حکومت سی حقیر تصور کرتا ہے ۱۳۶

پرشیشر گی بالا انتہا ہے یہہ چاند اور سورج وغیرہ بھی مثل اس سطح زمین کے ہین اور ان مین بھی آبادی ہے اور خدا جانے کتنے مثل اس برہمانڈ کے ہین ہر بشر کا دل باانگہ چہوٹا سا ہے اسمین کیا کیا بہار رہتا ہے ایک علم ہندسہ ہی صفر کے لگانی سے وہ گونہ ہوتا ہے گو کہ محاسب مہاسنکہہ تک حساب کرتے ہین مگر مین سکتا ہون کہ جہانتک صفحہ زمین پر اور تختہ بیضاوی پر اور کاغذ دل پر جگہہ ہے نقطے لگادون جسکا دل میرے دل سے بڑا ہو وہ بھی لگادے دیکھون پہر محاسب کونسا عدد منتہی فرض کرے +

خلاصہ یہہ ہی کہ ارجن نے جب معقولات کا علم حاصل کیا اسکے دماغ مین جو نخوت اور کبر اور خودی ہتی جاتی رہی اور خدا کی خدائی کو بحر ناپید اکنار سمجھا اور جو مشہور ہی کہ سری کرشن نے موہنہ کو کہولکے برہمانڈ دکھادیا اسکے معنے یہہ ہین کہ جب سری کرشن نے موہنہ کو کہولا یعنے کلام کیا برہمانڈ کی حقیقت ظاہر ہوئی جسکو یہہ سمجھ ہوجاوے وہ تلاش کرنا

تلخ ۱۴ ارجن اُس صورت کو دیکہہ حیرت مین آگیا اور ایسا ڈرا کہ اوسکی بدن کے بال کہڑی ہوگئے +

تکمط ۱۵ اگہا مین نے تمہارے ایک جسم مین تمام دیوتا اور تمام کائنات اور برہما مہادیو کہشیر وان کے جو سانت وغیرہ مین سب کی درشن کیے +

ل ۱۶ تمہاری ہیت مجموعی جو اسوقت پیش نظر ہے اسکی ابتدا اور انتہا اور اسکا وسط کچھ نہین ہے اور کثرت سے تمہاری آنکھین ہین اور موںہہ اور بازو اور اجسام نظر آتے ہین + ۱۳۶

مولف جیسے بیراٹ روپ سری کرشن کی کثرت سے موںہہ اور ہاتہہ اور چشم مین ویسے سہسر ہو جاویں اور چتر موکہی برہما اور چار ہاتہہ والا بشن اور تین نیتر والا رودر اور ہزار آنکہہ یا بہاگ والا اندر اور گیارہ سر والا اور بیس ہاتہہ والا راون ہے ویسا کوئی نہین ہے جیسا عوام کو اونکی اوستادون نے سمجہایا ہے اور مخالفان مذہب کی طعنون کے تیرون سے میری سینہ کو چہدوایا ہے۔ ۱۳۷

ہے باغ سو کیا تیری وحدت ہین اوسمین شجر یہہ ساری کثرت

تلا ۱۷ تم موسنکہہ اور چکر اور گدا اور پدم اور تاج آفتاب سی زیادہ روشن ہر شے مین ہر طرف نظر آتے ہو اور تمہاری حقیقت سمجہہ نہین جاتی ہے بلکہ یقین کرتا ہون کہ سمجہنا تمہاری حقیقت کا امکان بشری سے باہر ہے +

تمب ۱۸ تم لازوال ہو اور جو صفت تمہاری کرون تم اسکی لایق ہو اور ہر فرد بشر پر فرض ہے کہ تمہاری جاننے کا قصد کرے کیونکہ تم حامی آئین عدالت کی ہو اور ہر اول سے اول ہو +

تم ۱۹ تمہاری ابتدا اور انتہا اور تمہاری وسط اور تمہاری قوت کو کوی احاطہ کرنا نہین سکتا ہے کیونکہ تمہارے بازو بہت ہین اور شمس اور قمر اور برق اور آگ اور زمان یہہ سب تمہاری موںہہ مین اور یہہ سب تمہاری روشنی سے روشن ہین +

تمد ۲۰ تمہاری جسم کے اندر آسمان اور پاتال اور زمین اور اطراف یعنی مشرق مغرب وغیرہ سب مین اور تم کل کے محیط ہو اور تمہاری صورت سی تینون لوک ڈرتی ہین

مولف بیراٹ روپ سے مراد یہہ ہے کہ جو کچھ کرم مضادی مین ہے سب آدمی کے ۱۳۸

جسم کے اندر ہے اور برہم اسکی روح ہے اسکو پوجے یہی راہ پرستش کی بہاگوت مین لکھی ہے یہی اوپ نکہدون مین یہی جوگ بشسٹ مین یہی گیتا مین یہی مہادیوجی کی ہدایت ہے اور یہی بیدون مین حکم ہے اور یہی سرگن اوپاشنا ہے لیکن جب میرا بیاہ ہوا تہا میرے خسرالیون نے ایکجہتے کو کپڑے مین لپیٹ کر ایک جگہ رکہکے کہا کہ یہہ تمہارا دیوتا ہے اسکو سجدہ کرو مین نے اس خیال سے کہ خسر باپ کی برابر ہے اونکے حکم کے تعمیل کی تہی بعضے کہتے ہین کہ تمسے پرستش نہین کرائی تہی خوشطبعی کی تہی بجواب اسکے کہتا ہون کہ انہون نے اپنے دل کے خوش کرنے کو مجہہ بیوقوف بنایا تہا جیسے صیاد اپنے ہانڈی پکانی کو چڑیا پر تیر لگاتا ہے کچہہ چڑیا سے دشمنی نہین رکہتا ہے مگر اپنے مزہ کو اسکی جان سے فوق دیتا ہے اور جو حرکت مجہسے ہوئی اور جیسے میرے خسر نے مجہہ سے کی کچہہ عجیب نہین ہے جہان مین بہت بارادہ مختلف کرتے ہین چنانچہ میرے ایک دوست نے ایک شئی نامعقول کو ایک جگہہ دفن کیا اور قبر تکلف سے بنا اسکو نوگزہ پیر مشہور کیا اور جمعرات کو ناچ اور راگ تہوڑا خرچ کرکرانا شروع کیا تہوڑے ہی روز مین وہ پیر ایسا صاحب کمال ہوگیا کہ کوارئیون کے بیٹے پیدا ہونے لگے اور مخنث کی بیاہ اسکی زیارت سے ہوئی اسیطرح ایک بار میرے دوست سے ایک کشمیری برہمن نے کہا کہ مجہے ایک دفعہ مین فارسی پڑہا دے اس نے سمجہا کہ یہہ محض کندہ ناتراش ہے بس ایک جگہہ ایک جوتہا جنتر رکہکے جہوٹہا منتر پڑہوایا اور سات مرتبہ اس سے طواف کروایا ایسے مضحکے چند دیکہنے مین آئے مگر اونکی تحریر سے بے ضرور طوالت ہوتی لہذا قلم انداز کیئے +

تلہ ۲۱ تمام دیوتا تم مین پوشیدہ ہین بعضے تم سے ڈرتی ہین اور دونو ہاتہہ اوٹہا تمسے معاف چاہتے ہین اور تمام رکہیشر اور صاحب کمال تمسے سلامتی چاہتے ہین اور سب تمہاری حمد کرتے ہین +

۱۳۶ مولف بعضے دفعہ مضرت کو اور بعضے حذب منفعت کو عبادت کرتے ہین اور بعضے تمیز حاصل کر محبت سے پرمیشر کو یاد کرتے ہین۔

تلو ۲۲ سب رودر اور سب سورج اور سب آگ اور سب دیوتا اور بشوی اور اسنی کوار اور مرت یعنے ہوا اور کہانے والی خوراک گرم کانڈ یعنے پتر اور گندہرب اور

تمز ۲۳ تمہاری صورت بنوع مختلف دیکہہ کے کہ بہت موہنہ اور چشم اور بازو مہیب نظر آتے ہین تمام عالم ڈرتا ہے +

۱۴۰ مولف موت سے سب ڈرتی ہین اور کیا کرنا چاہیے اور انجام کیا ہوگا کوی نہین جانتا ہے ہرکوی بنوع دیگر تجویز کرتا ہے +

تح ۲۴ اے آفریدگار عالم و عالمیان تم چیتن آکاش ہو اور لنوع بنوع کی شکل رکہتے ہو تمہاری صورت دیکہکے بیقرار ہوتا ہون اور دل گہبراتا ہے

تمط ۲۵ تمہارا موہنہ اور تمہاری دانت مثل آگ کے مہیب نظر آتے ہین اس خوف سے دوسریطرف دیکہنے کو مجال نہین ہے اب تم مہربان ہو +

۱۴۰ تم ۲۶ دہرتراشٹر کے بیٹے مع تعلقداران اور بہیکہم اور درون اور کرن اور تمام امیر سپہ لیطرف کے +

تما ۲۷ تمہاری اس موہنہ مین جسمین مہیب دانت ہین جلد جانے والی ہین ان مین سے بعضے ڈاڑہ مین لگ رہین گے

تمب ۲۸ جب جہیل مین پانی زیادہ ہوتا ہے سمندر کیطرف رجوع کرتا ہے اسی طرح سے یہہ جہادری تمہارے دہن آتش فشان کیطرف جانے کو ہین +

تج ۲۹ جسطرح سے پروانہ شوق سے خود بخود آگ مین مرنے کو جاتا ہے یہہ مرنے کو مستعد ہین +

تمد ۳۰ ہرکوئی جب لقمہ موہنہ مین رکہتا ہے زبان کو چارطرف پہیرتا ہے تم تمام عالم کو ایک ساتہہ بغیر زبان اور بغیر دانت نگل لوگے

تمہ ۳۱ ای جوتی سروپ تو اول سے اول ہے مین نہین جانتا ہون کہ تو نے کس واسطے اس سرشت کو پیدا کیا ہے تجہے نمسکار ہے تو مجہہ پر رحم کر اور ظاہر کر کہ تو نے کیون اس عالم کو بنایا ہے

تمو ۳۲ کرشن نے جواب دیا کہ مین قاتل ہون اور واسطے قتل خلق مجسم ہوا ہون پس قتل مین خلقت کے مشغول ہون جتنے لشکری میدان مین ہین سنجیہ انکے سوا سے تیرے کوی باقی نہ رہیگا +

۱۴۱ مولف کوئی کہنے نہین ... خلقت ... +

جب جسکی موت آتی ہے وہ وہ حرکت کرتا ہے جس سے مرے پس موت کا سامان خود بخود ہو جاتا ہے اور جو پیدا ہوا ہے وہ مرنے کو +

سوائے تیرے یعنے ایک واجب الوجود کے کوئی باقی نرہیگا - نادان اعتراض کرینگے کہ سری کرشن نے ارجن کو واجب الوجود قرار نہین دیا ہوگا اسواسطے کہتا ہون کہ ضمیر کل تین ہین غائب اور حاضر اور متکلم ہر موقع مین بضمیر متکلم پرمیشر کو نشان دیا یہان بضمیر مخاطب دوسرے دلیل یہہ ہے کہ مہابہارتہ مین اور بہی چند آدمی زندہ رہے تہی خصوصیت ارجن کی فقط اِسہی مطلب سے ہے تیسری دلیل یہہ ہے کہ قصہ مہابہارتہ کا فقط تمہید بیان ہے مطلب اس کتاب کا بیان ہدایت ہے +

بچے کی پرورش کے واسطے اُسکی مان کے دل مین الفت پیدا ہوتی ہے حقیقت مین خدا بچے کی پرورش اُسکی مان سے کرتا ہے +

اِن کتابون کی تالیف اور تصنیف اور ترجمہ مین مولف اپنا وقت صرف کرتا ہے جسمین کچہہ معاش کا بندوبست کرتا یا دنیا کا عیش کرتا یا پرمیشر کی پوجا کرتا اور روپیہ صرف کرتا ہی جس سے زیور بناتا اور عیش کرتا حالانکہ عیش کو منغص کرتا ہے اور زیور کو بیچتا ہے اور وہ کام نہین کرتا جس سے عوام کا دل خوش ہوتا ہے حالانکہ اس حرکت سے سب مجہے دیوانہ اور سودائی بتاتے ہین سبب یہہ ہے کہ خدا کو انکا مجدد کرنا منظور ہوا اسواسطے میرے دل مین یہہ شوق ڈالدیا جسکو کسے نے پسند نکیا +

رشتہ در گردنم افگندہ دوست میبرد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست +

تمز ۳۳ تو دونون ہاتہون سے تیر لگا اور دیر نکر اُٹہہ کام کر جس سے تیری تعریف ہو تیرے دشمن سب مین نے پیشتر سے قتل کیے -

تج ۳۴ درون اور بہیکہم اور جیدرتہہ اور کرن وغیرہ کو مین نے قتل کر دیا ظاہر مین تو قتل کر اور خوف نکر فتح جنگ تیرے ہوگی -

۱۴۲ مولف وقت جنگ کے مصاحب کو چاہیے وہ بات کہے جس سے دل دلیر ہو پس جنگ کے میدان مین مصاحب دلیر چاہیے اور مصیبت کے وقت مین ایسے شخص کے پاس بیٹہنا چاہیے جس نے انقلاب زمانے کا دیکہا ہو اور پہر بہی امید نیکی کی رکہتا ہو اپنے ہادون سے جلکے اوسکے پاس جانا چاہیے جو علم اور عقل معقول رکہتا ہو اور بزرگ اوسکو

جاننا چاہیے جو بے غرض بات کہتا ہو اور دوست اسکو جاننا چاہیے جو عیوب پر آگاہ کرتا ہو
تمط ۳۵ ارجن یہہ بات سُنکر متعجب ہوا اور عجز سے سجدہ کرکہنے لگا +
۴۵۰ تن ۳۶ تمہاری اخلاص سے صاحب علم کو سرور اور ناپاک کو خوف ہوتا ہے اور صدیق تمکو سر جھکاتے ہین +
۱۴۳ مولف ایک اوستاد کا قول ہے کہ جس حرکت کو جاہل و ریاہند منقولات پسند کری اوس حرکت کو چھوڑ دوے اور جس حرکت کو وہ ناپسند کری بیشک یقین کرے کہ عقل کے موافق ہے
تنا ۳۷ تم سب سے بڑی ہو اور پیدا کرنے والی برہما کے ہو اور بے نہایت ہو اور فلک الافلاک ہو اور ملجای عالم کے ہو اور بے زوال ہو اور جسم اور جان سے برتر ہو +
تنب ۳۸ سر تمام دیوتاون کے تم ہو اور سب آدمیون سے اعلی ہو اور تمہاری قدرت لاانتہا ہے اور تم عالیمقام اور محیط عالم کے ہو
تنبج ۳۹ ہوا اور ملک الموت اور آگ اور چاند اور برہما اور برہما کے جد تم ہو تمکو بار بار نمسکار ہے
تند ۴۰ اول سے اول اور آخر سے آخر اور بلند سے بلند اور پست سے پست تم ہو اور ہر طرف ہو اور سب کو محیط ہو بلکہ جو کچھہ خفی اور جلی ہے تم ہو تمکو سجدہ کرتا ہون +
تنہ ۴۱ اگرچہ مین تمسے دعوی ہمسری اور رفاقت کا رکھتا تھا لیکن اب معلوم ہوا کہ تم صفت کبریائی رکھتے ہو ـ
۱۴۴ مولف جسم اور جان اور حواس اور ویران اور موت اور حیات مین سب انسان برابر مین خیانچہ مشہور ہے ـ در آفتاب و سایہ شاہ و گدا یکیست ـ پس راجہ ارجن اور سری کرشن بہی برابر ہے
جسکو بزرگی ہوئی یا ہے یا ہوگی علم اور عقل اور عمل اور دولت اور حکومت اور احتیاج سے اور قدر آدمی کی تجربہ سے معلوم ہوتی ہے
تا مرد سخن نگفتہ باشد ـ عیب و ہنرش نہفتہ باشد
راجہ ارجن کو جب سری کرشن کا فضل و کمال معلوم ہوا کہ انکی حرکات اور عادات ربوبیت سے متصل مین تب اسنے انکو بزرگ تصور کیا اوستاد کا قول ہے دولتمند بڑا ہے اگر فہمی اُس سے احتیاج ہو یا اسکی دولت سے انتظام عالم کا درست ہوتا ہو ـ

سردار جلجوت سنگھ ولد کنور لشور استگھ صاحب بہادر کمانڈر
بیرہ مہاراجہ بکرمجیت سنگہ ۵ جلد مفت تقسیم کرتی ہین

صاحب حکومت بزرگ ہی اگر تو اوسکی رعیت ہو یا وہ سبب اسودگی اور امنیت خلق خدا کا ہو —

صاحب حسن خوب ہے اگر تجھے اوس سے عشق ہو یا وہ خوش خلق ہو باپ وہ لایق ہے جو اولاد کو علم اور ادب سکھاوی وہ نہین جو بیاہ کر زندان مین پہساوی

اوستاد وہ لایق ہے جو علم معقول سکھاوی نہ وہ جو جہل مرکب مین پہساوی

خداوہ ہی جو گناہ کو بخشے کرمون کا بدلہ راہ چلتا بہی دیتا ہی فقیر وہ ہے جو تینون لوک کی نعمتون اور بیم اور رجا کو چہوڑے بہیک ڈوم اور ڈاڈہی بہی مانگتے ہین

سیانا وہ ہی جو پرمیشر کو سیان لے برائے نام سیانا بہوت اور چڑیل کا جہاڑنے والا بہی کہلاتا ہے

ایکنے پوچہا کہ تیرے اوستاد کا کیا نام مولف نی جواب دیا حضرت دل پہر اس نے سوال کیا دل کا اوستاد کون ہے جواب دیا چودہ انتہکرن اور گیان اور کرم اندری وغیرہ اور دیس ران — پہر اسنے پوچہا انہون نے علم کہانسے پایا جواب دیا کہ برہمانڈ کے معقول اور منقول کے دیکہنے اور سننے اور چکہنے اور ہر نوع سے محسوس کرنے سے اسنے کہا کہ دل تو میرے پاس بہی ہے مگر مجہے دل نے کچہ نہین سکھایا جواب دیا چہ

ہر قطرۂ آب گوہر شدی · چو خرمہرہ بازار پر دُر شدی اس نے کہا کہ وہ راہ بتا دو کہ میرا دل مجہی کچہ سکہاوی جوابدیا کہ تو دعوی کرتا ہے کہ میرے پاس دل ہے درحقیقت تیرے پاس دل نہین ہی اگر تو دل رکہتا تو محتاج دوسری کا نہ رہتا افسوس ہی کہ تیرے دل کو دلدار دن نے کباب کر کے کہالیا اور تمہاری انتہکرن اور کرم اندری اور گیان اندری اور تن اور دہن کو اپنا کیا +

نو ۴۲ ۴ اب تک جو بے تمیزی اور بے تکلفی سے گستاخی کی ہے وہ معاف کرد

تنتر ۴۳ ۴ ساکن اور متحرک کے باپ اور کل کے معبود اور مرشد تم ہو اور تمہارا ہمسر کوئی نہین ہے کیونکہ تینون لوک مین تم لاثانی ہو +

تنیح ۴۴ ۴ پہر ارجن نے جسم کو مانند چوب کی ڈالا اور سجدہ کیا اور کہا کہ تم دیا کرو اور سمجہو کہ جو نسبت باپ کو بیٹے سے اور شفیق کو رفیق سے اور خصم کو جورو سے ہوتی ہے

سردار جگجوت ولد کنور لشور اسنگہ صاحب بہادر گیانشر
نبیرہ مہاراجہ بخیت سنگہ صاحب جلد مفت تقسیم کر کی ہین

۱۴۵ مولف جیجی جسکو پہچانتا ہے تب مانتا ہے دوسرے آدمی خوف سے اور عشق سے
اور عاجزی سے اور سکر سے اور حیرت سے عاجزی اور فروتنی کرتا ہی جسکو شجاعت
ہوتی ہے اور بگمیان ہوجاتا ہے مکت کی تمنا ہی چھوڑ دیتا ہے ❊
تنط ۴۵ پہلے مین تمہاری حقیقت کو نہین جانتا تہا اب تمکو پہچان لیا اور میری من
کا بہے دور ہوا اور انند پراپت ہوا اب تم اپنے مجاز سے صورت بنالو۔
۴۶۰ تس ۴۶ گدا اور چکر ہاتہ مین لو اور چتربہوج روپ بنا کے درشن دو۔
تسا ۴۷ کرشن نے کہا ای ارجن مین نے اپنی حقیقی صورت سوا ے تیرے دوسرے
کو نہین دکہائی ـــ
۱۴۶ مولف جو طالب صادق نہو اوسکو نصیحت کرنا جیسے شور زمین مین تخم کو ڈالنا ہے
تسب ۴۸ بازو کے زور اور عوض سے خیرات اور بید کے علم اور دولت کے اجتماع اور
گیان اور کرم اور اوپاشنا کی کتابون اور اقسام کی ریاضتون سے بہی یہہ شکل کسی کو نظر
نہین آتی ہے جو تو نے دیکہی ❊
۱۴۷ مولف ذکاوت اور رسائی ذہن کی بغیر کتاب اور معلم اور مصاحب سب ہیچ ہین اور بغیر
صفای من کے جوگ اور کرم اور اوپاشنا سب پوچ ہین ❊
ایک بادشاہ کا بیٹا مخنث مزاج تہا اوسکو شاہنامہ پڑہایا تاکہ دلاوری اوسکے دل پر اثر
کرے بعد مدت کی اسکا امتحان لیا اوس نے یہہ شعر پڑہا جس سے زنانہ پن ظاہر ہوتا ہی
منیژہ منم دخت افراسیاب برہنہ ندیدہ تنم آفتاب
تسج ۴۹ میری مہیب صورت سے حیران نہو بلکہ اچھی صورت کا دہیان کیا کر ❊
تسد ۵۰ پہر کرشن نے وہی صورت مجازی دکہائی ❊
تسہ ۵۱ اور کہا اب نرگن کو چھوڑ سرگن روپ دہرتا ہون ❊
تسو ۵۲ ای ارجن وہ شکل جو تو نے دیکہی دیوتا ؤن کو بہی دیکہنی نصیب نہین ہوتی ہی
۱۴۸ مولف شرافت خاندان سے معرفت حق کا کچھہ تعلق نہین ہے
تسز ۵۳ یہہ صورت بیدون کے پڑہنے اور جنگلون مین ریاضت کرنیسے بہی
دکہائی نہین دیتی ہے۔

سرداد ہگوت سنگھ ولد کنور پشورا سنگہ منا بہادر
بنبر مہاراجہ رنجیت سنگہ صد جلد ہفت تقسیم کرتی ہیں

تسط ۵۵ جو ہر ایک کام پرمیشر کے ہیت کرتا ہے اور خلق خدا سے بغض اور حسد اور غضب اور شہوت نہین رکہتا ہے وہ پرمیشر سے وصل پاتا ہے

بارہوین ادہیا بہگت جوگ محبت خالق سے
چاہیے اسمین ۲۰ اشلوک ہین

۱/۴ تع ۱ ارجن نے سوال کیا کہ بعضے سروپ یعنی سرگن ادپاسنا کرتے ہین بعضے اروپ یعنے نرگن دونون مین بہتر کیا ہے +
تعا ۲ کرشن نے جواب دیا جو صدق محبت سے حق مین لین ہو وہ شریف ہی +
۱/۴۱ مولف- بیندران کو چار مین ضرب دو تو بہی ساٹہہ ہودین اور بیس کو دو مین ضرب کرنیسے بہی ساٹہہ ہوتے ہین اسیطرح چہہ کو دس مین ضرب کرنے سے پانچ کو بارہ مین ضرب کرنیسے اور ایک ایک کو شمار کرنے سے اور بیس کو تین مین ضرب کرنیسے ساٹہہ ہوتے ہین چاہیے جسطرح سے گنے علم حساب سے واقف ہو اور مدد ساٹہہ سے غرض رکہتا ہو +
تعب ۳ لازوال کو ہر طرف یکسان اور بے شکل اور کل شے مین محیط اور عقل اور فہم سے برتر اور دائم یکسان سمجھہ کے پوجنا چاہیئے +
تعج ۴ جو حواس کو ضبط کرکے اور سب کو یکسان سمجھہ کے اور خلق خدا سے نیکی کرکے پوجے وہ حق سے واصل ہے +
تعد ۵ جسکا دل محسوسات مین سرگردان ہے اسکو اصل حال معلوم ہونا دشوار ہے +
تعہ ۶ جو کوی کرم کرے وہ الیشر کی ہیت کرے اور من کو پرمیشر مین محو کرے اور پرمیشر کا کسی کو شریک نہ گردانے وہ بہگت ہی +
تعو ۷ جسکا دل پرمیشر کے دہیان مین رہیگا سنسار ساگر سے پار ہو جاویگا
تعز ۸ ہر ایک برائی کو اچت ہی اپنا من تمام تر سے لگا دے اور بچار مین گیان اور بگیان کے بہی پس یقین کر جب وہ قالب عنصری کو خالی کریگا برہم مین لین ہوگا
[illegible]

سردار جلجوت سنگہ ولد کنور کیشور سنگہ صاحب بہادر نبیرہ مہاراجہ رنجیت سنگہ وہ صد جلد مفت تقسیم کردہ اند

۱۵۰ مولف جوگ جوگی بہت راہ سہ کرتے ہین مگر بجز پرایا نام جسکی تعریف انشٹانگ جوگ مین ہے سب غلط فہمی ہے اور یہہ جوگ بہی تمام کو کرنا ضرور نہین ہے مگر اوسکو جو حواسون کو قابو مین رکہنے نہ سکے +

نقط اجپر ایا نام کرنے نہ سکے وہ نیک فعالی ہے اختیار کرے یعنی بدفعلی نکرے

۱۵۱ مولف نیک فعالی وہ ہے جس سے کسی کو آزار نہو اور بدفعلی وہ ہے جس سے کسی کو دکہہ ہو +

۴۸۰ نقطا اگر یہہ بہی نہو سکے دل کو میری طرف رکہو اور نتیجہ نیک فعالی کا نہ چاہے +

۱۵۱ مولف سری کرشن جی کے قول سے پرانو اور اندریون کے بس کرنے کو اور اچہے کرم کرنے کو اور ایشر کی ہئیت بلا تمنا نتیجہ کے دان اور پن اور کرم اور اوپاشنا کرنے کو حکم ہے سنیچر کی کہوٹی دسا کی دور کرنے کو اور اگلے جنم مین دہن اور استری ملنے کو اور بیترنی ندی سے پار اوترنے کو کسی کے تئین کچہہ دینے کو حکم نہین ہے مین کہتا ہون کہ پرمیشر کے ہیت دینے کے یہہ معنے نہین ہین کہ پرمیشر کو دو کیونکہ تم کون ہو اور تمہارا کیا ہے جو پرمیشر کو دوگے مگر جو کچہہ کسے کو دو اس خیال سے دو کہ ہمکو پرمیشر نے دیا ہے اور یہہ شخص جو سائل ہے یا محتاج ہے اسکے پاس اسوقت وہ چیز نہین ہے ہمکو چاہئے کہ اسکی مدد کرین تاکہ یہہ آرام پاوے جو اس خیال سے دان کرے جو چاہے اور جسوقت چاہے اور جس مکان مین چاہے فوراً دیدے اور کسی قوم کا خیال نرکہے بلکہ اپنی اوپر تکلیف اوٹہاوے اور دوسرے کی تکلیف کو دور کرے مگر جورد اور بچون کا حق تلف کرے جو لوگ میری قول کے خلاف سمجہاتے ہین وہ نادان ہین یا خود غرض ہین حاکم کو دو تاکہ عامکی بہتری کو خرچ کرے اور بزرگون کو دو تاکہ حق پرورش ادا ہو اور برابر والون کو کہ دی ہی تمکو دیتے ہین اور وابستگان کو کیونکہ تمہاری پرورش کے محتاج ہین اور عاجز کو کیونکہ تم عاجز نہین ہو اور عجز کے دور کرنے کی لایق ہو لیکن مت دو اسکو جس نے اپنا پیشہ بہیکہہ مانگنا اور بیگانہ مال مفت کہانا قرار دیا ہو۔

جو جیل کو جرمانہ سے چہوڑواتا ہے وہ چرٹہی بار جیلون کا پکڑنا سکہاتا ہے جو بہکاریون کو دیتا ہے وہ بے حیائی اور بے غیرتی کا پیشہ سکہاتا ہے جو بدکام کی معلمی کرتا ہے وہ نرک

نفا ۱۲ سب سے بہتر علم ہے اور علم سے بہتر دہیان یعنے تصور اور سوچ یعنے غور کرنا اور
دہیان سے بہتر ترک کرنا تمنا کا جو متعلق اس جسم کے ہے اس سے بہتر ترک کرنا تمنا کا
جنم ائندہ یا عقبی مین اس سے بہتر تیاگ مطلق یعنے قلندری اور شجاعت کہ کچھ خواہش نہ ہے
مولف دیکھو معنے چند اقوال کے ۱ علم الیقین عین الیقین حق الیقین ۲ گذشتم از سر ١٥٣
مطلب تمام شد مطلب. نقاب چہرہ مقصود بود مطلب ما ۳ بر سرے دارم کلاہ چار ترک
ترک دنیا ترک عقبی ترک مولا ترک ترک ۴ نہ ہی دہیان کچھ تعین کا لاتعین بہی ایک
تعین ہے شیخ چلے کی مانند جہوٹے خیالات سے تیل کا گہڑا ست گرا دو مال کا نقصان
ہوگا تم مار کہاوگے گہر کے بہوکہے مرینگے +
تقب ۱۳ جو تمام مخلوق سے بلا تعصب اور بغیر انانیت گذران کرے اور کسی کی اہانت
نکرے اور صابر رہے اور رنج اور راحت کو یکسان سمجھے +
تنفح ۱۴ قناعت اور سخاوت کرتا رہے اور دل کو وسواس سے نڈر کرے اور حق الیقین پیدا
کرے اور ذات بحت کی تصور مین محو رہے وہ مجہے عزیز ہے
تفند ۱۵ جس سے کوئی نہ ڈرے اور جسکو کسی سے ڈر نہے اور بیم اور جادو نو اس
سے نیست اور نابود ہو جاوین وہ شریف ہے +
لقہ ۱۶ جو مستغنیانہ زندگی کرے اور دل کو لذات محسوسات سے پاک رکھے
اور ادراک معقولات کرتا رہے اور تارک ترددات سے ہو اور بے غرضانہ دنیا مین
بسر کرے وہ میرا بہگت اور جوگی ہے
تفو ۱۷ جب کچھ پاوے خوش نہو اور کچھ کہووے غمگین نہو اور کسی چیز کا فکر نکرے اور
نہ کچھ خواہش رکھے وہ نیک مرد ہے +
تغز ۱۸ دوست اور دشمن اور عزت اور بے عزتی کو اور سردی اور گرمی اور رنج اور راحت
کو مساوی جانے وہ حق پرست ہے
تفح ۱۹ جو مدح اور مذمت کو برابر جانے اور خاموشی کو گویائی پر ترجیح دے اور جو ملے
اوسی اس مین خوش رہے وہی نیک افعال ہے اور وہی انسان ہے +
تفط ۲۰ جو اس دستور العمل پر عمل کرے کہ آب حیات سے بہتر ہے وہی بہگت ہے +
مولف بہگت وہ مشہور ہوتا ہے جو موہنہ پر بہت چہاپ لگاتا ہے اور لمبا اور چوڑا ١٥

تلک لگاتا ہے اور بار بار نہاتا ہے اور لمبی دہوتی ٹنکاتا ہے اور برہمنون کو جہک جہک لمبی لمبی ڈنڈوت کرتا ہے جہانج بجاتا ہے اور آنکہین مٹکاتا ہے اور برت کرتا ہے اور تیرتہہ کو جاتا ہے اور پاتر کو دان دیتا ہے گویا تر کو دشمن جانتا ہے اور ظاہر ایسا بنا رکہتا ہے کہ جہان سے لاپرواہ ہے مگر جب بیگانہ مال پاتا ہے ڈکار جاتا ہے اور صورت مثل آفتاب کی روشن رکہتا ہے اور سینہ اماوس کی رات سے زیادہ تاریک کہتا ہے اور کسبی اور خانگی سے پرہیز کرتا ہے لونڈون اور ہمسایہ کی بیٹیون سے اونکا بدلا لیتا ہے اور جب کسے ضرورت سے گوشت اور شراب کا ذکر زبان پر کسی کے آوے رام رام کرے ناک کو چڑہاوے خلوت مین میٹہہ اتنی کہاوے اور بیوی کی پہنے والی بہی شرماوین اور اس منتر کو جپتا رہے روٹی کہاو شکر سے دنیا مین رہو مکر سے لیکن سری کرشن کے قول سے وہی جو مذکور ہوئے پرمیشر کے بہگت نہین مین مایا کے بہگت ہونگے پرمیشر کے بہگت کو مین دکہاتا ہون +

۱ جو ظاہر اور باطن کو نیک افعالیون سے آراستہ رکہو اور حکیمانہ اعتدال سے گذران کرے وہ صوفی ہے +

۲ جو ظاہر کو خراب رکہو تا کہ عوام اوسپر نیکی کا گمان کرین اور اوسکے دل کو تعریف گمراہ نکرین اور باطن اوسکا آئینہ سے زیادہ صاف ہو وہ ملامتی ہے

۳ جو عرفان یعنے بگیان سے ایسا مست ہو جاوے کہ دنیا اور عقبے کو بہول جاوے اور مثل شرابی کے بیم ورجا سے باہر ہو جاوے وہ قلندر ہے +

جو ایسے صفت سے موصوف ہے خلایق کے نزدیک مقبول ہے یا مردود ہے مگر خالق کا مقبول ہے

تیرہوین ادہیا چہیتر چہیترگ پردیس جسم اور جان کی تعریف اسمین ۳۵ اشلوک ہین

۴۹۰ نقص اسوال پرش اور پرکرت کی یعنے چہیتر اور چہیترگ کی تعریف کرو

۱۵۵ مولف بعضے سنیاسے کہتے مین کہ یہہ اشلوک گیتا کا نہین ہے لیکن اسکا مضمون کچہہ ناقص ہے نہ تہا اسواسطے اسکو خارج نکیا۔

تصا ۲ جسم چہیتر ہے اور جاننے والا اسکی حقیقت کا چہیترگ ہے اور جو تحقیقات چہیتر اور چہیترگ کی کرتا ہے وہی عالم ہی کیونکہ یہ علم شریف ہے ✤

۱۵۶ مولف جسم دنیا اور نفس ناطقہ عقبے اور جسم بندہ اور نفس ناطقہ خدا جسم فانی ہی جان جاودانی ہے جو اسکی حقیقت جانے گا وہ خوف کو اسطرح کہا جاوے گا جیسے تیتری درخت کے پتون کو اور گہن لگڑی کو اور بہوت اور چڑیل اور مسان مسانی جاہلون کے بچون کو۔ اور سیانے دیوانون کی دولت کو ✤

تصب ۳ اجسام کے اندر جو جاودانی ہی یعنے نفس ناطقہ۔ وہ مین ہون اور یہ واحد ہے اور جو تحقیقات چہیتر اور چہیترگ کی کرتا ہے وہی مدرک معقولات کا ہے ✤

تصح ۴ چہیتر کی حقیقت اور اوسکی علتین اور چہترگ کی کیفیت اور اوسکی طاقت اختصار سے بیان کرتا ہون ✤

تصدہ ۵ تمام رکہیشر اور سب بید اور بیدانتن کے سوتر اور جملہ الفاظ فقط واسطے ثبوت واجب الوجود کے مرکب ہوئے ہین گو کہ ہر ایک نے بعبارت دیگر کے اوسہی ایک مضمون کو بیان کیا ہے ✤

۱۵۷ مولف در ہزاران جام گوناگون شرابے بیش نیست ✤

کے بود آتش دو رنگ از اختلاف سنگہا ✤

زصد آئینہ یک روئے مقابل ۔ اگرچہ صد نماید ایک یک رواست

تصہ ۶ رکن اعظم پانچ ہین یعنے پنچ تت اور اہنکار اور بدہ اور پرکرت اور گیارہ حواس یعنے ایک دل اور دس گیان اندر کرم اندری اور پانچ محسوس یعنے قوت باصرہ وغیرہ یہ سب بے شکل کی شکل دکہانے کو ہین ✤

تصو ۷ شہوت اور غضب اور رنج اور راحت اور بے صبری اور بے استقلالی یہ سب چہترکی فروعات ہین اب چہیترگ کے متعلقات کا بیان ہوگا ✤

تفرہ ۸ بغیر غرور کے زندگی کرنا اور خودستائی نکرنا اور کسی پر ظلم کو روا نکرنا اور تحمل اور بے تعلق رہنا اور مرشد کی فرمانبرداری کرنا اور پاک رہنا اور استقلال رکہنا اور حواسون کو قابو مین رکہنا ✤

تصح ۹ نفرت محسوسات کی لذات سے کرنا اور بیخودی نکرنا سختی اور بیماری بعاجزی اور ناتوانی ہین اور جب کسی کا کوئی عیب نظر آوے چشم پوشی کرنا اور پردہ دری نکرنا ✤

تصط ۱۰ جہان سے بے تعلق رہنا اور اپنی جورو اور فرزند کی طرفداری کرکے غیر پر ناانصافی نکرنا

اور نیک اور بد کو یکسان جاننا اور مطلوب کی تلاش ہین سعی بلیغ نکرنا اور مساوی سمجہنا اگر مطلوب
موجود ہو یا معدوم ہو ✣

١٥٧ ش ١١ کسی کو پرمیشر کے برابر سمجہہ کے تعظیم نکرنا اور اوسکے کمال کو دیکہہ اوسپر محبت نکرنا اور
عبادت اور ریاضت نکرسے نکرنا اور خلوت کو دوست رکھنا اور جلوت سے پرہیز کرنا ✣

١٥٨ مولف اس ادہیا کے مضمون سے پایا جاتا ہے کہ سلامت روی سے دنیا ہین گذران کرے نیکو
اور علم اور عقل سے صنعت اور زراعت وغیرہ پیشون سے زر حاصل کرنے اور واجبی مصارف
ہین خرچ کرنے اور عیش و آرام سے گذران کرنے کو حکم ہے اور اون حرکات کا امتناع ہے
جس سے قید اور ملامت ہو ۔ بت پرستی اور واہیات حرکات کو اجازت نہین ہے اور یہ بھی پایا
نہین جاتا ہے کہ برہمن بچن پرمان تیلیا کی ہٹی کو گنگا رچ کرمان ✣
عوام سرکار انگلشیہ کی سلطنت کی تعریف کرتے ہین کیونکہ انہون نے سنو برس کی حکومت ہین تمام ہند کو فرمانبردار
کرلیا ۔ ہین برہمنون کی سلطنت کی تعریف کرتا ہون کیونکہ انکی سلطنت ایکہزار یا نسو برس سے
جاتی رہی اوس سے پہلے کسی عرصہ تک رہی تھی مگر وہ آئین اور قانون انہون نے جاری کئے
تھے کہ انکے حکم کا جہنڈا ہنوز ہنود کے سینہ ہین ایسا مضبوط گڑا ہے کہ مثل گج اندر کے
جسکو دس ہزار ہاتھی کا زور تھا اور بیشمار ہاتھی اوسکے تابع تھے لاکہہ گج اندر جمع ہوئین تو بھی
اپنی جگہہ سے جنبش نکرے ✣
ہین انکی نندا نہین کرتا ہون مگر افسوس کرتا ہون کہ یہ ہنود کے گرد ہین یہ کیون ان چیزونکو
پوجتے ہین جنکا پوجنا سری کرشن جی کے بچن سے ممنوع ہے ✣

ثا ١٢ محویت ذات بحت ہین کرے اور عرض کو چھوڑ جوہر پر نظر رکھے اس صفت اور صورت
کے آدمی کو عارف کہتے ہین اور حقیقت عرفان کی یہ ہے ✣

ثب ١٣ وہ ایسی شے ہے جسکو حق اور باطل کہنا مشکل ہے لیکن مشہور عام ہے وہ کہتا
ہون تاکہ تجہے اوسکے علم سے قوت ملیگی ✣

١٥٩ مولف جیسے آتما کی صورت دکہائی نہین جاتی ہے ویسے اوسکے وصل کی لذت بتائی نہین
جاتی ہے لیکن جیسے وہ سب سے بڑا ہے اوسکے وصل کی لذت بھی سب سے بڑی ہوگی
پرم آتما اے نرلنکا اے ترلوکی ناتہہ مجہے اور تمام مخلوق کو جو پہلے تہی اور اب ہے اور آئندہ
ہوگی خواہ اجرام فلکی ہے ۔ یا اجرام ارضی توہمات باطلہ سے آزاد کر اور اپنی محبت دے

اور اپنے وصل کی لذت سے کامیاب کر میرے دشمن بہت ہین لیکن تیرا شکر کوئی نہین ہے ✣
ثج ۱۴ ہر جگہہ اوسکے ہاتہہ و پانوو آنکہہ و سرو موہنہہ و کان وغیرہ ہین اور تینون لوگ کو وہ محیط ہی
باوجود این ہمہ وہ سبسے نیارا اور بے واہ ہے ✣
ثہ ۱۵ اسکل حواسونکی ہے اور حواسونکی صفتون کے درمیان ہین ہے اور سب سے جدا اور
بے غرض ہے اور جملہ مخلوق کا پروردگار ہے اور جملہ صفات سے منزہ ہی اور تینون اوسکا
جملہ صفات کرتی ہے ✣
۱۶۰ مولف حس چودہ ہین اور انکے لوگ بھی چودہ ہین اور انکے دیوتا بھی چودہ ہین جیسے
آنکھہ سورج لوگ ہے اور قوت باصرہ حس ہے اور سورج اسکا دیوتا ہے اور یہی ترلوکی ہے اور انہین سے
انتظام عالم کا ہے اور انہین سے وہ پہچانا جاتا ہے اور انہین اُسکا نور ہے اور ان سبسے جدا ہے ✣
ثہ ۱۶ اندر اور باہر تمام ساکن اور متحرک کے بین ہون مگر بسبب کمال لطافت کے نظر نہین
آتا ہون چونکہ حد سے زیادہ نزدیک ہون پس بسبب فرط قربت کے دکہائی نہین دیتا ہون ✣
۱۶۱ مولف اپنی ہتھیلی کو اپنی آنکھہ کے نزدیک کرو جبتک کچھہ بُعد رہیگا خط او گوشت کف دست کا
نظر آویگا جب بہت قریب ہوگا کچھہ نظر نہ آویگا سبب اوسکا حد سے زیادہ نزدیکی ہے ✣
ہے گہٹ ہین سو جہت نہین لعنت ایسی زند ✣ نانک اس سنیار کو ہوا مونیا بند
من نزا ازرگ جانت ہتو نزدیک ترم ✣ تو مرا دربدرے خلق چرا مے طلبے
دیکہو سنو سیانے ایک مت ✣
ثو ۱۷ اس تمام موجودات ہین مین واحد ہون جو کثرت سے نظر آتی ہے پس مجھے پیدا کرنے
والا اور پرورش کرنے والا اور فنا کرنے والا جانو ✣
۱۶۲ مولف برہما اور بشن اور رودر کوئی شے مجسم اور علیحدہ نہین ہین یہ تینون گن اوس ایک کے ہین
ہین جو اپنی رائے لکھتا ہون ہر ایک مذہب کے موافق ہے میری رائے کو کوئی واقف اپنے
اصل اصول مذہب کا رد نکر سکیگا اور نادانون کی نظر مین سب سے مخالف ہون مین
دشمن دانا اور نادان کسیکا نہین ہون - دانا یونکی دل لگی اور نادانونکی ہدایت کو سعی کرتا ہون
مگر دانا میری قدر کو جان کے میرا شکر کرتے ہین اور نادان جیسے اپنے معلم کو کوستے ہین مجھے بھی
کوستے ہین صاحب عقل کو چاہیے کہ میرے قول کو بیدونکی منترون سے تصدیق کرے
رسومات آباے سے آزمایش نکرے ✣

شہز ۱۸ تمام روشنیون کو روشن کرنے والا ہون اور ظلمت یعنے جہل سے جدا ہون اور علم اور معلوم ہون اور مدرک معقولات کا ہون اور سب کے سینہ مین مقیم ہون +

شبج ۱۹ تعریف چہیتر اور چہیتر گ کی ختم ہوئی اسکو بغور سمجہ اور اسکی حقیقت کو دریافت کر پھر حق سے مشغول ہو جا +

ثط ۲۰ طبیعت اور نفس ناطقہ خود بخود پیدا ہوئے ہین اور حواس اور صفات اور محسوسات اور حاصل محسوسات طبیعت سے پیدا ہوئے ہین یعنے مایا سے +

۱۶۳ مولف طبیعت اور نفس ناطقہ دو نہین ہین فقط نام دو ہین اور نفس کی خواہش سے ہر قسم کی قوت مثل آنکہہ کی روشنی اور حاصل اوس قوت کا یعنے خوبصورتی اور اوسکے دیکہنے سے سرور پیدا ہوا ہے۔ خلقت دو قسم کی ایک ذی روح دوسری غیر ذی روح طبیعت کا لفظ واسطے غیر ذی روح کے تحریر ہوا ہے +

آتما جسکا ایک نام طبیعت اور دوسرا نام نفس ناطقہ ہے کسی سے خالی نہین ہے ہر شے مین بنام وصف دیگر موجود ہے +

۵۱۰ قی ۲۱ تمام اصل اور فرع طبیعت سے موجود ہوئے ہین اور جب یہ طبیعت سے انس کرتے ہین

ثیا ۲۲ نفس ناطقہ طبیعت سے آمیزش کرکے کسافت پیدا کرتا ہے پھر ان دونو نکی آمیزش سے اجسام نیک اور بد پیدا ہوتے ہین پھر وہی سبب الفت اجسام سے ہوتا ہے +

۱۶۴ مولف مراد یہ ہے کہ جب برہم نے مایا سے اتصال کیا لطافت سے کسافت پیدا ہوئی اسکی آمیزش سے دنیا کے تمام لوازمات پیدا ہوئے جو نیک ہین یا بد۔ آدمی کی روح برہم ہے اور خواہش لذات مایا۔ اسکے سبب سے جسم اور جسم کی حرکات اور عادات پیدا ہوئین اسکو چاہیے کہ اسباب کسافت کو چہوڑ دے لطافت جو اسکی اصل ہے پیدا کرے +

ثیب ۲۳ نفس ناطقہ جسم سے جدا ہے گو کہ جسم سے اتصال کرکے مرتکب نیک اور بد افعال کا ہوتا ہے

۱۶۵ مولف اگر نفس ناطقہ جسم سے تعلق رکہتا۔ جب جسم کا کوئی عضو قطع ہوتا وہ بہی کسیقدر قطع ہو جاتا چونکہ ایسا نہین ہوتا ہے پس بالیقین ثابت ہے کہ نفس ناطقہ جسم سے جدا ہے

ثیج ۲۴ جو نفس ناطقہ اور جسم کی حقیقت سے آگاہ ہو جاوے ہر چند بمقتضائے بشری مرتکب افعال ضروری کا رہے تاہم خوف تناسخ سے رہت ہو جاوے +

۱۶۶ مولف تناسخ تمنا لذات محسوسات سے ہوتا ہے جو نفس ناطقہ کی حقیقت کو جانتا ہے وہ تمنا کی

ستاگ دیتا ہے اور جو لوازمہ بشریہ وہ جین حیات کرتا رہتا وہ کچہہ مانع مکت کا نہین ہوتا ہی
اور احمق اور بے علم اور بے عقل کو مکت نہین ہوتی ہے چاہے جگ کرے چاہے جوگ وادپاشنا
کرے یا سدہ کہلاے وجہ یہ ہے کہ اوسکو کسی چیز کی خواہش رہتی ہے۔ خواہش مکت اور
پرمیشر کے درشن کی بھی مانع مکت کی ہے +

شید ۲۵ بعضے تصور اور دہیان کرتے ہین یعنے اوپاشنا اور بعضے قوت مدرکہ سے حقیقت کو
پاتے ہین یعنے گیان سے اور بعضے جوگ یعنے پرانایام کرکے اور بعضے بد فعلی چہوڑ نیک افعالی اختیار
کرکے یعنے کرم کانڈ سے مقصود کو حاصل کرتے ہین غرض یہی چار راہ معرفت حق کے ہین +

۱۶۷ مولف یہ چارون مثل چار عنصر کے ہین جو چارون کو برابر رکھے وہی اوپاشک ہے اور وہی جوگی
اور وہی کرم کانڈی اور وہی گیانی۔ جو تین پر ایک کو کم یا زیادہ کردے وہی اعتدال سے
منحرف ہو جاوے۔ موت فقط غلبہ صفرا سے نہین آتی ہے خون یا بلغم یا سودا جو زیادہ یا
کم ہوتا ہے وہی موت کو بلاتا ہے +

شیہ ۲۶ بعضے اورون سے سنکے اونکی پیروی کرتے ہین وے بھی محمود ہین +

۱۶۸ مولف جو لیاقت نوشت وخواند کی نہین رکہتے ہین وے لکہون اور پڑہون سے راد ورسم
جوگ اور اوپاشنا اور کرم اور گیان کی سن اور سمجہہ کے عمل کرین اونکو بھی مطلب حاصل
ہو سکتا ہے اور کتہا کا مندرون مین وقت معین پر کہنا اور مسجد و نمین ممبر پر بیٹھہ کے وعظ
کرنا اور عام کو بازار مین کہڑے ہو سنانا اسی مراد سے ایجاد ہوا تہا کہ وے جاہل جو لیاقت
مطالعہ کتب نہین رکہتے ہین ہدایت پاوین۔ اب جو کتہا اور نصیحت ہوتی ہے فقط روٹی کمانے
اور عوام کو احمق بنانے کو اور عورتون کے گہورنے کو۔ مین کہتا ہون۔ کہ یعنے جو جو کتاب مین لکھی
ہین انکے سنانے کی عیوض مین کچھ کسی حیلہ سے کوئی نہ لیوے +

شیو ۲۷ جو ساکن اور متحرک ہین سب چہیتر اور چہیترگ ہین +

۱۶۹ مولف روح ہر چیز مین ہے انسان کے جسم مین نفس ناطقہ کو شرف ہے جو دماغ مین ہی
حیوان کے جسم مین روح حیوانی کو شرف ہے جو دل مین ہے۔ نباتات کے جسم مین روح نباتاتی
کو شرف ہے جس سے نشو و نما پاتا ہے رجمادات مین طبیعت کو شرف ہے جس سے وہ ایک
شے علیحدہ متصور ہوتا ہے سمجہہ مین آنا اس بیان کا بغیر معاینہ انوار نامتناہی کے محال بد
بلکہ بغیر کل علم حکمت نظری اور عملی +

شیئر ۲۸ جو تمام مخلوق مین آتما کا نور دیکھتا ہو وہ جب جسم کو چھوڑتا ہی نہین مرتا ہے اور وہی
ناظر ہے آتما کا +

شیج ۲۹ جو سمان ڈشٹی ہے اور یہ جانتا ہو کہ صاحب عالم کا ہر جگہہ موجود ہے وہ اپنی ہلاک
نہین کرتا ہے بلکہ جب قالب عنصری سے جدا ہوتا ہے بلند مرتبہ پاتا ہے +

شیط ۳۰ جو سمجھتا ہے کہ افعال لازمہ جسمانی ہے اور نفس ناطقہ فاعل افعال کا نہین ہی
وہی صاحب نظر ہے +

مولف اگر تا پر مبیشر کو اسہی وجہ سی کہتے ہین کہ جو کچھہ کرتا ہو جسم کی خاطر کرتا ہو اپنے واسطے ۱۷۰
کچھہ نہین کرتا ہو اور کچھہ نکرنے کا سبب یہ ہو کہ اوسکو کچھہ کرنیسے کمال اور نہ کرنے سے زوال نہین
ہوتا ہے احمق اسکے معنی کچھہ اور ہی بناتے ہین جو آدمی نے غرضانہ فعل کرے وہ کرتا نہین
اکرتا ہے +

شک ۳۱ جو سمجھتا ہے کہ یہ مخلوق جو بصفت کثیر موجود ہے خالق واحد سے پیدا ہوئی ہے وہ ۵۲۰
ذات بحت سے واصل ہوتا ہے +

رشکا ۳۲ ذات پاک فاعل کسی فعل کا نہین ہے اور ازلی ہے اور صاحب عالم کا ہے اور
کوئی صفت نہین رکھتا ہے کیا ہوا کہ آتما کہلا کے اجسام مین مقیم ہوا +

نکب ۳۳ جسطرح سے ہوا بسبب لطافت کے باآنکہ ہر قسم کی جگہہ سے مجیط ہی مکدر نہین ہوتی ہر
اوسہی طرحسے آتما قیام سے اجسام مین مکدر نہین ہوتا ہے اور آزاد رہتا ہے +

نکیج ۳۴ جسطرحسے ایک آفتاب تمام عالم کو روشن کرتا ہے اوسہی طرحسے ایک آتما یعنی
چہیترگ تمام اجسام یعنے چہیتر کو روشنی دیتا ہے +

تکمدہ ۳۵ جو عرفانکی آنکہون سے تفاوت چہیتر اور چہیترگ کو جانے اور سمجھی کہ مخلوق
کی پیدایش طبعی ہے وہ مرد کامل ہے +

مولف چہیتر جسم ہے اور چہیتر مین استہان کرنے والا آتما ہے آتما چہیتر کے پانو کو دہونے ۱۷۱
کی طاقت رکھے ہے اور چہیترگ تیرتھ ہے حیف ہے کہ گھر آئے ناگ نہ پوجے بمبئی پوجن جائین
یعنے چہیتر اور چہیترگ کی قدر کو نہ جان کے اور ٹہگون کی ٹہگی سے راہ بہول کے اپنی دولت
اور اپنی عقل اور اپنا وقت اور اپنا آرام کہو کے جابجا بہٹکتے پہرتے ہین - آدمی کو چاہیے کہ
اوسکے دلمین جو گندگی تمنا لذات محسوسات کی شل کائی کے جمی ہوئی ہے اوسکو گیان کے پانی سے دہووے

اوسکو نہ دھو بلکہ اوسیر د وچند جا کے بدن کو دھونے دہان جاتے ہین جہان مینڈک اور مچھلی ہر وقت اپنا بدن دھوتے رہتے ہین اور نتیجہ کچھ نہین پاتے ہین جب بد نگوندی اور ساگر اور تالاب مین دھوتے ہو یہ تو ایک روز خاک مین ملیگا پھر اوسکو دھونے سے کیا نفع ملیگا۔ اگر صفائی بدن براد آسایش دنیا مطلوب ہو۔ گرم پانی سے صابون لگا کے حمام مین غسل کرو اور جو عاقبت کے نفع کو چاہتے ہو دل کے جہل کو گیان کے ساگر سے صاف کرو۔ ہاتھی فیلبان کو مہربان سمجھ کے اپنے کان اوس سے پکڑواتا ہے اور سونڈ پر اوسکے پانو دھر اگردن پر چڑھاتا ہے تب فیلبان اوسکے سر مین انکس مارتا ہے +

چودھوین ادھیا گونہ تری پرودش۔ علم اور عمل اور جہل کی تعریف مین اسمین ۲۷۔ اشلوک ہین

شکہ ۱ وہ علم جو لطیف اور شریف ہے اوسکو بنوع دیگر بیان کرتا ہون تاکہ صاحب دل بلند مرتبہ پاوین +

شکو ۲ مہذب اخلاق پرمیشر مین لین ہوتے ہین گو کہ سلسلہ زمانہ کا جاری رہیگا مگر اونکو اواگون نہوگا اور یہ کبہی غمگین نہین رہیگا +

شکز ۳ پرمیشر کی مایا پرم پار ہے اور وجود جملہ موجودات کا اوسکی قدرت سے ہوا ہے۔ شکح ۴ جسقدر شکل پیدا ہوئی ہین سب کی منود پرمیشر کی قدرت سے ہوئی گویا وہ تخم کا تخم اور نطفہ کا نطفہ اور اصل کی اصل ہے +

شکط ۵ سنتو گن صفت علمیہ اور رجو گن صفت عملیہ اور تمو گن صفت جہلیہ ہے اور طبیعت ان تینون سے مرکب ہے اور نفس ناطقہ اسمین مقید ہے +

شل ۶ صفت علمیہ صاف اور روشن اور بے نقصان ہے کیونکہ سنتو گنی رنج اور راحت ٥٢٠
مین مبتلا نہین رہتا ہے +

شلا ۷ رجو گنی سر سے پانو تک خواہش سے بھرا رہتا ہے اور حرص اور ہوس سے بند ہا رہتا ہے اور نتیجہ کی توقع سے عمل کرتا ہے +

شلب ۸ جاہلی سے ہر نفس مخمر ہوتا ہے اور غرور اور کسافت اور عاجزی اسکا لازمہ ہے

بہر واہر گجوت سنگہ دلد انور کپور تہلہ ضیا بہا بہیرہ مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر ... صد جلد مفت تقسیم کرتے ہین

۱۷۲ مولف دیکہو بہاگ بہری کو جو اخلاق ناصری کا ترجمہ ہی بالکل بالمعنی اس قول کے موافق ہی اور چین کے اور ولایت کے حکما بہی یہی کہتے ہین لیکن افسوس ہے کہ ہند کے ۵۳ قوم کے مردم شاستر کے پڑہنے کے اوہکاری نہین اور دوسری ولایت کے علم کے پڑہنے سے پلیچہ ہو جاتے ہین پس انکو جہالت سے عمر کاٹ کے مرنا فرض ہوگیا ہے اور جو کچہہ ہند دبیٹہے ہین اور جو کچھ کرتے ہین بیکنہہ اور جنم آیندہ اور اولاد اور تنندرستی اور پتہر دن کی نجات کو کرم کرتے ہین پرمیشر کے ہیت نہین کرتے +

شلوک ۹ ستوگن یعنے گیان سے آرام ملتا ہے اور رجوگن سے نوع بنوع کے کرم کرنے کی ضرورت ہوتی ہی اور تموگن سے بجز رنج اور حسرت اور ذلت کچھہ حاصل نہین ہوتا ہے +

۱۷۳ مولف جوگ اور اوپاشنا اور کرم کانڈ رجوگن کے تحت مین ہین اور گیان ستوگن کے ذیل مین ۵۳ قوم کے نصیب مین جہالت یا تموگن کو برہمنون نے لکہدیا ہے بیچارہ کیا ہون کہ ہند کا ہر متنفس مرد ہو یا عورت یا مخنث کمینہ کے لطفہ سے ہو یا شریف کے سب ستوگنی ہو جاوین اور لقمان اور افلاطون سے پنجہ کرنے کو مستعد ہون +

شلوک ۱۰ ستوگن رج اور تم پر اور رجوگن ست اور تم پر اور تموگن ست اور رج پر تغلب چاہتا ہے +

۱۷۴ مولف صاحب علم چاہتا ہے کہ سب عالم ہو جاوین اور صاحب عمل چاہتا ہی کہ بہیم ورجا میں مبتلا رہین اور جاہل چاہتا ہے کہ جہان سے علم اسطرح سے جاتا رہے جیسے گدہے کے سر سے سینگ جاتے رہے بعضے کہتے ہین کہ ستوگن اشرف ہی مگر ہند کی جماعت کی کثرت رای سے تموگن لایق ہے۔ کہ برہمنون کا یہی بچن ہے +

شلوک ۱۱ جب تمام دروازے جسم کے روشن ہو جاوین یعنے جب انتہہ کرن اور گیان اندری کرم اندری بموجب علم کے عمل کرین اور جزو کل کا عالم ہووے یعنے معقول اور منقول جانے تب معلوم کرو کہ صاحب اوس جسم کا ستوگنی ہے +

شلوک ۱۲ جو اپنے کرم کی جزا چاہتا رہے اور نتیجہ کے بہروسہ سے کرم کرے معلوم کرو کہ وہ رجوگنی ہی

شلوک ۱۳ جو مغلوب تموگن کے رہتا ہے اوسکے دل پر تاریکی اور سہو اور اضطراب و رعجب اور جبن غالب رہتا ہے اور یہ نسیان ہے +

شلوک ۱۴ جب ستوگن غالب ہوتا ہے جسم اور جان تازہ ہو جاتا ہے اور وہ مقام پاتا ہی جہان کچھ رنج اور کسافت نہین ہے +

شلوک ۱۵ ا جب رجوگن غالب ہوتا ہے کرم کانڈی لیو جاتا ہی اور جب تموگن کا غلبہ ہتا ہی تب حیوانات کے قالب مین جاتا ہے +

۱۷۵ موءلف ستوگنی جو کام کرتا ہے فقط دل لگی کو۔ رجوگنی جو کرتا ہے نتیجہ کی امید کو۔ اور تموگنی نہین جانتا کہ مین کیا کرتا ہون جیسے چکی کا بیل نہین جانتا کہ دہ آٹا جو مین نے پیسا ہے وہ گیہون کا ہی یا جو کا۔ اوسکی پیسائی کون کہاویگا اور دن رات کی محنت اور ہر وقت کی مار کے عیوض مین کسا بہوسہ کہانے کو ملیگا۔ ایک شاگرد نے پوچہا کہ جو اہل قلم رشوت اور غبن سے روپے پیدا کرتے ہین جسکی پاداش مین کوئی کوئی قید بہی ہوتا ہے اور جو عوام چوری اور ٹہگی اور جعلسازی اور دغابازی اور رہزنی اور قلب سازی اور کیمیاگری اور جادوگری اور قلبازی اور بردہ فروشی سے دولت اور حکومت اور ثروت حاصل کرتے ہین جسکی تدارک کو تعزیرات ہند نبی ہے اور اپنی اندوختہ کو شادی اور غمی اور نت کرم مین لٹاتے ہین وے ستوگنی ہین یا رجوگنی یا تموگنی +

اوستاد نے جواب دیا کہ ایک روز نواب گورنر جنرل اور صاحب رزیڈنٹ دہلی شہر مین ہاتہی سوار بازار مین چلے جاتے تہے راہ مین کئی آدمیونکو گہوڑون پر جہڑی بنت کی ٹوپی پہنے کاکل لٹکائے لاٹ صاحب نے دیکہہ کے صاحب کلان سے پوچہا کہ یہہ کون ہین وے صاحب ہر ایک کے حال اور نام سے خبردار نہ تہے پس جواب دیا کہ کوئی شاہزادہ ہوگا یا بہرادہ ہوگا مگر صاحب علم اور عقل او نیک چلن نہین ہین +

شاگرد نے کہا کہ ہنوز میری سمجہہ مین نہین آیا۔ اوستاد نے فرمایا کہ ایک میانجی سے گلستان پڑہتے ہوئے شاگرد نے سوال کیا کہ (نہ نے مقام است) کے کیا معنے ہین۔ اوستاد نے کہا کہ (نہ نے) ایک مقام ہے نہ تو تی پہانہ مین نے چل چل اگے چل

اے بیٹا مین کیا کہون اور کسی کے دل کا حال کیا جانون مگر اتنا کہہ سکتا ہون کہ ستوگنی نہین ہین رجوگنی یا تموگنی ہونگے کیونکہ ستوگنی زراعت اور تجارت اور صنعت اور خدمت سے مال حاصل کرتا ہے اور اپنے اور اپنے وابستگان اور عوام کے عیش و آرام کے اسباب کے سرانجام مین صرف کرتا ہے حرامکاری سے پیدا نہین کرتا ہے مفت خورونکون دیتا بہی نہین ہے ؛ ستوگنی پر جو معصیت آتی ہے اوسکو پچہلے جنم کے گناہون سے نہین جانتا ہے اور سمجہتا ہے کہ دورنگی زمانہ کی مشہور ہے ؛ کہین سایہ ہے اور کہین دہوپ ہے ؛ اور جو نیک کام کرتا ہے اوسکے بدلے کی توقع اگلے جنم مین نہین رکہتا ہے اور سمجہتا ہے کہ آدمیت کا یہی لازمہ ہے کہ

عاجز دستگیری کرے ❖

٥٤٠ شم ١٦ نتیجہ افعال ستوگنی کا صفائی قلب اور رجوگنی کا غم اور رنج اور تموگنی کا سختی اور عاجزی
اور جہالت ہے ❖

ثا ١٧ ستوگن سے گیان اور رجوگن سے موہ اور لوبہہ اور تموگن سے حمق اور تکبر پیدا ہوتا ہے ❖

شب ١٨ ستوگنی بلندی کو جاتا ہے اور رجوگنی پستی کو اور تموگنی تحت الثریٰ کو جاتا ہے ❖

شج ١٩ نفس ناطقہ جب سمجہتا ہے کہ فاعل افعال کے یہہ تینون گن ستوگن اور رجوگن اور
تموگن ہین اور مین اونسے منزہ ہون تب کامل اور صاف ہو جاتا ہے ❖

ثم ٢٠ جو ان تینون صفت کے احاطہ سے باہر ہو کہ سب انکے اندر گہوتے ہین وہ خوف سے
موت اور ناتوانی اور عاجزی کی آزاد ہووے ❖

ثم ٢١ ارجن نے پوچہا کہ ان جو تینون صفت سے منزہ ہے اوسکی شناخت کیا ہے
اور وہ کیسے فعل کرتا ہے اور کس حکمت سے ان تینون کے دام سے رہا ہوتا ہے ❖

ثمو ٢٢ کرشن جی نے جواب دیا کہ جسکی دل مین گیان کی روشنی ہو جاوے وہ ان تینون کے
بند ہن سے بری ہو انکو ناچیز سمجہتا ہے ❖

ثمز ٢٣ وہ جانتا ہے کہ رج دست دتم مقتضائی بشری اور لازمہ جسمانی ہین پس انکی
حرکات پر کچہہ التفات نہین کرتا ہے

ثح ٢٤ یہہ رنج اور راحت اور زر اور خاک اور مرغوب اور مکروہ کو برابر جانتا ہے ❖

ثمط ٢٥ کوئی اسکی تعظیم کرے یا اسکی حقارت کرے یا دوست ہو یا دشمن سب کو یکسان دیکہو
اور کسی سے الفت یا نفرت نہ کرے اور سب سے آزاد رہے ❖

٥٥٠ ثن ٢٦ جو اس صفت سے موصوف ہو وہ گیانی ہے لیکن بڑی قسمت سے گیانی ہوتا
ہے اور جو گیانی ہو وہ عابد ہے ❖

ثا ٢٧ وہی نرگن برہم اور سرگن اور جاودان اور قادر ہے اور وہ مین ہون ❖

١٧٢ مولف ممکن نہین ہے کہ آدمی ان تینون صفات سے باہر ہو سکی غنیمت ہی جو ستوگنی صفت اختیار کرے

پندرہوین ادہیا پرکہوتم جوگ خداشناسی کی راہ اسمین
٢٠ اشلوک ہین

شنب ١ وہ درخت جولازوال ہے اور اوسکی جڑ اوپر کو ہے اور اوسکی ڈالیان تلے کو۔ اور بید
اوسکے پتے ہین اوسکی حقیقت کو جو سمجھے کہ بطور رمز لکہا ہے وہ بیدانتی ہے
شنج ٢ اس درخت کی شناختن بصفت مختلف تلے اور اوپر کو پہیلی ہین اور محسوسات اسکے
پتے اور پہول ہین اور عمل اسکے پہل ہین ✣
شند ٣ اس درخت کی جڑ ہین اسطرح سے پیچیدہ ہین کہ انکا اول اور آخر اور وسط نظر
نہین آتا ہے اور اس درخت کے قطع کرنے کو آزادی محسوسات سے ایک آلہ ہے ✣
شنہ ٤ جو اس درخت کو قطع کرے وہ وہان پہونچے جہان اسکا مبدع ہے اوسسے
ملے جسسے یہہ پیدا ہوا ہے اور پہر اوسکو اواگون نہ ہو ✣
شنو ٥ جو ماؤ منی کو چہوڑ دے اور تعلقات محسوسات کو قطع کرے اور حواسونکو ضبط رکہے
اور علم الہی کی مداومت کرے اور لذات محسوسات کو چہوڑ دے اور رنج و راحت کو مساوی
سمجہے وہ اوس مقام کو پاوے ✣
شنر ٦ یہہ مقام ایسا بلند اور روشن ہے کہ آفتاب جو جہان کو روشن کرتا ہی اور چاند
اور اگ اوس سے روشنی پاتے ہین اور وہ خود بخود روشن ہے کسی اور سے روشن نہین
ہوا ہے جو وہان پہونچتا ہے واپس نہین آتا ہے
شنح ٧ انسان کے جسم مین نفس ناطقہ قدیم ہے اور وہ نور ذات بحث ہے لیکن طبیعت اسکی
مقید ہو گیا ہی حب حواسون اور دل سے ترک لذات محسوسات کا کرے اپنی اصل سے ملجاوے
شنط ٨ ہر ایک مجسم جسم کو چہوڑتا ہے مگر حواسونکو اپنے ہمراہ لیجاتا ہے ✣
شس ٩ قوت سامعہ و باصرہ ولامسہ و ذائقہ و شامہ اور دل ہمیشہ محسوسات کو حس کیا کرتے ہین ٥٦٠
شسا ١٠ جسم کا چہوڑنے والا اور جسم مین قیام رکہنے والا جب تک پابند صفات کا رہتا ہے
حقیقت کو نہین جانتا ہے جب پابند صفات کی چہوڑتا ہے عرفان ہوتا ہی اور حقیقت کو پاتا ہے
مولف آدمی خواب مین ہر قسم کی شے دیکہتا اور سنتا ہی اسوجہ سے ثابت ہی کہ قوت باصرہ ١٧٧
بغیر آنکہہ کے دیکہتی ہے۔ جسکا دل مبتلا لذات محسوسات کا رہیگا مرنے سے بہی طالب
اون لذات کا رہیگا جیسے خواب مین تہا جیسی خواب مین وسر اگہر اور دوسرے بار پیدا کرلیتا
ہی ویسی بعد مرگ کے بہی پیدا کرلیگا۔ جسکا دل جملہ محسوسات کا خیال چہوڑ دیگا اور دنیا اور عقبی
اور بہشت اور دوزخ اور جیون مکت اور بدیہہ مکت کو محسوسات کے ذیل مین سمجہیگا وہ اپنی اصل سے جاملیگا

شب ۱۱ عارف ادراک معقولات کا کرکے نفس ناطقہ کو دیکہتا ہے اور جاہل ہرچند دیکہنا چاہتا ہے مگر دیکہنے نہین پاتا ہے +

۱۷۸ مولف جاہل چاہتا ہے کہ آتما کو ان آنکہونسے دیکہے اور دیکہہ کے اوسکو سجدہ کرے اوسکو شعبدہ باز کوئی طلسماتی شکل دکہا کے اپنے تئین صاحب اعجاز بنا پوجانے سکتا ہی اتنی عقل اوسکو نہین ہوتی ہے کہ غور اور فکر سے آتما کی حقیقت کو جانے -

عاقل اپنے قیاس سے جیسے دوسرے کے دل کی بات اور شدنی کو اور گذشتہ واقعات کو دیکہہ لیتا ہے ویسے آتما کو دیکہہ لیتا ہے +

شبج ۱۲ سورج جو عالم کو روشن کرتا ہی اور چاند اور آگ جو روشن ہین سب اوس نور سے اقتباس کرتے ہین +

شہ ۱۳ تمام موجودات برہمانڈ کو آتما پالتا ہے اور چاند یعنی عقل فعال کو وہی روشنی دیتا ہے

شہ ۱۴ حرارت غریزی ہوکے ہر ایک جسم کو تقویت دیتا ہے اور پران باد اور اپان باد ہوکے طعام کو ہضم کرتا ہے اور چار نوع کا ہے +

شو ۱۵ ۱ متفکرہ ۲ حافظہ ۳ ممیزہ ۴ نسیان بہی وہی ہی اور بید اور مصنف بید لت وہی ہے اور وہ مین ہون +

شند ۱۶ دو صورت ہین ایک قدم دوسرے حادث - پس حادث عالم ہے اور قدم حق ہے

۱۷۹ مولف تینون لوگ اور برہما اور بشن اور مہیش اور تینون بید رگہہ اور یجر اور شام اور چارون تت ہولا در آگ اور پانی اور مٹی اور اجرام فلکی اور اجسام عنصری سب حادث ہین جو قدم ہے اوسکا کوئی نام نہین - لفظ قدم اور برہم اور آتما بہی حادث ہین +

شسح ۱۷ سب سے اعلے پرم آتما ہے اور وہ تینون عالم مین محیط ہی اور موجد اور صاحب سب کا ہے اور سب سے منزہ ہے +

شسط ۱۸ جو حادث نہین ہے اور قدیم اور قدم ہے اوسکو بید وان اعلے اور اکبر کہتے ہین +

۵۷۰ شع ۱۹ جو لذات محسوسات کو چہوڑتا ہے اور دل کے آئینہ کو محسوسات کے زنگ سے پاک کرتا ہے وہ پرکہوتم کو پہچانتا ہے یعنے اوس پرش کو جو اوتم ہے +

شعا ۲۰ ای ارجن اس رمز کو سمجہہ کے عرفان حاصل کر اور جو کام کرنا ہے وہ کر

۱۸۰ مولف ترک تعلقات کرکے فقیری کرنا محض بے وقوفی ہے مگر ترک کرو

۱۔ جہالت تاکہ اس لائق ہوگہ تمیز ہوکہ لائق رکہنے کے کیا ہے اور لائق چہوڑنے کے کیا ہے
۲۔ زیادہ الفت مایا اور رج اور ست اور تم اور چودہ اتنہہ کرن وغیرہ اور انکے فروعات اور متعلقات سے نکرو۔ اور رعایت کرو انکی اوسقدر کہ یہہ بیکار نہ ہوجاوین تاکہ اپنے جسم کو پرورش کرسکو اور غیرون کی مدد کے لائق رہو +
۳ بیم درجا تینون لوگ کو اور ان چیزون کو جس سے بیم اور رجا پیدا ہوتے ہین چہوڑو تاکہ اطمینان سے زندگی قطع کرنے سکو اور دل مین رکہو اوسکو جسکو زوال نہین ہے +
۴ بیگانہ وار متعلقان سے گذران اور جسم کو کہانے اور پینے اور مباشرت کے لوازمات کو دو جیسے محتاج کو دیتے ہین۔ دنیا مین رہو جیسے سرائی مین مسافر رہتے ہین
۵ جنگ وجہاد اوسطرح کرو جیسے حاکم عادل مجرم کو پہانسی دیتے ہین اور طبیعت عاقل قطع عضو کرتے ہین +
۶ بضرورت سب حلال ہے اور شہوت اور غضب سے سب حرام ہے

سولہوین ادہیا دیواُسر سمپ سُر اور اُسر کا تفاوت
اسمین ۲۴ اشلوک ہین

ثعب ا۔ تیج ۲۔ ثعد ۳۔ ان تینون اشلوک مین ۲۶ صفت سرون کی غیر مرتب ہین مولف نے مرتب کرکے لکہا ہے +

۱۔ ابہے نڈر اور بے خوف رہنا	۲ سب سُن سودہی اتنہہ کرن کو صاف کرنا
۳ گیان جوگ بیروستی علم حاصل کرنا	۴ محتاج اور عاجز کی مدد کرنا
۵ دم حواس کو قابو مین رکہنا	۶ جگ بارہ قسم کا ہوتا ہے وہ کرنا
۷ اسوادہیا کیسکی پیروی نکرنا اور اپنی عقل سے کام کرنا	۸ تپ ریاضت اور مشقت کرنا
۹ ارجو ملائمت سے زندگی کرنا	۱۰ اہنسا کسی ذی روح کو نہ ستانا
۱۱ ست راستی اختیار کرنا	۱۲ اکرودہ غصہ نکرنا
۱۳ تیاگ ترک لذات محسوسات کرنا	۱۴ اشانتی بے حرکت رہنا
۱۵ اتی سون چغلی نکرنا	۱۶ بہوتون پر دیا سب پر مہربانی کرنا

۱۷ الولپت کسی سے بلتمی نہونا	۱۸ اردو رحم کرنا
۱۹ ہیری لجا اور شرم رکہنا	۲۰ اچاپل بے ادبی نکرنا
۲۱ تیج اپنا رعب رکہنا	۲۲ چہادر گذر کرنا
۲۳ دہیرج تحمل رکہنا	۲۴ سوچ طہارت رکہنا
۲۵ ادرہروکسے سے بیر نہ کرنا	۲۶ بے ابہمانا غرور نکرنا

شعہ ۴ مکر اور تکبر اور عجب اور سنگدلی اور جہالت اسرون کی خصلت ہے

شعوہ ۵ سرون کی خصلت باعث امن اور نجات کی ہین اور اسرون عادت اسباب جزاے اور گرفتاری - ای ارجن تون سرون کے راہ کو اختیار کر اور اسرون کی تیاگ دے

شعز ۶ دنیا مین دو نوع کی مخلوق ہے ایک سر دوسری اسر - ہر ایک اپنے خلق ادب سے پہچانی جاتی ہین جیسے ۲۶ صفت سرون کی تخصیص کی چند صفت اسرون کے بیان کرتا ہون

شع ۷ اسر وے ہین جو اپرورت ہین یعنے امر و نہی سے غافل ہین اور ناپاک ہین اور بدفعلی کرتے ہین اور لحاظ احکام معقولات کا نہین رکہتے ہین اور راستی کو چہوڑتے ہین

شعط ۸ اسنشار کی حقیقت کو نہین جانتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ عالم بغیر مدد دوسرے کے از خود قایم ہے یعنی صاحب اسکا کوئی نہین ہے اور سوائے تن پرستی کوئی نیک کام نہین کرتے ہین

تف ۹ یہہ از خود رفتہ - کوتاہ عقل دشمن اپنی بہان کے ہین اور بد افعال و شہوت پرست ہین ۱۰ ص

تغا ۱۰ بجز تزویر اور خود بینی اور غرور اور جہل اور نسیان و رجہوٹ اور دغا بازی اور بدفعلی کے کچھ نہین کرتے ہین +

تغب ۱۱ انکا عقیدہ ہی کہ جو کچھ ہی حین حیات اسہی دنیا مین ہے اور یقین کرتے ہین کہ دادے شہوت رانی اور کوئی شے بہتر نہین ہے +

تغج ۱۲ حسد اکمینہ توقعات سے بندہے رہتے ہین اور شہوت اور غضب مین مبتلا رہتے ہین اور اپنے مطلب کے حاصل کرنے کو ظلم کرتے ہین

مولف یہہ تعریف ناستک جنکو دہریہ اور منکر اور کافر کہتے ہین اونکی ہے اور بام مارگیونکی - ۸۰ ۱

شغد ۱۳ اسوچا کرتی مین کہ فلانی امید بر آئی اور فلانی بر آنے کو ہی اور یہہ مال میرا ہے اور یہہ آئیندہ ہونیوالا ہے

تغدہ ۱۴ اس دشمن کو ہلاک کیا دوسرے کو قتل کرونگا اور مین صاحب نعمتونکا ہون - اور

صاحب کمال اور زور آور ہون اور عیش کرتا ہون ؛
ثقو ۱۵ دولتمند ہون اور قوم کا شریف ہون میری برابر کوئی نہین ہے - یاره بار جگ اور
خیرات اور جشن کرونگا سمجھو کہ یہہ جہل مرکب مین مقید ہے ؛
۱۸۱ مولف یہہ تعریف کرم کانڈی اور منتر شاسترونکی ہے ؛
نفز ۱۶ جو اسطرح کی خود نمائے کرتے ہین اور شہوت اور غضب مین مبتلا رہتے ہین دوزخ کو
جاتے ہین ؛
ثقع ۱۷ جو کسی کی تعظیم اور تواضع نہین کرتے ہین اور خود پسندی مین دیوانہ منش رہتی ہین اور
مکر کو وسیلہ کرتے ہین اور جو دعوت کرتے ہین اوس مین غرض پوشیده رکہتی ہین اور جو حرکت
کرتے ہین اعتدال سے خلاف ؛
نفط ۱۸ انانیت اور زور اور تکبر اور شہوت اور غضب مین محو رہتی ہین اور اپنی تن آسانی کو
غیرون پر ظلم کرتے ہین اور عیب گوئی کو ہنر جانتے ہین ؛
۵۹۰ نص ۱۹ جو جھگڑتے ہین اور زشت خو اور زشت رو اور بدخصلت ہین اس عالم فانی مین
بدچلن عورتون کے رحم سے باربار متولد ہوتے ہین ؛
نضا ۲۰ فقط بدخصال عورتونکے رحم سے پیدا نہین ہوتے بدخصال بہی رہتے ہین اور
تحت الثری کو جاتے ہین ؛
نصب ۲۱ خواہش محسوسات اور غضب بیجا اور طمع ناجایز اور خود پسندی دوزخ کے دروازه
ہین اور جو انمین مبتلا ہین اونکا مقام نرگ ہے
تصح ۲۲ ای ارجن توان دروازونسے بچارہ کہ ظلمات کے ہین اور نیک افعال اختیار
تاکہ اعلے مرتبہ پاوے ؛
تصمد ۲۳ جو بید ون کے احکام سے منحرف ہین اور اپنی مرضی کے موافق فعل کرتے
ہین وے کمال کو نہین پاتے ہین ؛
تعه ۲۴ تو شاسترونکو دستور العمل سمجھہ اور بموجب اونکے عمل کر ؛
۱۸۲ مولف ہندوکے واسطے آئین اور دستور العمل چار بید ہین اور چھہ شاستر انکی تفسیر ہین بس
بموجب اونکے احکام کے عمل کرنا چاہیے افسوس ہے کہ ان دنون پوتہیو نکو طاق مین رکھہ
اٹھاره پوران نے اگر اونپر بہی کسی کا عمل ہو تو بہی ایکمدت مین مطلب کو پاجاوے

سردار جگجوت سنگہ ولد سردار پشوراسنگہ صاحب بہادر نبیرہ
مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب بہادر نے صد جلد مفت تقسیم کرتے ہین

عوام کے اوستادون نے سب کو پوشیدہ کرہدائت کردیا ہے کہ باپ دادے کی رسم پر آنکہین بند کئے چلتے رہو اور رانگ دان اور استری دان اور کنیادان اور پہتی دان اور دہن دان اور من دان اور بدہ دان کرتے رہو اور جنم آئیندہ مین نتیجہ کے متوقع رہو اور جسطرح سے ہاتہی اور اونٹ اور گہوڑے اور بیل اور گدہے آدمیون کی قید مین رہتے ہین ہماری قید مین ہر اور جسطرح سے کتو اور بکری اور بہینس کے بچون کا حق آدمیون نے اپنا حق سمجہا ہی انکی اوستادون نے انکا تن ۔ من اور دہن اپنا کر لیا ہے اور جسطرح سے ہنود کے مستورات تمام عمر باپ اور خسیم اور بیٹے کی قید مین رہتے ہین مرد جہالت اور رسومات ابائی اور فرمان برادری احکام بار بگران اور جو فروش گندم نمایان مین رہتے ہین افسوس ہے کہ اگر مین طفولیت مین گیتا کے ارتہہ جانتا آجتک لاکہون بلکہ کروڑون کو زندان سے جہالت اور گمراہی کے نکال دیتا اب بہی میری سعی اور کوشش بے سود نہوگی اور گیان پرکاش کے برچہہ مین مرہل لگیگا +

ستروین ادہیاتری گن بہباگ جرت ۔ تم کی تعریف

اسمین ۲۸ ۔ اشلوک ہین

نصوا ۔ ارجن نے پوچہا ای کرشن جو شاسترون کے خلاف اپنی مرضی کے موافق کرم کرتے ہین وے ستوگنی یا رجوگنی یا تموگنی ہین +

نصر ۲ جواب ۔ ہر بشر کا ارادہ باعتبار اوسکی طبیعت کے بنوع مختلف ستوگنی اور رجوگنی اور تموگنی ہوتا ہے

نصح ۳ جیسی جسکی طبعی خلقت ہوتی ہے ویسا اوسکا ارادہ ہوتا ہی گویا انسان محض ارادہ ہے اور جیسا جسکا ارادہ ہوتا ہے ویسا اوسکا فعل ہوتا ہے پس جو جیسا فعل کرے وہ ویسا ہی ہے +

۱۸۲ مولف خالص ستوگنی یا رجوگنی یا تموگنی کوئی سر بردہاری نہوا ہی اور نہوگا اور نہ ہی اور تمام عمر بہی ایک سا مزاج نہین رہتا ہے جیسی کبہی غلبہ صفرا کا ہوتا ہی اور کبہی بلغم کا ویسی مزاج بہی مبدل ہوتا رہتا ہی جیسی جسکی خلقت ہی ویسا ہی اوسکا فعل ہوتا ہی تربیت سے کچہ اصلاح ہو جاتی ہی مگر اصلیت نہین جاتی ہی جسکا مزاج تموگنی ہو اوسکو فن سپاہ گری سکہایا جاوے شجاعت حاصل کریگا اور رجوگنی

مزاج والا انتظام مملکت کو لایق ہوگا اگر اچھی تربیت پاوے۔ ستوگنی مزاج کا آدمی تعلیم اور تربیت سے واسطے ہدایت اور رہبری اور ترمیم اور تنسیخ آئین اور قانون کے لایق ہوگا جیسا جسکا مزاج ہوگا ویسا ہی اوسکا شوق ہوگا جیسے جسکو صفرا کا غلبہ ہوتا ہے اوسکے موہنہ کا مزہ تلخ ہوتا ہے پس اوسکا شوق اوسکی پرکرت کا گواہ ہے ✦

اِن تینون مزاج سے کسی مزاج کا آدمی نالایق نہین ہے اگر تربیت پاوے کیونکہ بغیر ان تینون کے انتظام دنیا ہو نہین سکتا ہے ✦

جاہل بھی فضول اور بیکار نہین ہین خدمت کرنے کو اور بجاآوری احکام کو بھی لایق ہوتے ہین اور جب چور چوری کرتے ہین تب چوکیدار نوکر رکھے جاتے ہین لیکن یہ ناگوار معلوم ہوتا ہے اور ناانصافی ہے کہ ایک قوم کا خواندہ اور ناخواندہ کہ ستوگنی ہو یا رجوگنی یا تموگنی سب قوم کو کمینہ سمجھے اور ہر قوم کے ستوگنی اور رجوگنی اور تموگنی یعنے صاحب حکمت اور شجاعت اور عفت اور عدالت مغلوب جہل اور ظلم اور شہوت اور غضب کے ساجدار اور محکوم اور غلام رہین کسی قوم کا ہو ستوگنی شریف ہے اور اعلے ہے۔ رجوگنی متوسط ہے اور تموگنی ادنے ہے اور جو ان تینون سے بعد علم اور عمل کے جدا ہوا ہے وہ اشرف ہے ✦

نصط ۴ ستوگنی دیوتا کو اور رجوگنی سروپ کو اور تموگنی بہوتون کو پوجتے ہین ✦

۱۸۴ مولف ستوگنی اروپ کو اور رجوگنی سروپ کو یعنے برہما اور بشن اور مہیش کو اور تموگنی تیرون کو پوجتا ہے ✦

خ ۵ جو انانیت اور تکبر اور تن آسانی اور خود مطلبی سے سخت ریاضت کرتا ہے ✦

خا ۶ وہ بے وقوف مجھے اور تمام موجودات کو رنجیدہ کرتا ہے پس وہ بیشک شیطان ہے

خب ۷ غذا اور دعوت اور ریاضت اور بخشش مال بہر کیف بہتر ہے مگر انکی تین قسم ہین پہلے غذا کی تعریف کرتا ہون ✦

خج ۸ جو طعام عمر کو زیادہ کرے اور قلب کو تفریح دے اور بدن کو قوی کرے اور بیماری سے محفوظ رکھے اور حواسون اور پرانون کو برجا رکھے اور خوشنما اور خوشبودار اور خوش ذائقہ اور شیرین اور مرغن ہو وہ ستوگنی کو مرغوب ہوتا ہے ✦

خد ۹ تلخ اور ترش و نمکین اور چرپرا اور گرم اور خشک اور خمار لانیوالا اور دیر ہضم

خه ۱۰ جو طعام ایک پہر رکہا رہے اور بد ذایقه اور متعفن ہو جاوے اور بگرده ہووے اور باسی اور پس خورده اور ناپاک اور نجس ہو تمو گنی کو بہاتا ہے +

مولف بام مارگی اور بلاسندری اور مہابدیا کے مت والے اپنے تئین ستو گنی سے افضل جانتے ہین مگر شراب پیتے ہین جسسے عقل جاتی ہے اور گوشت کہاتے ہین جس سے دوسرے کی جان جاتی ہے اور رتے کو چاٹتے ہین جسکے ذکر سے کراہیت ہوتی ہے ہر چند بعضے حجت کرنے سکتے ہین که گوشت اور شراب کو سری کرشن نے بہی استعمال کیا ہے اور اسکے کہانے کو کسی شاستری نے منع نہین کیا ہے اور ہر ولایت کے حکمانے اسکو روا رکہا ہے لیکن مین کہتا ہون که شراب سے بلکه کل مسکرات سے عقل جاتی ہے جو چیز عقل کو کہو دے وه گیانی کو جایز نہین ہے اور گوشت کے بغیر آدمی عمر طبعی پانے سکتا ہے اور اولاد بہی اسکے ہو سکتی ہے اور تندرست بہی رہنے سکتا ہے بس اپنے تہوڑے مزه یا تہوڑی طاقت کے واسطے جاندار کو بیجان کرنے سے نکرنا بہتر ہے (ترک حیوانی بحیوانات جان بخشیدن است) بضرورت بیماری یا نه بہم رسی غله کے بحالت لاچاری مضایقه نہین ہے اور جہوٹہا کہانا شوہر اور گرد کا بہی شاستر مین حکم نہین ہے + ۱۸۵

جب ترک لذات اور ترک محسوسات جا بجا حکما کی ہدایت ہے بس واجب ہے که جو چیز کہاوے بضرورت شکم سیری کے کہاوے نه واسطے ذایقه کے +

سراوگی اور بیشنو کی ہدایتون سے مجہے بجز ترک حیوانات اور شراب اور کچہه پسند نہین آتا ہے قوم ہنود مین ایسے لوگ کم ہین جو دلایل عقلی سے بحث کرین محمدی اور عیسائی البته بہت ہین جو دلیل سے بات کرتے ہین اور وقت مباحثه کے مذہب کی کتابون کو طاق پر رکہه دیتے ہین دو صاحب اقوام مذکوره نے گوشت اور شراب کے استعمال کے باب مین بہت دلیل پیش کین اور مین نے ناجایز ہونے کی دلیلین گذرانی ہر چند ایک سے دوسرا قایل نہوا کیونکه کوئی ثالث نہوا جو حاکمانه قایل کرے که دو قسم کے آدمی مین ایک گوشت خور دویم تارک ثالث چاہئے که دونون سے خصوصیت نه رکہتا ہو مگر میری دلیل یہی ہے که نه کہانے اور نه پینے سے برای خود کچه ہرج نہین ہے اور اسکے استعمال سے جاندار کو ضرر ہوتا ہے اور عقل جاتی ہے اور جو میری رای کو ناپسند کرے و آدمی کا گوشت کہانا بہی جایز سمجہو +

خه ۱۱ جو مہمانی اور تواضع یعنے جگ بغیر امید منتج کے کرتا ہے وه بیدون کا حکم بجالاتا ہے

اور بدل کرتا ہے پس وہ ستوگنی ہے +

خز ١٢ جو با امید نتیجہ یا شہرت نام کے کرتا ہے وہ رجوگنی مہمان نواز ہے +

خج ١٣ جو بر خلاف شاستروں کے طعام کثیف سے دعوت کرتا ہے اور بغیر ادای شرائط
منتر خوانی اور ذکوۃ دستر خوان بچہاتا ہے وہ تموگنی ہے +

موئلف رشوت اور ظلم اور جبر وغیرہ سے مال حاصل کرکے جگ یا دعوت کرنا یا قصاب ١٨٦
سے گوشت لیکے کہانا یا ایسے برہمنوں کو دعوت کرنا جو ایک ایک روز مین دس دس
گہر نیوتے ہوے ہین حرکت جہلا کی ہے +

خط ١٤ دیوتا کو پوجنا یعنے آدہ دیو کو اور برہم کے پہچاننے والون اور رکہیشرون اور
اوستادون کی خدمت کرنا اور تقوی اور رعایت کرنا ریاضت بدنی ہے +

خی ١٥ تسلی دینا اور سچی بات کہنا اور شیرین زبانی اور معقول بات بتانا اور بیدون کو ٦٢٠
پڑہنا اور وظیفہ کرنا اور نیک راہ بتانا ریاضت فانی ہے +

خیا ١٦ دل کو وسواس سے آلودہ نکرنا اور خاموش رہنا اور حسون کو ضبط کرنا اور باطن کو
صاف رکہنا اور اعتقاد کو درست کرنا ریاضت قلبی ہے +

خیب ١٧ ایہی تین قسم کی ریاضت ہین جنکو سب گیانی بہتر بتاتے ہین اور مداومت کرتے
ہین اگر بغیر امید نتیجہ کے ہون ستوگنی ہین +

خیج ١٨ اگر شہرت نام کو مکاری سے کرے کہ سریع الزوال ہو رجوگن کے ذیل ہین متصور ہو

خید ١٩ جو جاہلون کی مانند کرے اور اپنی کایا کو کشٹ دے یا کسی کی بدخواہی کیواسطے
کرے وہ تموگنی ہے +

موئلف پرسچرن جو دشمن کے ناس کرنے کو کرتے ہین اور گرہون کے واسطے جو جپ کرتے ١٨٧
ہین اور جہانج بجاتے ہین اور جہوٹہی امید دے اور جہوٹہے بہم مین پہنسا لوگون سے اونکا
مال لیتے ہین اور پنج اگنی بپتے ہین اور برت کرتے ہین اور راس دیکہتے ہین اور اپنے پروہت
سے ست نراین کی کتہا کہلا مسلمان عملہ سے نذر دلواتے ہین معلوم نہین یہ کونسے بید
کے موافق عمل کرتے ہین شاید بید پنجم کے موافق ہوگا +

خیہ ٢٠ جو بخشش بغیر امید بدلے اور نتیجہ کے دنیا اور عقبی مین کرے اور بر محل اور بر وقت

خیو ۲۱ جو امید نتیجہ عقبی اور بدلہ دنیا سے یا بے دلی سے کچہ کسیکو دیتا ہے وہ رجوگنی ہے +

خیز ۲۲ جو بے محل اور بے وقت اور بے موقع غیر مستحق کو دیتا ہے اور حقارت اور بیعزتی
گیرندہ کی کرتا ہے وہ تموگنی ہے +

مولف گہر مین کہانے کو نہین قرض کر شادی اور غمی مین ہزارون اور لاکہون لاحاصل ۱۸۸
خرچ کرنا اور ایسے شخصون کو دینا جنکے پاس بہت مال ہے اور ہر روز جابجا سے مفت
آتا ہے اور خرچ اونکا کچہ نہین ہوتا ہے اور سواے کہانے اور کشتی کرنے کچہ نہین کرتے
ناجائز ہے اور اپنے وابستگان پر ظلم ہے +

خیج ۲۳ اوم ۔ تت ۔ ست یہ تینون نام برہم کے اعظم ہین +

خیط ۲۴ بید دان بموجب حکم بیدون کے بوقت شروع جگ اور دان اور تپ اور تمام
افعال حسنہ کے ان تینون نامون کو پڑہتے ہین +

مولف خلاصہ یہ ہے کہ جسکو عقل ہے وہ ہر قسم کی نیکی خدا کے واسطے کرتا ہے اور کوئی ۱۸۹
غرض نہین رکہتا ہے +

خک ۲۵ ان اسمون کے پڑہنے سے مراد یہ ہے کہ طالبان آزادی ترک ثمرہ دان ۶۴
اور جگ وغیرہ کرتے ہین +

خکا ۲۶ جو راستی سے نیکی کرتے ہین وے سدہ ہین کیونکہ نیک افعال کو سدہ کہتے ہین

خکب ۲۷ جو جگ اور تپ اور دان کرتے ہین وے بہی سدہ ہین +

خکج ۲۸ جو بغیر سردہا کے خیرات یا جگ یا تپ یا جوگ کرتے ہین وے اسدہ ہین +

مولف عوام سدہ اوسکو کہتے ہین جو کیمیاگری جانتا ہو اور جادو اور گنڈہ اور تعویذ بناتا ہو ۱۹۰
اور غیب سے کوئی چیز منگوا دیتا ہو اور کوئی عجیب حرکت کرتا ہو جیسے شق القمر اور مرادین
برلاتا ہو اور راست سدہی کا مدعی ہو اور عورت سے ہم بستر ہو ۔ پرانایام کرتا ہو اور شراب
کو دودہ کر دیتا ہو اور دل کے راز کو بتاتا ہو اور اولٹا لٹکتا ہو اور پارسایون کی صورت
رکہتا ہو اور خود محنت نکر محنت کرنے والون کا مال کہاتا ہو اور قحط مین غلام خرید کر بہت
چیلے بنا مہنت کہلاتا ہو اور بیاہ نکر غیرون کی تکتا ہو ایسا جہو یہ ٹہگی کے محکمہ مین
سپرد کرنے کے لائق ہین ۔ سدہ وہ ہے جو دنیا اور عقبی کی نعمتون کو بورکا لڈو سمجہے اور
[illegible]

اٹہارہوین ادہیاموکہش سیناس نجات اور متفرقات کے بیان مین
اسمین ۷۸ - اشلوک ہین

شلوک ۱ ای کرشن سیناس اور تیاگ کی تعریف کرو +
شلوک ۲ ای ارجن اصطلاحات بید انتیون مین ترک افعال شہوانی کوسیناس اور ترک
تمناء نتایج کوتیاگ کہتے ہین +
شلوک ۳ بعض کی راے ہے کہ تمام افعال نیک اور بد مثل بیماریون کے ہین پس بمراد حصول
صحت سب کو چہوڑنا چاہیئے اور بعض کی راے ہے کہ سواے نیک افعالی مثل مہمانی اور
بخشش اور ریاضت وغیرہ بد افعالی کو چہوڑ دے +
شلوک ۴ دو بولاہی ہے جو میرے نزدیک بہتر ہے وہ بتاتا ہون اور سمجہہ کہ اسکی تین نوع ہین -
شلوک ۵ مہمان نوازی اور ایثار مال اور ریاضت کو ترک کرنا نہ چاہیئے کیونکہ ان سے عقل
تیز ہوتی ہے اور دل صاف ہوتا ہے +
۱۹۱ مولف آئین اور حکمنامہ ایسا جاری کرنا چاہیئے جو عام کے لایق ہو نہ وہ جسکا بجالانا ایک سے
بہی ناممکن ہو پس اگر سیناس اور تیاگ ترک مطلق کو قرار دیا جاوے - عام کو زراعت
اور تجارت اور صنعت اور خدمت سے باز رکہنے کو ہدایت ہووے اگر ایسا ہو نوع انسان
نوع حیوان سے بدتر ہوجاوے پس بد افعالی کو چہوڑ اور دل سے نیک افعالی کو بہی بے
بنیاد اور بے ثبات جاننا ترک مطلق ہے +
شلوک ۶ اون فعلون کی محبت دل سے دور کرنے چاہیئے اور اونکے نتایج پر بہروسہ نکرے
۱۹۲ مولف جو نتایج کا متمنی ہوگا وہ ہزار کو اپنے مطلب کیواسطے ستاکے جو کچہ کرنا چاہتا ہوگا کریگا
اور جو نتیجہ کا متوقع ہوگا وہ بلا رنج دیگرے اگر کچہ کرسکیگا کریگا جو نکرسکیگا اوس سے دستکش
رہیگا - اگر بہو کہا سوال کرے اوسوقت جب میان بی بی کا کہانا تیار ہو اپنا حصہ چاہیئے
بخشدے بی بی کا حصہ اوٹہا دینا ناجایز ہے +
اپنا حصہ بخشے اگر بہو کہہ کا متحمل ہوسکے اور دوسرا حصہ بعیوض اوسکی یا نے سکی اور محتاج گداگری
اور بد افعالی کا نہو اور خدمت سے اپنے متعلقات کے قاصر نہو اور جو بہو کہہ کا متحمل نہوسکے
[illegible] براے خود طعام چاہیئے ہرگز ندی

مہرداد جگجوت سنگھ ولد کنور تیسور استلہ صاحب بہادر نبیرہ مہاراجہ

اور سمجھے کہ جیسے بی بی ایک جسم علیحدہ ہے ویسے یہ جسم جسکو اپنا جسم قرار دیتے ہو یہ بہی
تمسے علیحدہ ہے پس اسکا حق تلف کر دوسرے کو دینا ناجائز ہے +

۶۳ غل ۷ رسمی اور معمولی اور ضروری افعال سے نفرت کرنا جہالت اور نادانی ہے - اور
ذیل مین تموگن کے ہے +

۱۹۳ مولف روٹی کو چہوڑ کو لیے اور مٹی اور بناس پتی کہانا اور کپڑون کو اوتار درخت کے
پتّے اور پوستین پہننا اور آدمیون کی صحبت سے کنارہ کر جنگل مین حیوانات کی صحبت مین
رہنا اور منکوحہ کو چہوڑ غیر کی تکنا اور دستکاری چہوڑ بہیکھ مانگنا اس مانند ہے کہ بلندی
سے پستی پر گرنا +

خلا ۸ جو کسی فعل کو تکلف یا تکلیف یا مخوف سمجھ کے چہوڑ دے وہ تارک
اوس فعل کا نہین ہے کیونکہ یہ مقتضای رجوگن کا ہے +

غلب ۹ رسمی اور ضروری اور معمولی افعال کیا کرے مگر اونکے نتیجہ پر نگاہ نہ رکہے اور دلمین
سمجھے کہ یہ لوازمات بشری ہین پس وہ ستوگنی ہے +

غلج ۱۰ جو نامرغوب افعال سے نفرت اور مرغوب سے الفت نہین کرتا ہے وہ ستوگنی
اور تارک اور عاقل اور ضابط حواس اور ویران اور دل ہے +

غلہ ۱۱ چونکہ انسان سے ترک مطلق افعال کا ناممکن ہے پس تمنا نتایج کو ترک کرتا
ہے وہی تارک ہے +

غلہ ۱۲ نتایج ہر نوع کے افعال کے تین نوع کے ہوتے ہین مگروہ مرغوب ممزوج جو
تارک نتایج نہین ہین دوسرے وقت مین بدلا پاتے ہین +

۱۹۴ مولف راجہ جدہشٹر کو وقت جنگ مہابہارتہ کے فتح ہوئی یہ مرغوب ہے اور تمام
خویش اور اقربا اوس جنگ مین قتل ہوے یہ نامرغوب ہے پس نتیجہ جنگ کا
ممزوج ہوا - غرضکہ ہر فعل سے تینون باتین پیدا ہوتی ہین یعنے کوئی فعل ایسا نہین ہے
جو نیک اور بد سے ممزوج نہو دیکہو شراب بے خمار اور بے دُرد اور گل بے خار اور گنج
بے مار نہین ہوتا ہے +

غلو ۱۳ پانچ چیز کو ممیز حق اور باطل اور مجبر نتایج اعمال اور مواد یعنے علت کہتے ہین -
غلہ ۱۴ ا جسم ۲ عامل یعنے انانیت ۳ حواس یعنے گیان اور کرم اندری ۴

قوت تحریک یعنے قوت ارادی جسکو نفس حیوانی کہتے ہین ۵ نفس ناطقہ یعنے عقل +
رحلح ۱۵ انسا اور باچا اور کرمنا جو فعل انسان کرتا ہے اوسکے باعث یہ پانچون ہین
حلط ۱۶ اجو اپنے تئین عامل کسی فعل کا قرار دیتا ہے وہ کج فہم ہے +
195 مولف مراد یہ ہے پنچ تت ملکے متحرک حرکات کے ہوتے ہین +
640 خم ۱۷ اجو سمجھتا ہے کہ مین فاعل کسی فعل کا نہین ہون وہ عاقل ہے اور گرفتار کسی
علت کا نہین ہے اگر تمام عالم اوسکے ہاتھ سے قتل ہوجاوے تب بھی وہ مجرم نہوگا +
196 مولف بعضے پرمیشر کو اکرتا قرار دیتے ہین مراد یہ ہے کہ پنچ تت کے اختلاط سے انتظام
عالم کا ہے وہ انسے منزہ ہے اور پانچون تت مایا یعنے خواہش سے مثل لہر دریا کے
پیدا ہوتے ہین اور مایا طبعی ہے صنعی نہین ہے یعنے اوس بحر ناپیداکنار مین ہوا خود
بخود ہوتی ہے اور اوس سے لہر خود بخود بنتی اور بگڑتی ہین اور لہرون سے پنچ تت اور
برہمانڈ اور برہمانڈ کے اجرام اور اجسام پیدا ہوتے اور قایم رہتے اور فنا ہوتے ہین
دریا بوجود خویش موجے دارد - خس پندارد کہ این کشاکش با اوست +
۲- بندہ مجبور ہے مختار نہین ہے جو اپنے تئین مختار سمجھے بدی کرو وہ گنہگار اپنے تئین
سمجھے گا اور متوقع نیکی کا نیکی کرکے رہیگا اور جو اپنے تئین مجبور سمجھیگا وہ متصد نیکی اور
بدی کا افعال کے بدلے مین نرہیگا +
۳ تیاگی ضروری حرکات کو لازمہ جسمانی جانتے ہین اوس سے مسرور اور مغموم نہین
ہوتے ہین یہ معنی نہین ہین کہ بیدا نتی فعل عام کو مختار ہوگئے ہین +
خما ۱۸ اہر فعل کے کرنے کو رغبت دینے والے تین ہین علم - معلوم - عالم اور موجد
عمل کے تین ہین علم - عمل اور عامل +
خمب ۱۹ علم اور عمل اور عامل کی تین نوع ہین +
خمج ۲۰ جو جملہ کائنات مین ایک ذات بحت کو دیکھتا ہے یعنے کثرت مین وحدت کو
وہ ستوگنی عارف سر اپا علم ہے +
خمد ۲۱ جو تمام کائنات کو بشکل و صورت جدا اور پرمیشر کو انسے جدا جانتا ہی وہ جہل
اور علم سے مرکب ہے اور رجوگنی ہے +
خمہ ۲۲ جو کسی شے کو پرمیشر قرار دیتا ہے اور بغیر دلیل اوس سے دل لگاتا ہی اور اوسکا

مہر دار جلجوت سنگہ ولد کنور کشور سنگہ صاحب بہادر بہیرہ مہاراجہ

سبب حصول مطلب کا سمجھتا ہے وہ جاہل مطلق تموگنی ہے +

مخمو ٢٣ جو عمل بغیر تمنا نتیجہ عمل کے کرتا ہے اور الفت اور نفرت اوسسے نہین کرتا ہی فقط
رسمی سمجھہ کے کرتا ہے وہ ستوگنی ہے +

خمز ٢٤ جو عمل نتیجہ کیواسطے انانیت سے ہوتا ہے اور بلا یا جاتا ہی وہ رجوگنی ہے -

خمح ٢٥ جو بد ارادہ سے ظلم اور ستم کرتا ہے وہ جہل مرکب سے حرکت لغو کرتا ہے
پس وہ عمل تموگنی ہے +

خمط ٢٦ جو عامل بغیر غرض اور بغیر نفسانیت رسمی بات سمجھہ کوئی فعل کرے وہ
ستوگنی عامل ہے +

خن ٢٧ جو نتیجہ کا متوقع ہے اور کرمون کو طمع سے کرے اور بدی اور ظلم اوسکے مضمر ہو ٦٥٠
حاصل اوسکا رنج اور راحت ہے یہ رجوگنی ہے -

خنا ٢٨ جو بے ادب اور جاہل اور مغرور اور خاین اور متہاون اور متفکر رہتا ہے اور
طول عمل کرتا ہے وہ تموگنی عامل ہے +

خنب ٢٩ عقل اور استقلال کی بھی تین نوع ہین +

خنج ٣٠ جو تمیز دینا اور عقبی اور نیک اور بد موقع اور بے موقع اور خوف اور بے باکی کے
رکھتا ہے اور قید اور آزادی کی حقیقت جانتا ہے وہ ستوگنی ہے -

خند ٣١ جو بموجب شاسترون کے تمیز کردنی اور ناکردنی کی رکھتا ہے وہ رجوگنی ہے -

خنہ ٣٢ جو برخلاف شاسترون کے جو عمل ہین اونکو واجب جانتا ہے اور خلاف عقل
کے عمل کرتا ہے وہ تموگنی ہے -

خنو ٣٣ جو دل کو پرمیشر سے لگائے رہتا ہے اور پرانون اور حواسون کو قابو مین رکھتا ہی
وہ ستوگنی استقلال رکھتا ہے +

خنز ٣٤ جو موافق حکم دہرم شاستر کے مال اور دولت کو باامید نتیجہ کے نگاہ رکھتا ہے
وہ رجوگنی ہے +

خنح ٣٥ جو بے استقلال بسبب نیند اور خوف اور غم اور غصہ اور اضطراب اور غرور
اور بے تمیزی کے ہوتا ہے وہ تموگنی ہے -

خنط ٣٦ راحت کی بہی تین طرح ہین اور نتیجہ اوسکا رنج ہے +

۲۲۰ خس ۳۷ جو پہلے مثل سم کے اور آخر کو آرام مثل آب حیات کے ہو اور اپنی قوت بازو سے ہو وہ راحت ستوگنی ہے +

خس ۳۸ جو راحت مدد سے محسوسات اور حسون کے ہو اور پہلے امرت اور پیچہے بس ہو وہ رجوگنی ہے +

خس ۳۹ جس راحت کے طفیل قید اور دل کو گرفتاری اور گمراہی اور نیند اور بیہوشی اور خمار آخر کو ہو وہ تموگنی ہے +

خس ۴۰ کوئی حیوان مطلق اور ناطق زمین پر اور دیوتا آسمان ایسا نہین ہے جو ان تینون صفتون کے ذیل سے بری ہو +

۱۹۷ مولف جو علم کو حاصل کر عیش کرتے ہین وے ستوگنی ہین اور جو بیگانہ مال چہین اور جہپٹ آخر کو خرابی اوٹہاتے ہین وے رجوگنی ہین اور جو ناخواندہ کہانا کہا اور شراب پی نادانی سے عمر قطع کرتے ہین وے تموگنی ہین +

خس ۴۱ برہمن اور چہتری اور بیش اور سودر کی صفات طبعی جدا جدا ہوتی ہین +

خس ۴۲ جو دل اور حواس اور پران کو قابو کرے اور ریاضت اور زہد اختیار کرے اور صبر اور قناعت رکہے اور محویت ذات بحت مین کرے اور پاک رہے اور علم حاصل کرے اور گیان سے بگیان پیدا کرے اور صادق الاعتقاد ہو اور نیک افعال ہو اور دل سے نیکی کرے اور ظاہر آرائی نکرے وہ برہمن ہے +

۱۹۸ مولف ایسے برہمن کی تعظیم و تکریم پرمیشر کے بعد چاہیئے اور اسکو بجای پرمیشر سمجہنا چاہیئے اور اسکی سہو اور خطا سے چشم پوشی چاہیئے اور اسکی ضرورت کو ہر ضرورت سے مقدم سمجہنا چاہیئے کیونکہ مدت ممتد جب طالبعلمی اور تجربہ کاری اور ریاضت کرتا ہے تب یہ مرتبہ پاتا ہے اور تکسیب معاش کو متوجہ نہین ہوتا ہے اگر اسکا سامان عوام نکرین اسکے شغل مین نقصان عاید ہو اور جو اسکو کسی قصور پر تدارک ہو مثل اوسکے ایک مدت مین میسر ہو لیس اسکو حقیر کرنا نچاہیئے اور تعظیم دینا چاہیئے تاکہ اور بہی اس راہ کو اختیار کرین ایک نے شاگردون مین سے سوال کیا کہ اگر اس صفت سے موصوف ایرانی یا چینی یا عربی یا ترکی یا رومی یا کسی اور ولایت کا باشندہ ہو اور ہند کا باشندہ نطفہ برہمن اور رحم براہمنی سے متولد ہوا ہو اوسکی تعظیم کرنی چاہیئے یا نہین۔ بجواب اوسکے لکہتا ہون

کہ جو برہمن کا بیٹا مسلمان یا کرسچن یا نانک پنتھی ہو جاتا ہے اوسکو کوئی ہندو برہمن نہین سمجھتا ہے پس از خود ثابت ہے کہ برہمنت نطفہ پر منحصر نہین ہے کرم پر ہے۔

جو راجہ کا بیٹا راج سے گرایا جاتا ہے اوسکو کوئی سلام نہین کرتا ہے اور نہ کوئی خراج دیتا ہے اور جو کمینہ کا بیٹا تخت سلطنت پر بیٹھتا ہے وہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اگر نطفہ پدر اور رحم مادر سے چھتری ہوتا چھتر اوسہی کے سر پر پھرتا جسکا باپ چھتر دھاری ہوتا۔

جو برہم کو پہچانے اور برہم کو مانے وہی برہمن ہے اور وہی واجب التعظیم ہے جو تلوار چلاوے وہی سپاہی ہے اور جو بھیکھ مانگے وہی بھکھیاری ہے جو عورت چھنالا کرتی ہے وہی چھنال کہلاتی ہے چھنال کی کوئی ذات نہین ہے چھنال کی بیٹی چھنالا نکرے بجرم اوسکی مان کے کوئی اوسکی ناک نہ کاٹے گا۔

کرم کانڈ کا خلاصہ یہی ہے کہ ہر نوع کی طبیعت کے مردم کے واسطے ایک نوع کی ہدایت ہے جو اوس نوع کا عمل کرے اوس عمل سے پہچانا جاوے اور ویساہی خطاب پاوے۔

باپ میرا پرٹ آگرہ مین دیوان تہا اوس اعتبار سے بعضے مجھے بہی دیوان جی کہتے ہین لیکن وے بدانست خود میری تعظیم کرتے ہین مگر مین اپنے دل مین ذلیل ہوتا ہون اور ادنسے کہتا ہون۔ آدمی را بچشم حال نگر۔ از خیالے پری ودی بگذر۔

کہشتری وہ ہے جو بالطبع شجاع اور مستقل مزاج اور صاحب جلال اور بیباک ہے اور وقت جنگ کے پیٹھ نہین دکہاتا ہے اور ترکیب صف آرائی جانتا ہے اور سخاوت شعار ہے اور انتظام مملکت کی عقل رکہتا ہے وہ چھتری ہے۔

199 مولف عوام جسکو چاہین چھتری کہین میری آنکہون مین صاحبان انگریز حسب منشای قول سری کرشن کے چھتری ہین۔

ویش وہ ہے جو بالطبع مایل زراعت کاری اور پرورش مویشی کا ہے اور تجارت اور صنعت کا شوق رکہتا ہے وہ ویش ہے اور جو خدمتگاری اور مزدوری کے لایق ہو اور ایسے کامون کو پسند کرے وہ سودر ہے۔

غرض وہ ہے جو اپنے قوم کے عمل مین مشغول ہوتا ہے وہ کمال پاتا ہے۔

200 مولف جیسے چار عنصر ہوا اور آگ اور پانی اور خاک ہین ویسے جاگرت اور سپن و سکہوپت اور تریا چار حالت اور برہم چرج اور گرہست اور بان پرست اور سنیاس چار دہرم اور

گیان اور اوپاشنا اور کرم اور جوگ چار آئین اور بہار اور خزان اور گرما اور سرما چار موسم ہین ویسے برہمن اور چہتری اور بیش اور سودر چار قسم کے مزاج ہین اور زراعت۔ تجارت اور صنعت اور خدمت چار قسم کے پیشے ہین اور چار ہی قسم کے مزاج ہوتے ہین دموی اور صفراوی اور بلغمی اور سوداوی ❊

باپ اور اوستاد کو چاہئے کہ بیٹا بیٹی کا جیسا مزاج اور جیسا شوق ہو اوسہی قسم کے علم کی اوسکو تربیت کرے تب کمال پاوے ورنہ مخالف شوق کے تربیت کرنے سے نتیجہ نیک ہنوگا ❊

بہیکہہ مانگنا اور ٹہگی کرنا اور چوری اور سینہ زوری اور قلتبانی اور رشوت خواری کرنا انسانی آئین سے خارج ہے ایسی ناپاک حرکت کرنے والون کا بیان بیدون نے مناسب ہنین جانا غرض یہہ جس قوم کے واسطے جو عمل موضوع ہوا ہے اوسکو اوسہی طرح کے عمل کرنے چاہئین تب اوسکو فضیلت ہو گویا یہی اوسکی عبادت ہے ❊

٢٠١ مولف جسکا باپ اور بہائی جو پیشہ کرتا ہے اگر وہ بھی وہی پیشہ اختیار کرے۔ بسبب مصاحبت اونکے جلد تربیت پاویگا اور جو خلاف اونکے کسی کی خواہش ہوگی بہت سعی درکار ہوگی ❊

۲ جس طبیعت کا انسان ہو اور جس قسم کے علم کا عالم ہو اوسہی قسم کا عمل کرے جو سیکہے طبابت اور کرے بہادر شاہ کی وزارت وہ ایک عالم کو تباہ کرے ❊

۲ کسبی کو بہیائی اور گرہست کو حیا لازم ہے جو برعکس اپنے علم کے عمل کرے وہ مردود ہے غرض یہہ جو طبعی عمل جسکے ہین وہ اونکو نہ چہوڑے گو کہ سراپا عیب ہون کیونکہ دہوان آگ سے جدا ہو نہین سکتا ہے ❊

٢٠٢ مولف زہر ماران مار رانا شد حیات ❊ نیستش با آدمی باشد ممات ❊ بہت کسبی گرہستی اختیار کرتی ہین چند روز بعد پھر کسب کرنے لگتی ہین اور بہت فقیر ہوجاتے ہین چند روز بعد ہاتہی اور گہوڑے اور نگانو جمع کر لیتے ہین گویا اپنی طبیعت کے خلاف کسی کے بہکانے اور پہوسلانے سے عمل کرتے ہین آخر کو جیسے کتّے کی دم خم ہوجاتی ہے ویسے اپنی طبیعت کے موافق عمل کرتے ہین اور جو حرکت کرتے ہین اوسکو سرانجام کرنے نہین

۱۴۱- اشلوک سے ۴۷ تک جو اشلوک ہین اُنکا یہ مطلب نہین ہے کہ چمار کا بیٹا چرم دوزی
کرتا ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ جسکی جیسی جبلی ہو وہ ویسی تربیت پاوے اور وہی عمل کرے
اگر خلاف کریگا عزت نپاویگا اور ایسا ہی ہوتا ہے چنانچہ اکثر قوم برہمن تجارت اور زراعت
اور باورچی گری اور راس دہاری اور چپراسی گری اور گاڑی بانی اور معماری اور حمالی اور دیو
گری وغیرہ افعال بمقتضای طبیعت اور تربیت کے کرتے ہین شرف وہی پاویگا جو
اپنے آبا و اجداد کے مرتبہ کو گرنے ندیگا بلکہ بلندی کو پہنچا دیگا✤
جسکا باپ برہمن تہا اوسکو چاہیے کہ دیوتا کا مرتبہ حاصل کرے یہ نہین کہ سودر کا پیشہ
اختیار کرے✤
افسوس ہے کہ مولف اپنے خاندان مین حد سے زیادہ سب بہائیون سے نالائق ہے
نہ شگوفہ ام نہ ثمرم نہ درخت سایہ دارم✤ در حیرتم کہ دہقان بچہ کار کشت مارا✤
خاص وہ ہے جو کسی چیز کا گرویدہ نہین ہے اور اپنے دل کو قابو مین رکہتا ہے اور خواہش محسوسات
نہین کرتا ہے وہ عامل افعال محسوسات کا نہین ہے بلکہ تارک کل ہے✤
خوب وہ ہے جو اپنی وضع کا کمال حاصل کرتا ہے جیسے برہمن پرہم بدیا کا برہم سے وصل ہوتا ہے
پس ہر کوئی اپنے عمل سے عرفان پاتا ہے✤
۲۰ مولف پرمیشر کے پانے کو ہزار دن راہ ہین جیسے سمندر سے ندیون اور نالون کو ملنے ہزارون
راہ مین جو راہ سے واقف ہوتا ہے وہ کسی راہ سے جاوے جلد اور آرام سے ملتا ہے
جو گیان مین ہوشیار رہتا ہے وہ بہٹکتا بہٹکتا توقف سے پہونچتا ہے اور خلاصہ اس اشلوک کا
یہ ہے کسب کمال کن کہ عزیز جہان شوی کس بے کمال ہیچ نیرزد عزیز من
گیان اور اوپاشنا اور جوگ اور کرم کانڈ اور برہمن اور چہتری اور بیش اور سودر برابر ہین
اگرچہ اجداد کا حق ہے برہم چرج اور گرہست اور بان پرست اور سنیاس کر کے تمام کرے
گیان و برہم چرج اور برہمن ایک مرتبہ مین ہین اور کرم کانڈ اور گرہست اور چہتری دوسرے
درجے مین اور بیش اور بان پرست اور جوگی تیسرے درجے مین اور اوپاشنا اور
سودر اور سنیاس چوتھے مرتبہ مین - کوئی مرتبہ تلے سے اوپر کو جاتا ہے جیسے قمر نمبر ایک
اور زحل نمبر سات کوئی اوپر سے تلے کو آتا ہے جیسے زحل نمبر ایک اور قمر نمبر سات -
اگر کوئی اچھا گرہستی ہو یا جتی سے مشرف ہو گیان کو فقط اسواسطے شرف ہے

کتب خانہ ورثاء مصنفہ

شرط سلیقہ ہے ہر ایک بات مین عیب بہی کرنے کو ہنر چاہئے

غنج ۵۰ جو ترک مطلق کرتا ہے حق سے واصل ہوتا ہے اس سے زیادہ کوئی مقام گیان کا نہین ہے اب اوسکے لواحقات یعنے عرفان کا بیان کرتا ہون +

غعہ ۵۱ جسکی عقل رسا ہو اور جو اپنے دل اور جسمون پر حاکم ہو اور محسوسات کو فانی اور ضعی تصور کرے اور محنت اور تردد سے دل کو ہٹاوے +

غعہ ۵۲ خلوت مین بیٹھے اور تہوڑا کہاوے اور خاموش رہے اور دل اور حواس کو زیر حکم رکھے اور بد افعالیون سے کنارہ کرے اور ہمیشہ حق کا تصور کرتا ہے +

غعو ۵۳ اہنکار اور زبردستی اور تکبر اور شہوت اور غضب اور سب بد فعلی چہوڑ دے وہ حق سے ملجاوے +

٢٠٤ مولف ان باتون کو چہوڑ کے چاہے برہمن کا پیشہ کرے یا سودر کا حق سے واصل ہوگا اور جو ان باتون کو نہ چہوڑے وہ چہتری ہو یا بیش یا برہمن کچہ عزت نپاویگا +

غغر ۵۴ جو عین برہم سروپ ہو جاوے اور آنند سروپ ہو کے انکار سے آزاد ہووے اور خواہش محسوسات ترک کرے اور تمام عالم سے یکسان سلوک کرے وہ میرا دوست ہے

٢٠٥ مولف تمام خلق ایک قسم کا پیشہ کرنے نہین سکتی ہے کہ اگر سب چہتری ہو جاوین حلوائی کا کام کون کرے مگر بدی سے باز رہنا اور نیکی اختیار کرنا سب سکتے ہین جو پیشہ کرنے سکے وہ کرے مگر بدی کو چہوڑ نیکی اختیار کرے +

غنج ۵۵ جو مجہسے محبت رکہتا ہے وہ میری حقیقت جان جاتا ہے اور جو میری حقیقت کو جان لیتا ہے وہ مجہسے واصل ہوتا ہے +

غعط ۵۶ جو ہر فعل کو پرمیشر کے ہیت کرے وہ صاحب عالم کے فضل سے وہ مقام پاوے جو لازوال ہے +

٢٨٠ غغف ۵۷ سب کامون کی حقیقت عقل سے تحقیق کر اور واقع ہونا اونکا مجہسے یقین کر پہر دل کو مجہسے مصروف رکہہ +

٢٠٦ مولف راجہ جنمیجہ کو سانپ کے دوست نے سمجہایا تہا کہ تیرے باپ کو سانپ نے نہین کاٹا ہے پرنیتہر کی مایا نے کاٹا ہے یہ سمجہکے اوسنے سانپون کے قتل سے ہاتہ کہینچا +

بہاگوت کے بارہ اسکند ہین اور ہر ایک اسکند مین متعدد ادہیا ہین ہر دفعہ کے مضمون سے
ایک نتیجه عمدہ ملتا ہے جسکو عقل ہو- دسم کی چوبیسوین ادہیا کا خلاصه معه نتیجه کی لکہتا ہون- دیکہو
بندرابن مین وہان کے رئیس اندر کے مہربان ہونے کو جگ کا سامان کر رہے تہے سری
کرشن نے بعمر نابالغی پوچہا که اسکا نتیجه کیا ہوگا بزرگون نے کہا که ہر سال ہم جگ کرتے
ہین تاکه اندر مہربان ہو اور بارش اچہی طرح کرے تاکه زراعت ہو اور غله پیدا ہو که یہی
عمدہ چیز واسطے قیام اس عالم کے ہے- پہر سوال کیا که جس ملک کے مردم جگ نہین کرتی
ہین کیا وہان بارش نہین ہوتی ہے ❖

اس سوال کا جواب کوئی دے نه سکا تب سری کرشن نے کہا که خالق اور فاعل ہر فعل کا
پرمیشر ہے اور نیک اور بد پر یکسان مہربان ہے جو کچہ خیر کرو پرمیشر کے نمنت کرو- اندر
کوئی چیز نہین ہے اور نه کسی اور کو فضیلت ہے ❖

جو عاقل تہے اونہون نے کہا که یه طفل مہا پرشون پر فضیلت رکہتا ہے نادانون نے کہا
که یه طفل طفلانه بات بتاتا ہے ❖

مین کہتا ہون که شاید اوسوقت مین لفظ ناستک اور کرسچن پیدا نہوا تہا اگر یه لفظ مستعمل ہوتا
نادان سری کرشن کو بہی یہی خطاب دیتے جو کرشن ثانی یعنی نامه نگار کو دیتے ہین-

ای یار وہند کے باشندے سیتلا کو پوجتے ہین اور ولایت کے نہین پوجتے کیا اونکے سب
بچے مرجاتے ہین اور انکے سب بچ جاتے ہین- مین حیران ہون ہند کے مردم بہوت اور
چڑیل کو مانتے ہین اس سبب سے انکے سرون پر چڑہ آتے ہین اور ولایت کی نہین مانتے
اونکے سرون پر نہین چڑہتے انمین غلط فہم کون ہے-

مثل مشہور ہے که ایک عورت کے دو بیٹے تہے ایک سیتلا کو پوجتا تہا دوسرا سیتلا کی
بے ادبی کرتا تہا- سیتلا نے اوسکی مان کو خواب مین کہا که تو بے ادبی کرنے والے کو روک
نہین پوجنے والے کو ہلاک کرونگی اس مثل سے صاف عیان ہے که چوب بزعم را کرم میخورد
جو آدمی جاہل اور بے وقوف ہے وہ چوب نرم ہے ❖

خفاہ جو تو اپنا دل مجہے دیوے مین تیری سب غمخیان دور کرون اور جو تو انکار سے
اس رمز کو نه سمجہیگا غارت ہوگا ❖

مولف پہی دولت دینے سکتی ہے مگر سرستی کا کام کرنے نہین سکتی- برہما پیدا ۲۰۷

کرنے سکتا ہے پاتنے ہنین سکتا ہے - پرمیشر کام دہن گاے ہے جو مانگو وہ دیوے اور جو چاہے از خود حاضر کرے -

بہاگوت کے پہلے اسکند کی دوسری ادہیا مین لکھا ہے کہ سرگن کی پوجا اونکو چاہئے جو نرگن کے پوجنے کی بدہ ہنین جانتے ہین اور اخیر اسکند کی آخری ادہیا مین لکھا ہے کہ سرگن کے پوجنے والا بیراٹ روپ کو پوجے پس بہاگوت ہادی راہ بیدانت کی ہے جو پڑہے اور غور کر سمجھے - مگر مشکل یہ ہے کہ سنانے والے حکایات شہوت انگیز جیسے چیر ہرن لیلا سناتے ہین اور مطلب اوسکا ہی ہنین سمجھتے - حال آنکہ اوسکا خلاصہ یہی کہ عورت کو برہنہ ہو دریا یا تالاب مین غسل کرنا ناجائز ہے - ای یار و جب نتیجہ ہر بات کا سمجھو گے تب گیانی ہوگے +

مصنف کتابون کے گمراہی ہنین سکہاتے ہین درمیانی گمراہ کرتے ہین - ایک شخص نے ایک مولوی سے مسئلہ پوچھا کہ جو درخت کوئی لگاوے اوسکا پہل کہانا اوسکو حرام ہے یا حلال - مولوی نے جواب دیا حلال ہے - اوسنے اپنی بیٹی سے بدفعلی کا ارادہ کیا اور کہا کہ مولویصاحب نے کنز اور ہدایہ سے فتوے دیا ہے +

خفب ۵۹ اگر تو انانیت سے جنگ نکریگا بعد چندے پستاویگا اور جب تیری طبیعت جنگ کو چاہیگی نتیجہ کچہ ہنوگا +

خفج ۶۰ مقتضای تیری طبیعت کا یہی ہے کیا ہوا جو اسوقت جنگ سے نفرت کرتا ہے آخر کار اسہی طرف متوجہ ہوگا +

خفد ۶۱ پرمیشر ہر بشر کے گہٹ مین بستا ہے اور طبیعت چرخ پر سوار ہے وہ خود بخود حرکت دیتی ہے +

خفہ ۶۲ چاہئے کہ ہر ایک کا بہروسہ چہوڑ کے پرمیشر کی پناہ مین آجاوے ایشر کی کرپا سے مقام لازوال ملیگا +

خفو ۶۳ بگیان سر پوشیدہ ہے بجہے افراط محبت سے بتانا ہون چاہئے کہ اسپر غور کر بعد سمجھنے کے جو دل چاہے وہ کر +

۲۰۸ مولف بعضے احمق تعصب مذہب سے مخالفان مذہب کی بات ہنین سنتے ہین اور اونکی صحبت سے کنارہ کرتے ہین اور اونکے مذہب کی کتب کے مطالعہ کو گناہ جانتے ہین

حال آنکہ زہر کے کہانے سے آدمی مرتا ہے زہر کی دیکہنے اور سونگہنے سے کوئی نہین مرتا ہے
خفز ۶۴ یہ عمدہ اور لطیف رمز ہے کہ کرشن کیونکہ تو ذہن رسا رکہتا ہے تو سمجہیگا
اور تیرے واسطے یہی بہتر ہے +
خفح ۶۵ تو دل سے میرے طرف متوجہ ہو اور مجہسے الفت رکہہ اور مجہی سجدہ کر بے شک
مجہہ سے واصل ہوگا یہ اقرار مین سچا کرتا ہون تو میرا عزیز ہے +
۲۰۹ مولف جو سوای آتما دوسرے کو سجدہ نکریگا وہ مکت پاویگا +
خفط ۶۶ سب کو چہوڑ پرمیشر سے دل کو جوڑ اور کچہ شک دل مین نرکہہ وہ تجہی سب
گناہون سے بری کریگا +
۲۹۰ خص ۶۷ جو ریاضت نہین کرتا ہے اور نہ عبادت کرتا ہے اور نہ نصیحت کے سننے کو دل
لگاتا ہے اور عیب گوئی کرتا ہے وہ اس علم کے پڑہنے کا مستحق نہین ہے +
خصاہ ۶۸ جو اس راز کو طالبان علم الہی سے بتادیگا وہ ہر قسم کے عابدون سے اعلے
ہوگا اور جو اس خدمت کو بجالاویگا بے شک حق سے واصل ہوگا +
خصب ۶۹ جو تعلیم راہ حق کی کریگا اوس سے زیادہ کوئی مجہے عزیز ہوگا اور میری خواہش
کے پورا کرنے والون مین اوس سے زیادہ کوئی محبوب نہوگا +
خصج ۷۰ جو میرے اور تیرے سوال و جواب کو پڑہیگا وہی دیندار ہوگا اور یکسان سے
پرمیشر مین لین ہوگا +
خصد ۷۱ جو عقیدت سے سماعت کرے اور غیبت نکرے وہ بہی عذابون سے خلاص
ہوگا اور نیک افعالی کر جہسے ملیگا +
خصہ ۷۲ یہ عمدہ چیز ہے جسکو تو نے گوش ہوش سے سنا اور یہ وہی چیز ہے جسسے
جہل اور گمراہی جاتی ہے +
خصو ۷۳ ارجن نے جواب دیا کہ اب تمہاری مہربانی سے میرا گیان دور ہوا اور عرفان
حاصل ہوا اور ہر طرح کا شک جاتا رہا اب جو حکم دوگے بجالاؤنگا +
خصز ۷۴ سنجے نے کہا جب مین نے اس مضمون سے بیسر تہا اور جوابات پسہر بیو
سماعت کئے عبرت سے میرے بدن کے بال کہڑے ہوگئے +
خصح ۷۵ بیاس کی مہربانی سے یہ راز پوشیدہ جو کرشن نے کہا تہا مین نے سنا

خصط ۷۰ ای دہرشٹ راشٹر ارجن اور کرشن کی باتونکو غور کرکے مجھ بے نہایت باربار سرور ملتا ہے ٭

۷۷ ذ ۷۷ شکل اور صورت عجیب اور غریب کرشن کو خیال کرکے کمال فرحت پاتا ہون ٭

ذا ۷۸ جسطرف کرشن اور ارجن ہین مجکو یقین ہی کہ فتح اوسطرف کی ہوگی ٭

۲۱ سولف ای درد بہت کیا پر یکہا ہمنی ٭ دیکہا ہی عجب یہان کا دیکہا ہمنی ٭ بینا ہی نہ تھی تو دیکہتی تھی سب کچھہ ٭ جب آنکھہ کہلی تو کچھہ نہ دیکہا ہمنی ٭

۲ جسطرح اسکے پڑہنی اور سننی اور پڑہانی اور سنانیوالون کو اور گیان پرکاش کے قدر کرنے والونکو عقل اور علم آلہی حاصل ہوگا ویسی اسکی مذمت کرنیوالون کو زندان جہالت اور گمراہی نصیب ہوگی ٭

۳۔ جیسی خدا ہی عرض حاجت کی ضرورت نہین ہی ویسی اوسکے مقبولون کی خدمت مین التماس کی درکار نہین ہی کیونکہ وہ خوب جانتی ہین کہ جسکا خیال مدعا فہمی پر رہتا ہی وہ عبارت آرائی کو ناچیز جانتا ہی اور تقدیم و تاخیر مبتدا اور خبر پر نگاہ نہین رکہتا ہی اور جس کو بہت کتابون کی تصنیف اور تالیف اور ترجمہ کا شوق ہوتا ہی وہ ایک ہی کتاب کو بار بار دیکہنی نہین سکتا ہی اور سہو و خطا لازمہ انسانی ہی اور مدعا مین غلطی بہی ہوسکتی ہی کیونکہ شعر کے معنی شاعر کے دلمین رہتی ہین۔ ہر کوئی اپنی سمجھہ کے موافق معنی پیدا کرتا ہے اور مترجم اس صحیفہ شریفہ کا نہ کسی سی مدد چاہتا اور نہ کوئی اسکا مددگار ہوتا ہے اور اس کام پر دل لگاتا ہی جسکو کسی کا نہین دل چاہتا ہی ٭

علاوہ اسکے جو صاحب علم اور عقل ہین وہ مجھسی محبت رکہتی ہین اور میری قدر کو جانتی ہین اور مشہور ہی کہ دوست دوست کے عیب کو نہین دیکہتا ہی مگر ہنر کو ٭

اور یہہ بہی وہ جانتی ہین کہ جو بیغرض ہوتا ہی وہ خوشامد اور زمانہ سازی نہین کرتا ہے اور جو سینہ صاف رکہتا ہی وہ اپنی دل کے راز کو پوشیدہ کر نہین سکتا ہی اور سچ کہنا لڑائی کا گھر ہی۔ پس وہی جان اور دل سے میری خدمت کو پسند کرتے ہین اور بدعا ہی خیرباد کرتے ہین اور میری پیٹھہ کے پیچھے میری اتنی تعریف کرتے ہین کہ مین اونکا احسان سی شرمندہ ہوتا ہون اور سہو کا اصلاح دیتی ہین۔ لیکن اون صاحبون کی خدمت مین مجھہ جو ... کو زمین مین ... گہاس کو ... نہین ... سے عرض کرتا ہون جو جہل کب اور ظلم

اور شہوت اور غضب کے زیورات ہی سو بہا دان ہین کہ اگر اپنا وقت باپ کے ترکہ کے
حاصل کرنیکیواسطے صرف کرتا ۵ لاکھہ کے مال سی چہارم پاتا اور جو مین مطالعہ اور ملاحظہ
قانون اور سرکیولر مین متوجہ ہوتا ڈپٹی کلکٹر یا صدر الصدور آجتک ہوتا اور جو بتحصیل ترکہ
مین ارادہ کرتا اُن سررشتہ دارون کے مقابل ہوتا جو مشہور ہین اور جو اپنا وقت عیش
و آرام مین صرف کرتا حق بجانب ہوتا کہ میرا نام کرشن عرف کنہیا ہی ❊

بندہ نی بیچ خیال کو دلسی دھو چون برس زمانہ کا تجربہ کرا اور ایک برس محنت کر اس ترجمہ
کو تیار کیا ہی - اور جب چھہ سات سو روپیہ سودی قرض کریگا اور چھہ مہینی اور شب و روز
محنت کریگا تب یہ چھپکے تیار ہوگی پھر اسکی قیمت پیشگی دینے والے سے لیکے اور خوش
خرید والے سے پاویگا گویا اپنی چون برس کی تجربہ کاری اور حشمت ترکہ پدری اور
محنت یک نیم سالکی کو مایہ کو بیچتا ہی - ۳۵۰ قوم کے بچانے کو اگیان کی طوفان
سی یہ کشتی ہی اب واسطی بہوتون اور چڑیلون اور جنون اور پریون اور دیوون
کی مجھہ پر کوئی تہمت نہ لگائیگا اور میرے کام مین خلل نہ ڈالے گا ❊ اگر صلح خواہی
نخواہیم جنگ ❊ و گر جنگ جوئی نخواہیم ورنگ ❊ فقیر نے انکے پسند کے لائق بھی ایک
کتاب تصنیف کی تھی اگر اُسکو چھاپتا اور اُسکا چھاپنا قانون سرکار سے ممنوع نہوتا بہادان
اور کو کا معتقد بھی مجھہ سے بیعت کرتے - اگرچہ آپکو مجھہ سے دشمنی ہی اور دشمن ہنر کو عیب بتا
دیتا ہی لیکن آپ بھی سمجھہ لیگے کہ آپکا دشمن یعنی مولف معترف القصور ہی پس آپکی فتح ہے
عقلمند اور صاحب علم حکمت نظری او عملی مجھہ پر مہربانی کرتے ہین اور اشفاق کے راہ سے
دیکھتے ہین اور نادان اور صاحب جہل مرکب دشمنی کرتے ہین اور قہر کی انکھون سے دیکھتے ہین
فقیر دونون کے دلونپر ایک ہی مایا کا سایہ دیکھتا ہی جسکے دو نام ہین ایک بدیا دوسرا اودیا
اور کسی سی خوش ناخوش نہین ہوتا ہی کیونکہ دونون کے دلون مین ایک ہی برہم کو
برا جمان جانتا ہی اگر کسی کے سلوک اور کسی کے بدسلوک سی رنج اور راحت ظاہر کرے
بجرم شرک واجب القتل ہو جاوی - دیوانہ مین دو عیب ہوتے ہین ایک دل کی بات
چھپاتا نہین ہی دوسرا ایکطرف زیادہ متوجہ ہوتا ہی سو یہ دونو عیب مجھہ مین ہین لیکن
دلمین کھوٹ دیوانہ کے نہین رہتا ہی پس میرا دل بھی صاف ہی اور دیوانہ بھی ایک کو
پیار کرتا ہی مین بھی ایک کو پیار کرتا ہون - دیوانون کو چھو کرے چھیڑتے ہین

اور ہوشیار اوسپر رحم کرتے ہین - اور دیوانہ اپنی حالمین مست رہتا ہی پس میرا بہی وہی
حال ہی مشہور ہی دیوانہ بکار خود ہوشیار مین بہی ہوشیار ہون - ہر کوئی اُس ملک کو لینا چاہتا
ہی جسکو بعد چندی دوسرا چہین لیتا ہی مین اُس ملک کا بادشاہ ہون جو ابد پایدار ہی اور اُس
عورت کی عاشق ہین جسکا حُسن نقش بر آب ہی مین اُس پر ہی ہم آغوش ہون جو حُسن کی کہان
ہی - سب اُس دولت کیواسطی لڑتے اور مرتے ہین جسکو بذلت پاتے ہین اور بحسرت چہوڑتے
ہین - مین اُس دولت کو بخشتا ہون جسسی مستغنی ہوتا ہی - ہر شخص اوس وارث کے
واسطی دعا مانگتا ہی جو جانشینی کیواسطی دعا گو کا مرنا چاہتا ہی مین ایسا بیٹا پیدا کرتا ہون جو ہر ایک
نزولی اور صعودی پشتان پشت کو جیون مرن سی چہوڑا دیگا - عام اپنا وقت ایسی اشغال
سی کہوتے ہین جسسی دین اور دنیا برباد ہوتی ہی میرا وقت ایسی شغل مین کٹتا ہی جس سے
دین او دنیا خواب او خیال نظر آتا ہی - ہر ایک ایک مذہب کی زنجیر سی بندہ
ہی مین سبکو مذاہب کی زنجیرون کو کہولنی اور باندہنی پر قادر ہون عام تمام کو
ناقص اور خاص کو اچہا جانتی ہین مین سبکو ایکسا سمجہتا ہون - ہر بشر اس فکر مین ہے
کہ ہم دوزخ مین جاوینگی یا بہشت مین - مین دوزخ اور بہشت کو مساوی یقین کرتا ہون
ہر ایک انسان خدا سی نیاز رکہتا ہی مین خدا پر نازان ہون - ہر ایک اپنی خدا کو ایک مقام
یا ایک صورت مین دیکہتا ہی مین اوسکو ہر جگہہ اور ہر گہٹ مین دیکہتا ہون ہوشیار
اس فکر مین ہین کہ دشمن کو کس ترکیب سی دفع کرین مین اس فکر مین ہون کہ نفس
کو کسطرح زیر کرون - صوفیون مین ہون نہ رندون مین نہ میخوارون مین ہون - ای
تو بندہ خدا کا ہون گنہ گار و نمین ہون * گر ہمنی دل صنم کو دیا پہر کسی کو کیا - اسلام
چہوڑ کفر لیا پہر کسیکو کیا * ہزار برس سی عوام گیتا کا پاٹ کرتے تھے اور اسکی معنے سے
خبر نہین رکہتی تھے بقرنے معنے سی آگاہ کرنیکو گیان پرکاش کو تصنیف کیا ہی دیوان
وہرمدس والد بزرگوار کی فیلخانہ مین دو ہاتھی تھے اور راہی ہرلہی جد امجد کے فیلخانہ مین
بائیس ۲۲ فیل تھی میری جلوخانہ کے ساتوین ہاتہی کا نام گیان پرکاش ہی *

خاتمہ گیان پرکاش مولفہ الکہہ دہاری

جب ٹھاردہن ادہیا سری کرشن گیتا کا ترجمہ ہوگیا نامہ نگار واسطے ملاحظہ کی بجنور ہرن گرہ کے

لیگیا عقل کل نے اول سے آخر تک معہ اوس حاشیہ کے جو مولف نے لکھا ہے بغور نظر کرکے فرمایا کہ اے
دیوان دہرم داس کے بیٹے بہگوت گیتا کی باون ٹیکا پہلے زمانہ کے پنڈتون اور رشیون
نے لکھی ہین کہ سنسکرت کی زبان مین بہت فصاحت سے ہین اور جیسے سمرن مین تلسی اور
رودراج اور کدم اور کنول کے دانے پوبت ہوتے ہین وہی سوبہاوان ہین اور سو برس
کے اندر بہگتون نے گیتا کا ترجمہ فارسی او۔ انگریزی اور گورمکہی اور بہاشا مین نظم اور
نثر مین لکہا ہے وہ مثل دانہ مروارید اور مرجان اور یاقوت اور زمرد و طلا و الماس جگمگاتے
ہین یہ ترجمہ جو تونے لکہا ہے ایسا ہے کہ اسکے تلے اور اوپر اور اندر اور باہر وہ ڈورہ جسمین سب
دانے پروے ہوے ہین صاف نظر آتا ہے اور اسکے دونو سرے اسکے او ہین ہین ✤
مترجم خوف سے طعن خلایق کے یا اپنی کم فہمی سے جہان سری مکہی چہکی ہوتی ہے ایک مکہی کو
مارکے چہکا دیتے ہین تونے ہر کام مین جسطرح پابندی عوام کی ترک کی ہمین بہی وہی آئین
جاری کی ہے۔ جو کوئی کسی کتاب کا ترجمہ کرتا ہے یا کوئی کتاب تالیف اور تصنیف کرتا ہے
اپنی غرض پردہ مین رکہتا ہے یعنی کسی کا انتظام سلطنت اور جہانداری مقصود ہوتا ہے۔ کوئی
جسکا نوکر ہوتا ہے اوسکے حکم سے تحریر کرتا ہے یا کسی سردار اور قدرشناس سے توقع انعام کی رکہتا ہے
یا اپنے عاشق یا معشوق کی رضاجوئی اور خوشنودی تصور کرتا ہے یا حالت خلل دماغی مین بطور
ہذیان کے بکتا ہے یا دولت کے کمانے اور اپنے پانون کے پوجانے اور اونچے پر بیٹھنے
کو ایک تمہید بناتا ہے تونے فقط پرمیشر کے ہیت اوسکی پرجا کے اگیان کے نوارن
کو گیان کو پرکاش دیا ہے ✤
مدت سے اس دیپ مین اودہکار ہورہا تہا اور اسپر دلنے سروں کو زندان مین جہالت
کے بازنجیر با مشقت سخت قید کر رکہا تہا اور ہر کوئی اس زندان سے رہائی مشکل جانتا تہا
کیونکہ علم الہی یعنی بیدانت کو حد سے زیادہ کٹہن سمجہتا تہا اور کوئی اپنے تئین واسطے بندوبست
رہائی کے ادہکاری نہین جانتا تہا اسوجہ سے اسطرف متوجہ نہین ہوتا تہا تونے گیان
کی کہان کو مثل نمک کی کہان کے پرگہٹ کر دیا۔ اب بہروسا ہوا کہ جیسا دن ہونے
اور سورج کے نکلنے سے ظلمت شب کی جاتی رہتی ہے ویسے اس صحیفہ شریفہ کے دیکہنے سے
تاریکی دلونکی جاویگی پھر اسیرون پر سرور غالب ہوجاوینگے ✤
کوئی نمرود یا زوردار یا زبردست اس مہم کو سر کرتا تعجب تہا کیونکہ اون پر یہ فرض تہا

تونے بے زری اور بے پری کی حالت مین کہ چہار طرف سے دشمن تیرے دلکو گہیرا رہے ہین
پرانون کو روک اور اندریون کو بس کر اور دلکو مضبوط کر ایسی بھاری بوجھہ کو جو ہمانچل
اور بندراچل پربتون سے بھاری ہے گیند کیطرح سے بستی سے بلندی کو پھینک دیا اور ایسے
بلی ستر کو جسکے ستت مین لاکھہ چھوٹی دل ہے ایک قلم سے ہلاک کیا تیری ماتا اور تیرا پتا
سرب اوپمان جوگ ہین اور دہن ہین ✢

تیری خیرخواہی اور نیک اندیشی اور دریا دلی سے میں اول جو پیدا کرنیوالا بشمار برہما
اور برہمانڈ کا ہے حد سے زیادہ خوش ہوا شکر تیرے احسان کا ایک زبان سے ادا نہین
ہو سکتا ہے پس اپنی زبان کو ان گنت آدمیون کے موںہہ مین رکھہ تیرا شکر کرونگا جیسے
سنار کے شکہہ کے خاطر اندر کی تمام جسم مین سوراخ کر سینہہ کو برساتا ہون ✢

جیسے تیرے بھائیون کی اولاد سے تیرے باپ دادے کا نام تیرے دیس اور تیری قوم اور خاندان
مین رہیگا ویسے تیری تالیف اور تصنیف سے تیری استان پشت کا نشان تینون لوک
مین پھر آئیگا اور بھاگ سے بھری ہے تیری استری جسکی گود مین ایسا پوتر کھیلتا ہے جسکو
مرت ہے نہین ✢

گردش فلک نے بیاس اور شنکراچارج اور بشست اور بشن اور کرشن کے باغ اور بہار کو
اوجاڑ دیا تھا تو نے ازسرنو کایاکلپ کر دیا اگر تیری طرح اور لوگ تالیف اور تصنیف
اور ترجمہ کرنے بیدون اور شاستر دان اور پورانون اور عقلی اور مذہبی کتابون کا شوق
کرین ہنود کا مذہب اور چند مدت زندہ رہے ورنہ وہ سین اگئی ہے جو وقت مین بنگالی
کہتے ہین ہری بول ہری بول ✢

تو عام کو ہدایت کر کہ ہر ایک ہندو کو لازم ہے کہ یہ کتاب اور جنکا ذکر اسمین ہے اپنی بیٹون
اور بیٹیون کو پڑہا دین اور سنا دین اور سمجہا دین اور دوستون اور ہمسایون اور نوکرون اور
برادرون سے بھی سلوک کرین اور اس کتاب کے خریدنے اور خرید کے کسی کو دیدینے کو بدیادان
جانے۔ گئو دان۔ استری دان کا پاتر فقط برہمن ہے۔ بدیا دان کا پاتر ہر کوئی ہے بشرطیکہ
حروف آشنا ہو اور پڑہنے کو جانتا ہو۔ عوام ایک بہوت کے اوتارنے کو اور ایک
گرہ کی کھوٹی دسا کے بچانے کو اور ایک روگ کے دور کرنے کو اور ایک پاپ
کے پراسچت کو اور ایک پوتر کے پیدا ہونے کو اور ایک مدعا بر آمد ہونیکی

سردار بلجوت سنگہ ولد لہور سپور زمگہ جناب مہاراجہ بہادر
رنجیت سنگہ بہادر ۵ صد جلد مفت تقسیم کرتے ہین ۱۵۰

اور ایک پتر کو بیکنٹھ مین پہونچانیکو اور ایک جنم آئندہ کے سوکہہ کو نبراُون۔ لاکہون روپیے برہمنون اور سنیاسیون اور منجمون اور سیانون اور بہدریون کو دیتے ہین اور اوسکی نتیجہ کے ستوقع تمام عمر رہتے ہین اس کتاب کی قیمت ایک روپیہ آٹھہ آنہ ہی اور جملہ کتابون کی قیمت لعہ روپیہ آٹھہ آنے ہین اور مع محصولڈاک دش روپئے انکو خرچ کرکے خرید کرو اگر ہر شکل کو آسان کرین انکو رہنے دو۔ اور جو انکا نفع نظر نہ آوے فوراً شل درشنی منڈوی کے بازار مین بیچ لو۔ سیر جہان اور جہان کی نعمتون کی مفت کرلو۔ کل جگ نہین کرجگ ہی یہ اِس ہاتہہ دے اوس ہاتہہ لے ٭

۲۔ اے کنہیا لال تو نازک مزاج ہی تیری پیشانی پر جلد سلوٹ پڑجاتی ہی اسواسطے مین تجہہ سے زیادہ بات کرتے لحاظ کرتا ہون لیکن بضرورت پوچہتا ہون کہ اسکا کیا سبب ہے کہ تو نے جن کتابون کا ترجمہ کیا اونکو طبع کیا اور جنکو تصنیف کیا اونکو ہنوز نہین چہاپا ٭

بجواب اونکو کشن چند نے ہاتہہ جوڑ قدمون مین سر کو دہر کے بہت عجز اور انکسار سے عرض کیا کہ اے جبرئیل و اے سرگن و اے علت ایجاد عالم و اے ہیولے عناصر لطیف و اے عقل کل و اے نفس کل و اے جسم کل و اے مایا و اے قدرت قدیر و اے ہرن گربہہ و اے خداوند مجازی و اے کل بجو ما جزویات جو آدمی بی عقل اور بعلم جہل مرکب مین گرفتار اپنی حماقت شعاری سے میرا قیمتی وقت کہوتا ہی اوس سے ضرور میرا اول نفرت کرتا ہی اور قصور صنعی نہین ہے خلقی ہوا ہے اور آپکو سر تاج کونین کے شہنشاہون کا جانتا ہون اور آپکے ادنی نفر سے کو اپنا بزرگ جانتا ہون کہ اگر وہ لات میرے سر پر مارے مین کہون کہ تمہارے کومل چرنون مین میرے سر کے بال جو خار مغیلان کے برابر معلوم ہوتے ہون گے تمکو تکلیف ہوئی ہوگی وجہ یہ ہی کہ تم سے گیان اور بگیان کو قوت ہی اور تمہاری روشنی کے مقابل چاند اور سورج ایسے ہین جیسے اونکے مقابل ذرات اور بیٹ بیجنے۔ تم ارو پ کے سروپ ہو تمکو بار بار نمسکار ہی۔ اروپ کو کسی نے دیکہا نہین ہے اوسکا جو کسیقدر پتا لگتا ہے تمہارے روپ سے۔ بس جو کچہہ ہو تم ہو ٭

تم مجہے عوام کے کہنے سے جو پرمیشر کو پتہر اور پتہر کو پرمیشر سمجہتے ہین مغلوب شہوت اور غضب اور ظلم اور جہالت کا مست سمجہو۔ جب کوئی مجہپر تہمت لگاوے اور تمہارے کان مین میرا کوئی عیب بیان کرے اوسکو حکم دو کہ اگر تو راستگو ہی حاکم عادل اور بیخ

با علم اور عقل کے حضور مین جب کہ کنہیا لال حاضر ہو بیان کر- آپکی عدالت پروری سے امید وار ہون کہ مادر زمانے کے شکم سے جو برآمد ہوا ہی کوئی حاضر نہوگا گو کہ یہ قول لایق اعتبار کے ہے - الانسان مرکب من الخطاء والنسیان ❊

جو گمنام عرضی دیتا ہی اور پس پردہ عیب بیان کرتا ہی وہی میری بیقصوری کا گواہ ہی کیونکہ اگر وہ اپنی دعوی کو سچا جانتا اور عام کو اپنا رفیق اور میرا مخالف سمجہتا اپنا وا کبہی خالی جانے ندیتا بہت باتین ایسی ہین جو اپنی منہہ سی کہی نہین جاتی ہین اور حالت مجبوری مین چہپائی بہی نہین جاتی ہین جسکہہ سے جس وجہہ سی عوام ناخوش رہتی ہین بطور نمونہ کے کچہہ ظاہر کرتا ہون ❊

۱- فقیر اور سنیاسی اور بیراگی یعنی ہر قسم کے گیروا پوش روسکی تعریف کرتے ہین جو اپنی تینین سنسار مین بندہ اور انکو تینون لوگ کی نعمتون کا تیاگی جانتا ہی اور انکی کشف اور کرامات کا قایل ہی جو چیز پرمیشر سی مانگی جاتی ہی اُنسی جاہتا ہی الکہہ دیکہی تینون لوک کو مثل حالت سپن کے دیکہتا ہی اور پرمیشر سی البتہ کبہی کچہہ مانگتا ہی مگر جبکہ اگیان ساگر مین غوطہ کہاتا ہی پرمیشر کے سوائے دوسرا مجہکو کوئی نظر ہی نہین آتا ہے اور فقیر مثل صباغ بر ریش خود درماندہ نظر آتا ہی ❊

۲- زنار کے رکہنے والے اور پتری کے بغل مین دبانیوالے اور چوڑہی تلک کے لگانیوالے اور پہلی بڑی دساکی بتانے اور بتانیوالے اور سرزادہ کا مال کہانیوالے اور بیاہ کی دچہنا کر لینی والے اور مردون کی چہاتی پر بیٹہہ کر کہانے والے اور مریدون کے بچون سے بہیکہہ منگوا آپ لینی والے اور شرط بد کے زیادہ کہانیوالے اور بہیانک اور روچک باتون کے سنانیوالے اور قوم اور خاندان کا فخر کرنیوالے اور جمادات اور نباتات اور حیوانات مطلق اور ناطق اور زندہ اور مردہ اور کواکب اور عناصر کو پرمیشر بتانیوالے اور بہنگ پی سو رہنے والے اور محنت و مشقت نکر مفت کا مال کہانیوالے انسی راضی رہتی ہین اور اسکی تعریف کرتے ہین جو تن من دہن انکی ارپن کری - مترجم سری کرشن گیتا کا تن کو پرمیشر کی پرجا کے سوا کو جانتا ہی اور من کو پرمیشر کے گیان کے واسطے سمجہتا ہے اور دہن کو واسطے رکہا تن اور من کے اور جو تن اور من کے یوگ ہین نشٹ جو یہ

اور بیٹے اور بہائی اور نوکر خیال کرتا ہی اور اُنکا کچھ پہلے جنم کا دین دار نہین ہی اور اگلے
جنم کا منتظر نہین ہی - اِس سنسار مین اسطرح گزران کرتا ہی جیسے اسافر سرائے مین
باپ کا ترکہ نہین رکھتا ہون مگر گو کہ ۵ لاکھ کا نقد و جنس تہا وہ مینے رنڈی بازی
اور قمار بازی اور فضول خرچی مین نہین کھویا جیسے یوسف کے بارہ بڑے بہائی تھے
مین بڑے بہائی تہا اون مین سے ایک نے درخواست لکھہ کے مانگا مین نے تینون
کو نذر کیا اور قوت بازو سے زیادہ سرمایہ نہین رکھتا ہون سررشتہ داری اور تحصیلداری
سے گزران کرتا ہون اِس عہدہ کی تنخواہ مصارف ضروری کو مکتفی نہین ہی اور رشوت
اور تغلب کی آمدنی زیر مد حرام کے لکھی گئی ہی - مسلمان شراب اور سور کو اور ہندو گوشت
گاؤ کو اور عیسائی رسمی بات مین جہوٹھہ کو حرام جانتے ہین دیسے مین کل مسکرات اور کل
حیوانات اور بیگانہ مال اور ملک اور زن کو حرام جانتا ہون اور جن چیزونکو عوام
حرام بتاتے ہین مین کسیکو جائز نہین بتاتا ہون اور سوداگری بہی کرتا ہون مگر ایسا
نادان نہین ہون کہ اِس جنم مین وہی اگلے جنم مین نفع کی امید کرون ❊

۳- عیسائی اوسی سے راضی رہتے ہین جو حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا اور گرجے کو خانہ خدا اور
پادریونکو اوسکا خلیفہ جانے اور عبد المسیح اور آنند اپنا خطاب کہے اور محمدی اوسکو بہلا
کہتے ہین جو حضرت محمدؐ کو خدا کا رسول اور خدا کا دوست اور قرآن کو خدا کا قول اور
مسجد کو خدا کا گہر اور امام باڑہ کو عبادت گاہ اور رونیکو مرثیہ پڑہ عبادت سمجھے
اور ہر قوم کو کافر اور خدا کا دشمن جانے - اور سراوگی اُسکو شریف کہتے ہین جو پارس
ناتھہ اور نیم ناتھہ کو مہا پرش جانے اور کرمونکو مکھہ سمجھے اور پرمیشر کو کچھہ نہ سمجھے اور
بیشنو اُسکو بھگت کہتے ہین جو جہانجھ بجاوے اور برت کرے اور بہجن گاوے اور اُس
دیکھہ اور تیرتہہ کرتا پھرے اور شیوی اور شاکتی اُسکو انسان سمجھتے ہین جو شیو لنگ کو
پوجے اور بام مارگی پوجن کرے - غرض ہر کوئی اوسکو اچھا کہتا ہی جو مثل اونکی خو اور
عادت اور راہ و رسم رکھتا ہی آپکا تابعدار جسم کو خانہ خدا اور روح کو خدا جانتا ہی اور
اپنے دلکو اوسپر قربان کرتا ہی اور جو ہون اور پرانون کو اُسکی نذر کرتا ہی اور تجویز
معقول اور مجہول کو تیرتھہ اور برت اور جپ اور تپ جوگ اور جگ سمجھتا ہے
ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا ❊

۴- اہلکار اور عملہ اوس اہلکار کو لائق جانتے ہین جو جہوٹی کو سچا اور سچ کو جہوٹا بناوے اور جسطرح سے ہوسکے تہوڑے کو بہت بتا خوب رشوت لے جعل بناوے اور دہوکہ دے اور تغلب کرے اور نوع بنوع کی راہ نکالے اور آپ حرام کا مال کہاوے اور اپنے ہمسران اور توابعان کو کہانے دے مجہو رشوت اور خیانت کرنیوالے ایسے ناقص معلوم ہوتے ہین جیسے دیوکو مانس گند آتی ہے +

۵- پتنجا صاحبین اوس اہلکار سے خوش رہتے ہین جو دونون سے رشوت مقرر کرلے اور مہاجن کے پاس جمع کرلے اور ہر ایک سے زمانہ سازی کرے اور مثل کسبی کے ہر ایک تماشبین سے کہے کہ مین تجہہ پر فدا ہون اور جسطرح طوائف اپنے چاہنے والونکو تباہ کرتی ہے انکو تباہ کرے - اپکے قدمون کا دیکہنے والا صاف کہدیتا ہے جو دلمین رکہتا ہے اور غریب اور امیر کو برابر دیکہتا ہے +

۶- ناخواندہ تحقیقات کی لیاقت نہین رکہتے اور بغرض تحقیقات کو ضرور نہین سمجہتے ہین جیسا اور دن سے سنتے ہین ویسا خود کہنے لگتے ہین کہنے والے فقیر اور برہمن اور پیرو کسی مذہب کے اور اہلکار اور پتنجا صاحبین ہوتے ہین یہ بندہ خدا کا اگر دنیا کی نعمتون کا طالب ہوتا اپنے مطلب کے واسطے تالیف قلوب عوام کو توجہ کرتا اور جو اپنے تئین پوجانا چاہتا عوام کی ترغیب اور تحریص کو بہیانک اور روجہان گیتا سناتا +

ایسے خداوند بندہ کے جرائم صغیرہ اور کبیرہ بہی ہین انمین جسکے عوض جو سزا تجویز کرو مختار ہو اور جو درگذر کرو تم غفور خطا کے چہپانیوالے ہو - اگرچہ شیطان کو ہر ایک مذہب والے نے بہشت سے نکالدیا ہے کہ اسنے آدم کو سجدہ نہ کیا مجہے بہی یہ آرام سے رہنے اور بیٹہنے نہین دیتے مگر ما خدا داریم ما را نا خدا درکار نیست +

اور وجہ نہ چہاپنے اپنی تصنیفات کی آجتک یہ ہے کہ ہند کے باشندونکے سرمین سمایا ہے کہ قدیم زمانے مین جو آدمی پیدا ہوتے تہے وے صاحب علم اور عقل و اختیار تہے اور ہم بے عقل اور بے علم اور مجبور ہین باآنکہ محض خام خیالی ہے کیونکہ جس خلط اور مادہ سے اور جس ترکیب اور جس صورت اور شکل سے پہلے پیدا ہوتے تہے اور جیسے انتہکرن اور کرم اور گیان اندری اونکی ہوتی تہین سب مین اونکو برابری ہے اور بیدون کی شرتیون سے ثابت ہے کہ عمر آدمی کی سو برس کی اول روز سے مقرر ہے پس

جو طاقت پہلے لوگون مین تھی اس زمانہ کے مردم مین بہی ہے اور انگریزون کی تجویز سے متقدمین
کے بہ نسبت متاخرین شرف رکہتے ہین کیونکہ زیادہ تجربہ کار ہوتے ہین اور یہ خیال اونکی
سمجھ مین نہین نکلتا ہے اوسکا سبب یہ ہے کہ گزشتگان کے عیب انکو نظر نہین آتے ہین
اور ہنر اونکی کتابون سے دیکھتے ہین اور حاضرین کے عیب اون کے ہنرون کو بلند
ہونے نہین دیتے ہین اور یہی سبب ہے گہر کا جوگی جوگنا آن گانو کا سدھ
ہو جاتا ہے ❖

اگر مین اپنی تصنیفات کو چھاپتا ایک بہی خریدار نہ ہوتا باآنکہ قدیمون کا بیان اپنی ایک
ولایت کی عقل کو بتاتا ہے میری تصنیف ہر ولایت کی تصنیفات ماضی اور حال کا زبدہ
ہے۔ الکہہ پرکاش اور الکہہ امواج مین جو کچھ مولف نے بطور حاشیہ اور اپنی رائے کے
لکہا ہے وہ بہی بہتون کو ناگوار ہوتا ہے باآنکہ حکما کا قول ہے سُن سب سے کر اپنی من سے ❖
انکو ذہن مین سمایا ہے کہ جس لیک پر باپ دادا گاڑی ہانکتے رہے ہم بہی اوسی پر چلین بس
انکو سر مین سمجھ کے سمانے کو مذہبی کتاب چاہئے جسپر اونکا اعتقاد ہو اگر میرے پاس روپیہ
ہوتا اور مفت چھاپکے تقسیم کر سکتا پہلے اپنی کتابون کو چھاپتا کیونکہ اول خویش بعدہ
درویش ❖

۳۔ ہرن گربہ نے کہا اے عمید تیرا فکر عالی ہے تیری قدر کا شناسا بجز میرے کوئی نہین ہے
چند روز مین پیدا ہونیوالے ہین جو ترکیب تولنے کی مناسب ہے کیونکہ ہنوز عوام الفاظ اور
اصطلاحات بیدانت اور معقولات سے ناواقف محض ہین اور نامعقول انکو سمجھاتے ہین
کہ تعلیم اور تلقین بیدانت اور معقولات سے آدمی فقیر ہو جاتا ہے یا اوسکو مالیخولیا ہو جاتا
ہے یا لامذہب اور دہریہ ہو جاتا ہے باآنکہ اس علم کے کمال سے آدمی اچھا دنیادار اور
گرہستی ہو جاتا ہے ہان وہ حرکتین نہین کرتا ہے جس سے پہانسی پاوے اور قید ہووے
اور جوتیان کہاوے اور نہ ایسا احمق ہوتا ہے جو اس جنم کے عیش کو برباد دے اگلے
جنم مین عیش کا متوقع رہے اور نہ ایسا جاہل رہتا ہے جو پارس اور نسخہ کیمیا
اور کام دہن کو چاہے ❖
لوگ یان برکاش کو ایک ہزار سے کم نہ چھاپ اسکے خریدار الکہہ پرکاش اور الکہہ امواج سے زیادہ
ہونگے کیونکہ اوپ نکہد اور جوگ بسشٹ کو بعضے جانتے ہین اور گیتا سے بعضے

رنجیت سنگھ بہادر ۵ صد جلد مفت تقسیم کرتے ہین

ناواقف ہین اگر فروخت نہون تو مفت دیدینا - عام گئودان اور استری دان فقط ایک
قوم کو کرتے ہین تو بدیادان ہر قوم کو کرنا مگر ناخوانده کو ندینا ٭

تیری کتابون کے قدردان ہندوستانی ریاستون کے سردار اور صوبجات اور انگریزی سلطنت
کے صدرامین اعلی اور صدر امین اور منصف اور ڈپٹی کلکٹر اور تحصیلدار اور سررشتہ دار
اور عملہ سی بہت ہین اور ہر ضلع اور ہر ایک پریزیڈنسی مین دوچار تجہہ سے مہربان ہین اور
جو ہندونمین اردو مین پڑہنے کی لیاقت رکہتے ہین اور تیری کسی کتاب کا ایک دو صفحہ
پڑہ لیتے ہین وہی تیری تعریف کرتے ہین اور تجہے بعزت دیکہتے ہین - عام کسی سی راضی
نہین ہوئے اور نہونگے اگر سب ایک کو پسند کرتے ہزارون مذہب کیون بنتے ٭

۴۸ - جب مین دربار مین سرگن سروپ گیان روپکے حاضر ہوا شر اور اسر جو ایک باپ
کے دو بیٹے ہین وہان بہی موجود ہوئی ہین وہان موجود تہے دونو نے کہا کہ ہماری یادداشت کو چند جملے
تحریر کردی اور ہرن گربہہ نے فرمایا کہ جبتک جان اور جسم اور رات اور دن دنیا مین
رہینگے شر اور اسر دونو رہینگے کمی اور بیشی جیسے کبہی رات بڑی ہوتی ہی اور کبہی دن
ضرور ہوگی استیصال کسی کا کبہی نہین ہوگا جب اسر مرجاوینگے شر بہی خاک مین
ملجاوینگے تو دونو کیخاطر کر اور جو یہ کہتے ہین لکہہ اور تو شر اور اسر کے قول کو برابر سمجہہ - جو
نیک بخت معقول پسند ہوتے ہین وہ ناقص کتابون اور نامعقول باتون سی پند اور
حکمت حاصل کرتے ہین اور جو بد ہوتے ہین وے نیکون کے نصیحت نامہ سی بدافعالی
کو تمسک بنا لیتے ہین جیسے صوفیون اور بیدانتیون اور حکیمون نے کہا ہی کہ سب آدمیون
کو برابر سمجہنا چاہئے اون کا مطلب یہ تہا کہ ہر ایک کی جان اور مال کی حفاظت اور
رعائیت برابر چاہئے بد ذاتون نے سمجہا کہ اس عبارت کا مطلب یہ ہی کہ مان اور بہن
اور جورو کو برابر جاننا چاہئے - فکر ہر کس بقدر ہمت اوست - پس مین نے اسر سے پوچہا
کہ جو لکہنا ہی بتاؤ اسر نے لکہنے کو فرمایا ٭

کہ ہند کے مردم عجائب پرست ہین تو کوئی معجزه اور کرامات دکہا تب تیری عظمت انکے
دلپر اثر کری اور تیرا قول انکو باور ہووے جب چند نادان تیری فضل اور کمال پر گواہی
دینگے عام تجہے سده جی کہنے لگین گے - شراب کو دودہ بنا دینا اور پاره سی چاندی اور
تانبے سے سونا اور بہوت اور چڑیل کو جنتر اور منتر سے اوتارنا تو خوب جانتا ہے

وہ عام کو بتادے اور دلکی تمنا بتانے کی ترکیب اور اندہے کو آنکھین اور بہرے کو
قوت سماعت کی ترکیب میری مجرب لکھہ دے ٭
نامہ نگار نے جواب دیا کہ مین اس قسم کی واہیات کا قایل نہین ہون اور چاہتا ہون
کہ عوام ایسے دمبازون کے دم مین نہ آوین پھر جو باتین دغابازونکی مین جانتا ہون
اگر لکھون دغابازی کا رستہ نما بنجاون لیکن آپ جو فرمائینگے وہ رقم کردونگا - اوسنے کہا کہ
ایک شہر مین ایک بہت معروف اور مشہور مہاپرش تہا اور ہر قوم کے گمان مین بہمہ
صفت موصوف تہا علم غیب اگرچہ پیشتر سے تہا مگر یہ دس ہزار سال پیشتر اوس علم
سے نہانخانہ عدم مین موجود ہوا تہا جو طالب کسی چیز کا اسکے حضور مین حاضر ہوتا تہا یہ
صورت کو دیکھہ اوسکے دلکی بات بتا دیتا تہا پس وہ تن اور من اور دہن انکی نچھاور
کرتا تہا اور جو کچھہ اوسپر گذرتا تہا ان مہاپرش کی زبان کی تاثیر سے تصور کرتا تہا ٭
وہ کمال ان صاحب جمال کو اس جوگ سے حاصل ہوا تہا کہ انہون نے ایک مکان بنا
رکھا تہا اوسمین آٹھہ دروازے اسّت سدہی کے لگائے تھے ٭

۱- دروازے سے بیٹا ملتا تہا -

۲- دروازے سے بیاہ ہوتا تہا -

۳- دروازے سے نوکری ملتی تھی -

۴- دروازے سے دولت ملتی تھی -

۵- دروازے سے بیماری اچھی ہوتی تھی ٭

۶- دروازے سے قید اور مصیبت سے رہائی ہوتی تھی ٭

۷- دروازے سے مہم فتح ہوتی تھی ٭

۸- دروازے سے مفقود الخبر کی خبر ملتی تھی ٭

اور احاطہ کے دروازے پر ایک چیلا حاضر رہتا تہا جب کوئی طالب کسی چیز کا آتا تہا چیلا
بحکمت عملی اوسکی دلکی بات دریافت کرلیتا پھر اوسکو کہدیتا کہ باواجی سے تو اپنا بہید نہ
کہنا باواجی خود تیرے من کی بات بتاوینگے اگر من کی بات بتاوین تو جاننا کہ تیرا کاج
سدہ ہوگیا وہ الغرض جنونا چیلے کے ہمراہ اوس مکان مین جاتا چیلہ اوسکو اوس
دروازے سے لیجاتا جو جس مراد کیواسطے مقرر کرلیا تہا باواجی فوراً پکارنے لگتے

کہ تو بیٹا چاہتا ہی یا مفقود الخبر کا حال دریافت کرتا ہی وہ کوتاہ عقل اون کو عالم الغیب تصور
کرکے جو کچہہ اپنے پاس نقد و جنس رکہتا نذر کرتا ہو نیکو جو اوسکی قسمت مین ہوتا وہی ہوتا
ایک صاحب کمال چار یار ہمراہ لے دور دیس مین گئے پہرتے ایک مسجد مین بے پرواہ بن
کے رہے ایک چیلے نے اندہے کا سوانگ بہرا اور شہر کے ایک سمت مین بیٹہا دوسرے
چیلے نے بہرے کا سوانگ بنایا اور دوسری سمت مین رہا تیسرا لنگڑا بنا چوتہا چارون کو
کہانے اور پینے کو بیگانہ وار پہونچایا کیا ایک برس تک اِس آئین سے عمل کیا کہ نقل
کو اصل پر فوق دیا اور ہر ایک نے شہر کے فقیر کو لا پرواہ اور لنگڑے کو لنگڑا اور اندہے
کو اندہا اور بہرے کو بہرا یقین کر لیا ایک روز فقیر صاحب واسطے زیارت کسی غازی مرد
کے جاتے تہے لنگڑے نے حضرت کا پاؤں پکڑ لیا اور کہا مجہہ شب کو خواب ہوا کہ تم میرے
لنگ کو دور کروگے پس مجہہ پر رحم کرو اور دعا کرو کہ مجہے صحت ہو شاہ صاحب بہت
خفا ہوے اور سخت گوئی کرنے لگے اور عاجزی جتانے لگے لنگڑے نے ایک بات پر خیال
نکیا اور اونکے پاؤں کو نہ چہوڑا فقیر نے خفا ہو کے اوسکے لات ماری اور کہا خدا کرے
تیری دوسری ٹانگ بہی ٹوٹے بمجرد لات کے لگنے کے وہ لنگڑا بندر کی مانند کودنے
لگا یہ معجزہ صاحب کمال کا جب بازاریون نے دیکہا ہر ایک شمع پر پروانہ ہو گیا اوسی
روز مسجد تک پہونچتے پہونچتے ہزار ہا روپئے اونکی نذر چہڑے شاہ صاحب نے لا پروائی
سے اوسی لنگڑے کو دلا دئیے چند روز مین تمام شہر مین غل ہو گیا کہ آسمان سے فرشتہ
اوتر آیا ہی یہ خبر سُن اندہا اور بہرا بہی آیا اور اپنی مراد کو پہونچا اور فقیر صاحب کا
کمال زیادہ ہوا پھر سب اصحاب جمع ہوگئے اور ہزارون مرید بہی ہوئے اور لاکہون روپئے
کمائے جب خاطر خواہ آسودہ ہوگئے ایک شب بغیر اطلاع چلدئیے ❊
ایک فقیر جو کچہہ کہیں سے نقد پاتا تہا اوسکو گلا چاندی کا کوئی وزن بنا محتاجون کو دیتا
تہا چند روز مین مشہور ہو گیا کہ یہ کیمیا ساز ہی ہر ایک اوسکی خاطر اور عزت کرنے لگا -
اے کنہیا لال جب تک ایسے کمال آدمی پیدا نہو صاحب کمال کیونکر ہووے مین نے جواب دیا
کہ اے امہر جب تک ایسی حکایتون سے آدمی واقف نہووے بد ذاتون کے فریب سے
امین نہین رہتا ہے ❊
مہر نے کہا چند نمبر ہماری خاطر لکہو چنانچہ بعد خاتمہ کتاب کے لکھے

سروا بھگونت سنگھ ولد کنور شیو راج سنگھ صاحب بہادر نبیرہ مہاراجہ
رنجیت سنگھ بہادر ۵۵ صد جلد مفت تقسیم کرتے ہین۔

۱- برہم کی تعریف ۲ مکت کی تعریف
۳- اندر کی تعریف ۴ شُر واسُر کی تعریف
۵- نرک اور سرگ کی تعریف ۶ انسان کی تعریف

۵- ہرن گربھہ نے کہا اب گیان پرکاش کو سماپت کر بہاگوت کے دو اسکند کا تو نے
ترجمہ کر لیا ہی باقی کا کرنا شروع کر اور اوسکا نام اپنے باپ کی نام پر دھر *
سنگرا مُسروں کا گرو اور پروہت اور برسپت سُروں کا کہتا ہی۔ من پیر خدا ئیم و خدا مرشد
ماست۔ بس تیرا قول نیکا دن کو نیک اور بدوں کو بد نظر آوی گا *
جو پیدا ہوا ہی وہ مریگا اور جبتک زندہ رہیگا یا نام ونشان باقی رہیگا کوئی اوسکو بد اور
کوئی نیک کہیگا اور سہو اور خطاسی کوئی محفوظ نرہا ہی اور نرہیگا تو الکھہ رہی ہی الکھہ دہیان کر *
فقیر اس کتاب کو ہرن گربھہ کی پاس سے اوٹھا سُرونکی قول کی لکھنی کو اور اسکے چھاپنی اور بہاگوت
کی ترجمہ کو تیار تہا پرجاپت نے ہاتھہ کو پکڑکے کہا ای الکھہ دہا رہی ایک شخص مجھسی کہتا تہا
کہ مصنف اس کتاب کا قوم کا میش ہی برہمن کی عورتین اور ۳۵ قوم کے مرد اور عورت اسکو
دیکھہ کی خوش ہین مگر برہمن کچھہ ناخوش ہین گو کہ زبان سی کچھہ کہہ نہین سکتی ہین مین نے
برہمنونکو سمجہا دیا ہی کہ سری کرشن جی کے بتا ہی بموجب مضمون چوالیسوین اشلوک اٹھارہوین
ادہیا کی بیش تہی اور بہاگوت اور جملہ پورانون کا مظہر سوت قوم کا سودر تہا جسنے نیم کہا مین
رکہیشرون کو بعہد عہد حکومت راجہ بکرماجیت اور سالباہن کے سنایا تہا گو کہ پورانون کا
مضمون برہما اور بیاس ورسکھدیو کی قول سی نسبت رکہتا ہی لیکن سوت کی زبان سی سُن رکہیشرون
نی پورانون کو تالیف کیا ہی اور ان پورانونسی جو کچھہ نفع ہوا ہی سب برہمنون کو ملا ہی *
تب برہمنون نی کہا کہ وہ مٹی ہی اور پران کمہار ہم نادانی سی مٹی کو دیکھتی تہی اور کمہار سی بیخبر تھی اب
معلوم ہوا کہ کمہار اور پرجاپت ایک ہی ہی اور فی الحقیقت تصنیف کرنیوالا اس کتاب کا
ہرن گربھہ اور لکھنی والے تم پرجاپت ہو کنہیا لال ایک اسم فرضی ہی۔ بجواب پرجاپت کی کہتا ہون
کہ لعل ور الماس اور موتی اور زمرد اکثر بہتروں کو ویرانہ مین ملتا ہی اوسکو ہر کوئی خرید لیتا ہی
گو کہ مین اونسی زیادہ ناپاک ہون مگر بسبب لال بے قیمت کی پاک ہو گیا ہون علاوہ اسکے
برہمن دان کی لینی والے اور مین دینی والا ہون پس اونکو گیان دان کرتا ہون *
۱- برہم کی تعریف جو ہر اول سی اول اور ہر آخر سی آخر اور ہر وسط کا وسط ہی اور جو سبب انتظام تمام عالم

کا ہی اور جسپر اطلاق این وآن وجسم وجان اور موت اور حیات نہین ہو سکتا ہی اور باہمہ اور
بی ہمہ ایک ہی یا اسقدر کہ علم ہی امکان بشر کے باہر ہی وہ برہم ہی۔

۳۔ مکت کی تعریف۔ مکت دو نوع کہ ہین ایک بدیہہ مکت اسکے معنی ہین ملجانا اپنی اصل سی
اس صفت ہی کہ مطلق تمیز رہی دوسری جیون مکت اسی مراد ہی چہوڑ دینا خواہش اون اسباب
کی جنکو فنا ہی اور استعمال کرنا اشیای فانی کو بقدر ضرورت ⁂

۳۔ اندر کی تعریف جو منتظم جملہ مہمات دنیا اور عقبی کا ہی اور سب سی بڑا ہی وہ اندر ہی پس
بجز پرمیشر دوسرا کوئی نہین ہے ⁂

۴۔ شر اور اسر کی تعریف۔ نیک مطلق شر اور بد مطلق اسر ہی حسب تجویز حکمائی بر ولایت کے
نیک مطلق اور بد مطلق ممتنع الوجود ہی مگر جو مایل نیکی کی ہی وہ شر اور جو مایل بدی کے ہے
وہ اسر ہی اور دونو اسی جامہ انسانی مین ہین ⁜

۵۔ جس جگہہ اور جس حرکت سی رنج اور غم ہو وہ دوزخ ہی پس جس درجہ کا رنج اور غم ہو وہ
اوسی نمبر کا دوزخ ہی اور دوزخ نمبر مین سات ہین اور بہشت آرام اور عیش کے مقام کا نام
ہی اسکے بہی سات درجے ہین ⁜

۶۔ آدمی دو چیز سی مرکب ہی ایک روح دوسرا جسم روح برہم ہی اور جسم برہمانڈ۔ روح نرگن ہی
اور جسم سرگن۔ روح کو فنا نہین ہی جسم کو فنا ہی۔
خلاصہ یہ ہی۔ تفصیل اسکی اسقدر طول ہی کہ اگر سب لکہتا ایک کتاب دوسری ہوتی لہذا جو دیکہنا
چاہی وہ الکہہ آکاش کے چہپنے تک انتظار کری ⁂

تنبیہ۔ یہ کتاب پہلی مرتبہ بمقام اکبرآباد ۱۸۶۳ء مین ایکہزار کاپی طبع ہوئین تہین ⁂
مرتبہ ثانی بتاریخ ۲۹ ماہ ستمبر ۱۸۶۷ء بمقام لودیانہ دوسو پچاس کاپی مطبع گیان پریس مین
طبع ہوئین ⁂

فہرست ابواب گیان پرکاش

نمبر ادہیائے	نام وخلاصہ مضمون	تعداد اشلوک	صفحہ
۱	دیباچہ اسمین دفعہ	۳۲	۱
۲	پہلی ادہیا ارجن بکہاد سبب تصنیف گیتا	۴۷	۲۴

سرفراز جگجوت سنگه ولد کنور بشیور سنگه صاحب بهادر نبیره مہاراجه
رنجیت سنگه بهادر در لاحقه جلد مفت تقسیم کرتے ہین ۱۶۰

نمبر باب	نام وخلاصه مضمون	تعداد اشلوک	صفحه
۳	دوسری ادهیا سانکهیہ جوگ نفس ناطقہ کی تعریف	۷۲	۳۰
۴	تیسری ادهیا کرم جوگ افعال کی فضیلت	۴۳	۴۰
۵	چوتهی ادهیا کرم سنیاس اندریون کے قابو کرنیکو ہدایت	۴۲	۴۷
۶	پانچوین ادهیا سنیاس جوگ موقع اور وقت کے موافق فعل کرنا چاہیے	۲۹	۵۴
۷	چهٹی ادهیا اتم سنجوگ آتما مین محویت چاہیے	۴۷	۵۹
۸	ساتوین ادهیا گیان بگیان عرفان کی فضیلت	۳۰	۷۰
۹	آٹهوین ادهیا مہا پرش جوگ واجب الوجود کی تعریف	۲۸	۷۵
۱۰	نوین ادهیا راج جوگ یعنی راج نیت	۳۴	۸۱
۱۱	دسوین ادهیا بهبوت جوگ صانع صنعت کی قدرت لاانتہا ہے	۴۲	۹۲
۱۲	گیارہوین ادهیا بسوروپ درشن عالم کی حقیقت	۵۵	۹۹
۱۳	بارہوین ادهیا بهگت جوگ محبت خالق سے چاہیے	۲۰	۱۰۹
۱۴	تیرہوین ادهیا چهیتر چهیترگ پروین جسم اور جان کی تعریف	۳۵	۱۱۲
۱۵	چودهوین ادهیا گونہ ترہی پردوش علم وعمل وجہل کی تعریف ..	۲۷	۱۱۹
۱۶	پندرہوین ادهیا پرکهوتم جوگ خداشناسی کی راہ	۲۰	۱۲۳
۱۷	سولهوین ادهیا دیواسر سمپ سُر واسُر کا تفاوت	۲۴	۱۲۵
۱۸	سترہوین ادهیا ترہی گن بهباگ رج ست وتم کی تعریف	۲۸	۱۲۸
۱۹	اٹهارہوین ادهیا موکهش سنیاس نجات اور مستغرقات کا بیان	۷۸	۱۳۳
۲۰	مولف کی رائے ہر ادهیا مین	۲۱۰	۰
۲۱	خاتمہ کتاب گیان پرکاش اسمین بہت نصیحت ہین	۰	۱۴۷

خلاصه اس طول کلام کا یہ ہے کہ جو شبد وسپرس وروپ ورس وگندہ مین سماوے وہ مایا ہے اور جو اس سے باہر ہے وہ برہم ہے اور جو کچهہ تها یا ہے یا ہوگا برہم یعنی خدا اور مایا یعنی اوسکی قدرت ہے +